A NEW REASERCH FOR LIVER & GLANDS

A map of Liver function in body

تحریکِ جگر و غدد
معتدل مزاج
تصلب جگر و غدد
سردی خشکی
نتیجہ سکیڑ
ضعف جگر و غدد
گرمی تری
نتیجہ پھیلاؤ

مکتبہ العزیز دواخانہ نزد مکی مسجد گلی نمبر 1 کالونی نمبر 3 خانیوال
فون نمبر: 0692-51832 موبائل نمبر: 0300-6890247

ہاتھوں میں متعارف ہونے کا اعزاز حاصل کر رہی ہے ملک بھر کے بہت سے اطباء کرام اور ڈاکٹر صاحبان کے اصرار کرنے پر تحریر کی گئی ہے، چونکہ جریدہ طب میں عرصہ ڈیڑھ سال سے مضمون ایک نئی تحقیقاتی ریسرچ میں جو کہ جگر و غدد پر مبنی کی گئی ہے، اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بدن کے جملہ امراض جگر کی خرابی کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اس لئے جگر و بدن کا محور قرار دیا گیا ہے، جس سے تشخیص یقینی ہو سکے گی اور دکھی انسانیت کا علاج معالجہ با آسانی ہو سکے گا، تمام قباحتیں اور شبہات کا خاتمہ کیا گیا ہے، درست تشخیص کرنے کا گر بتلایا گیا ہے، امید واثق ہے کہ یہ کتاب اطباء کرام اور ڈاکٹر صاحبان کے لئے مشعل راہ و مینارہ نور ہی نہیں ثابت ہوگی بلکہ خضر کا کام بھی دے گی، ان شاء اللہ، لہذا میری چھ کتب اور یہ ساتویں کتاب جو کہ قدرت کی طرف سے ایک عجوبہ انعام ہے، پڑھنے والے حکماء و ڈاکٹر صاحبان و نئے قارئین کی ٹرائیکال کر طب کا نیا باب تخلیق کرنے میں مدد ملے گی۔ اب تک 16 عدد کتب تصنیف ہو چکی ہیں، جن کے مطالعہ کے بعد حکماء نے دیگر طبی کتب کی چھٹی کرا دی ہے، اب صحیح تشخیص و درست علاج کرنے کے لئے صحیح راستہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔ (ان شاء اللہ)

آپ کی دعاؤں و نیک تمناؤں کے ساتھ

حکیم عبدالعزیز تبسم **مکتبہ العزیز دواخانہ**

نزد مکی مسجد گلی نمبر 1، کالونی نمبر 3، خانیوال

فون نمبر: 0334-6881760_0305-6881760

تعارف

قبل اس کے کہ جگر وغدد (محور) پر مفصل روشنی ڈالنے کی جسارت کروں، میرا ذاتی تخیل ہے کہ پہلے انسانی مشین کی بناوٹ کو قوانین قدرت کے مطابق بیان کیا جائے، اس کے بعد انسانی مشین کے حیاتی اعضاء جن کو اعضاء رائیسہ بھی کہا جاتا ہے، ان کا محل وقوع، ان کے افعال، مزید برآں ان کا آپس میں رابطہ کیسے قائم رہتا ہے۔

بیان انسانی مشین کی قدرتی بناوٹ

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے انسانی مشین کی بناوٹ کچھ اس طرح ترتیب دی ہے کہ جس کو ہر طبیب نہیں جانتا، پس یاد رکھیں! انسانی مشین کے نظام کو درست طور پر چلانے کے لئے انسانی بدن میں سب سے پہلے اور اوپر اعصاب (نروسیلز) کا نظام قائم فرمایا، تاکہ بدن کے کسی بھی حصے یا کسی بھی مقام پر کسی بھی وجہ سے کوئی ضرر آجائے مثلاً کوئی چیز کاٹ لے، ڈنگ مار دے، چوٹ لگ جائے یا وہ مقام جل جائے یا کسی قسم کی خراش پیدا ہو جائے، یا خدانخواستہ کوئی

حادثہ پیش آجائے تو ایسی صورت میں خبر رساں اعصاب ان تمام امور کی اطلاع باقاعدہ دماغ کو دیتے ہیں تاکہ انسانی زندگی محفوظ رہ سکے، اور اس تکلیف کا سدباب بھی ہو جائے۔

اعصاب کے بعد غدد کی حکومت ہے اور بدن کے تمام غدد کا تعلق اپنے محور (جگر) سے وابستہ ہے، گویا انسانی مشین میں دوسرے نمبر پر جگر و غدد (گلینڈز سیلز) کا نظام قائم کیا گیا ہے، یہ انسانی مشین میں انتظامیہ کی حیثیت رکھتے ہیں جو کہ مکمل بدن کو ہمہ قسم کی غذائیت فراہم کرتے ہیں، علاوہ ازیں ایسی رطوبات صالح جن کی بدن کو اشد ضرورت ہوتی ہے، رطوبات پیدا کر کے بدن کے ہر حصے پر ترشح کرتے ہیں۔

جگر و غدد (گلینڈز ٹشوز) کے بعد قلب و عضلات یعنی مسکولر ٹشوز کی حکومت ہے یہ انسانی مشین کے مزدور ہیں ان کا کام حرکت کرنا ہے، اس لئے بدن کا حرکت کرنا، چلنا پھرنا، دوڑنا، دیکھنا گویا تمام حرکات و سکنات ان کے تحت ہیں۔

انسانی مشین میں طرز نظام حکومت

1۔ دماغ: یہ انسانی مشین میں وزیر اعظم اور خود مختیار

بادشاہ ہے جو فقط حکم نامہ جاری کرتا ہے، اوراس کی تعمیل کے لئے دیگر اعضاء اس کے طابع ہیں۔

2۔ جگر وغدد (محور) یہ انسانی مشین کی مکمل انتظامیہ (پولیس وتھانہ) کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

3۔ قلب واعضلات: یہ انسانی مشین کے مزدور ہیں، یہ دماغ اورانتظامیہ (جگر) دماغ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

انسانی مشین کے حیاتی اعضاء

اعضائے رانیسہ کا محل وقوع

میرے خیال میں انسانی حیاتی اعضاء کے متعلق میرے تمام محسن دوست واطباء کرام مجھ طالب علم سے زیادہ جانتے ہوں گے۔ میرا یہ بیان کرنا شائد سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگا، بہرحال کچھ نہ کچھ جو کوشش میں نے کی ہے وہ لکھ رہا ہوں، دوسری بات یہ ذہن میں ہوتی ہے کہ جو کچھ تحریر کر رہا ہوں اس میں جو بھی کوتاہی یا غلطی ہوگی وہ میرے اہل فن، اہل علم وبصیرت رکھنے والے کہنہ مشق اور تجربہ کار حضرات نہ صرف آگاہ فرمائیں گے بلکہ درگزر فرماتے ہوئے رہنمائی کریں گے۔ لہذا! رہنمائی فرماتے ہوئے تمام اطباء اکرام کا تہہ دل

سے مشکور ہوں گا۔ ان شاء اللہ۔

1۔ دماغ: یہ انسانی سر کی آٹھ ہڈیوں کے مضبوط ترین صندوق (بکس) میں محفوظ ہوتا ہے، دماغ کے چار حصے ہوتے ہیں مگر دو بڑے حصوں میں تقسیم ہے۔

☆ **دماغ کا اگلا حصہ:** دماغ کے اس اگلے حصے کو دماغ مقدم کہتے ہیں اور یہ دماغ کا کل 7/8 حصہ ہوتا ہے، اس میں سفید مادہ اندر ہوتا ہے اور بھورا مادہ باہر ہوتا ہے، دماغ مقدم کے نچلے حصے سے اعصاب کے 12 جوڑے نکلتے ہیں، ان کا کام قوت ارادی عقل و دانش، حواس مخصوصہ، جذبات، احساسات، تعلیم، سوچ بچار، فکر اور حافظہ کے مراکز اسی میں واقع ہیں۔

☆ **دماغ کا مؤخر حصہ:** جس کا نام حرام مغز ہے، اس میں بھی سفید مادہ اندر اور بھورا مادہ باہر ہوتا ہے، اس حرام مغز سے اکیس جوڑے مخاطی اعصاب کے نکلتے ہیں، ان کا کام بدن میں توازن اور ہم آہنگی قائم رکھنا ہے، سانس نکلنے کا عمل، خون کی نالیوں میں خون کی روانگی، دل کی حرکات کی باقاعدگی اور افعال منعکسہ پر کنٹرول کرتا ہے۔ اس حصہ کے خراب یا بے کار ہونے سے کوئی انسان اپنے پاؤں پر

کھڑا نہیں ہوسکتا، یہ تمام عضلات پر کنٹرول کرتا ہے۔

یاد رکھیں! دماغ کے ان دونوں حصوں کے اعصاب بدن میں جال کی طرح پھیلے ہوئے ہیں اور انسانی بناوٹ میں یہ سب سے اوپر یعنی جسم کے باہر رکھے گئے ہیں، ان کا کام احساسات سے وابستہ ہے، اس لئے اگر دماغ میں کوئی خلل واقع ہو تو اعصاب متاثر ہوتے ہیں، اور اگر اعصاب میں کوئی خلل واقع ہوتا ہے تو ان کے ساتھ دماغ بھی متاثر ہوتا ہے اس طرح دماغ اور اعصاب کا تعلق آپس میں قائم رہتا ہے۔

قلب: یہ ایک مخروطی شکل کا عضو ہے جو پھیپھڑوں کے درمیان جوف سینہ میں بائیں طرف واقع ہے، قلب کی جسامت انسانی مٹھی کے برابر اور وزن تقریباً دس اونس ہوتا ہے، یہ ایک سفید رنگ کی جھلی (پردہ) میں لپٹا ہوتا ہے، اس جھلی کی دو تہیں ہوتی ہیں، جن کے درمیان ایک ایسی رطوبت ہوتی ہے جو دل کو بار بار حرکت کرنے یعنی اسے سکڑنے اور پھیلنے میں مدد دیتی ہے، قلب کی دو حرکات ہوتی ہیں۔

(۱) انقباضی حرکات، اس میں قلب سکڑتا ہے۔

(۲) انبساطی حرکت، اس میں قلب پھیلتا ہے۔

پس دل ایک غیر ارادی عضو رائیسہ ہے جس کا کام حرکات سے وابستہ ہے، اس میں بدن کے تمام گوشت والے حصے بھی شامل ہیں، یہ انسانی جسم کے مزدور ہیں جن کے سکڑنے و پھیلنے سے جسم حرکت کرتا ہے، ہمارے جسم کا شکل وشباہت بھی انہی کی بدولت قائم ہے، اسی لئے قدرت نے خوبصورتی پیدا فرما کر اس کے مقابلہ میں بدصورتی ظاہر کر کے موازنہ کرایا گیا تا کہ انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہے۔

پس یادرکھیں! دل پر جب کوئی چیز اندرونی یا بیرونی اسباب کی وجہ سے اثر انداز ہوتی ہے تو پھر دل کے ساتھ باقی جسم کے عضلات بھی متاثر ہوتے ہیں اسی طرح جب عضلات پر کسی اندرونی یا بیرونی اسباب کی وجہ سے کوئی خلل واقع ہوتا ہے تو پھر دل بھی متاثر ہونے لگتا ہے، اس طرح دل اور عضلات کا آپس میں رابطہ قائم رہتا ہے۔

(۳) عضو رائیسہ جگر: یہ جسم کا سب سے بڑا غدد ہے، یہ جوف شکم میں دائیں طرف دیا فرغمہ کے عین نیچے واقع ہے جو کہ معدہ اور بارہ انگشتی آنت کو ڈھانپے ہوئے ہے۔

افعال جگر (محور)

(۱) اس کا سب سے پہلا کام رطوبت صفرا بنانا ہے جو کہ چکنائی کے ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے۔

(۲) یوریا بنانا (پیشاب پیدا کرنا) جو خون میں شامل ہوکر گردوں میں جاتا ہے جہاں گردے اسے پیشاب سے علیحدہ کرتے ہیں۔

(۳) ٹوٹے پھوٹے سرخ جسیموں کو تباہ کرتا ہے۔

(۴) خون کے سفید ذرات کو سرخ کرتا ہے۔

(۵) چھوٹی آنت میں جو زہریلی چیزیں جذب ہوتی ہیں ان کو علیحدہ کرتا ہے۔

(۶) اس میں ایسی چیزیں بنتی ہیں جو خون جمانے میں مدد دیتی ہیں۔

(۷) بدن کی ضرورت کے مطابق ہمہ قسم کی رطوبات پیدا کرنا اور جسم میں جہاں ضرورت ہو ترشح کرنا کے علاوہ ہمہ قسم کی غذا بدن کو مہیا کرنا اس کا اہم ترین کام ہے۔

جگر سے آگے باقی تمام جسم میں اس سے متعلقہ غدد پھیلے ہوتے ہیں، جن میں گردے، طحال، جو کہ غدد جاذبہ کا مرکز ہے اور غدد

ناقلہ جہاں پر یہ غدد نہیں ہیں وہاں پر غشائے مخاطی (جھلیاں) ان کے قائم مقام کا کام کرتے ہیں، پس جگر اور غدد غشائے مخاطی ان کا بھی دوسرے عضوؤں کی طرح لازم وملزوم کا رشتہ قائم رہتا ہے۔

انسانی مشین میں

اعضائے رانیسہ کی طرز حکومت

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک خاکی پتلہ یا بت سے کام لینے کے لئے اس کے اندر ایک عجیب وغریب نظام قائم فرمایا ہے۔ اس مشین میں تین اہم پرزے (دل، دماغ، جگر) نصب کیے، جن کے بغیر زندگی ناممکن ہے، ان میں سے کوئی ایک نکال دیا جائے یا قدرتی طور پر پھٹ جائے تو فوراً موت واقع ہو جاتی ہے، ایک اندازہ کے مطابق جب قدرت نے یہ پرزے تیار کیے ہوں گے تو اس وقت فی پرزہ ستر روپے لاگت آئی ہوگی، قدرت نے اس قدر سستے پرزے لگا کر انسانی مشین کو چالو کیا، اب دنیا میں یہ اس قدر مہنگے ہیں کہ یہ کروڑوں میں بھی دستیاب نہیں ہو سکتے، ان پرزوں کا کوئی بدل نہ ہے، اگر دماغ پھٹ جائے اور دوسرا دماغ ڈالنے کی کوشش کی جائے تو دنیا میں کامیابی کی کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جہاں نیا دماغ ڈالنے سے انسان زندہ ہو گیا

ہو، پس ان کا کنٹرول اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس کے حکم سے اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

لہٰذا اب سے پہلے ہم دماغ پر بحث کرتے ہیں چونکہ یہ انسانی مشین میں وقت کا بادشاہ ہے اور وزیر اعظم بھی ہے اس کے ماتحت دو خادم ہیں جو دماغ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

(۱) **خبر رساں اعصاب**: یہ بدن کے تمام حصوں سے دماغ کو خبر دیتے ہیں اور دماغ کا ان کے ذریعے جگر سے رابطہ قائم رہتا ہے۔

(۲) **حکم رساں اعصاب**: یہ دماغ کا دوسرا خادم ہے یہ دماغ سے حکم لے کر قلب تک پہنچاتے ہیں تاکہ بوقت ضرورت قلب سے کوئی بھی کام لیا جا سکے۔

اب بات صاف ظاہر ہے کہ دماغ اپنے خادموں کے ذریعے پیغام وصول کر کے احکامات جاری کرتا ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی کام نہیں ہے، نہ تو یہ کوئی رطوبت یا خلط پیدا کرتا ہے اور نہ ہی کوئی کسی قسم کی خلط یا رطوبت پیدا کرنے کا مجاز ہے، قانون ثلاثہ اور قانون اربعہ نے جو تحریر فرمایا ہے کہ دماغ خلط بلغم پیدا کرتا ہے یہ بات قطعی غلط ہے، دماغ کے اندر کوئی ایسا خانہ نہیں ہے جہاں بلغم تیار ہوتی ہو، حتیٰ کہ

دماغ کے اندر بلغمی رطوبت کا ایک قطرہ بھی نہیں ملتا، بلغمی رطوبات لمفاٹک گلینڈز (بلغمی غدد) پیدا کرتے ہیں، اوراس کا اخراج بھی غدد ہی کرتے ہیں، یہ غدد بھی اس وقت بلغمی رطوبت بنانا شروع کرتے ہیں جب جگر میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے، جس کو ضعف جگر کہا جاتا ہے، ہاں البتہ دماغ کا انسانی بدن کے دائیں حصہ و بائیں حصہ اور نچلے دھڑ پر مکمل کنٹرول بھی ہے، کیونکہ اگر سر کا دماغ والا دایاں حصہ یا بایاں حصہ مفلوج ہو جائے تو بدن کے مخالف سمت میں فالج ہو جاتا ہے، یہ دماغ کے ذاتی حصے ہیں، اس لئے اس میں کسی دوسرے مفرد عضو کا کوئی دخل نہ ہے۔

انسانی مشین کا عضو رائیسہ

قلب کے افعال

دماغ کے بعد دراصل حکومت تو جگر و غدد کی ہے مگر یہاں پر بالترتیب سمجھانے کے لئے قلب پر سیر بحث کرنے کی جسارت کر رہا ہوں، پس یاد رکھیں! قلب بدن میں وزیر اعلیٰ کا کردار ادا کرتا ہے۔ اس کو بھی قدرت نے دو خادم دیئے ہیں، پہلا خادم ارادی عضلات ہیں، یہ وہ عضلات ہیں جو قوت ارادی کے تابع ہیں، جن کو ہم اپنی مرضی سے متحرک یا ساکن کر سکتے ہیں، مگر یہ عضلات اس وقت کام کرتے ہیں

جب ان کو حکم رساں اعصاب کے ذریعے پیغام ملتا ہے، ارادی عضلات میں ہاتھ پاؤں، آنکھ، زبان اور سر شامل ہیں۔

قلب کا دوسرا خادم غیر ارادی عضلات ہیں یہ قلب کے وہ عضلات ہیں جو قوت ارادی کے تابع نہیں ہوتے، اس لئے ان کو ہم متحرک یا ساکن نہیں کر سکتے۔ اور ان کو کسی قسم کے احساس یا خبر کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ یہ خود کار نظام کے تحت اپنا کام سرانجام دیتے ہیں، ان میں دل، معدہ، پھیپھڑے اور آنتیں شامل ہیں، قلب کے ان غیر ارادی عضلات لہ ذریعے جگر وغدد (محور) سے رابطہ قائم رہتا ہے۔

دل کا حقیقی کام

یہ بدن میں خون پہنچانے کا بہت عمدہ اور مضبوط ترین پمپ ہے۔ یہ اپنے قدرتی فعل میں سکڑتا اور پھیلتا ہے اس کے سکڑنے اور پھیلنے کے ساتھ ہی دل کے دونوں اذن (کان) اور دونوں بطن ایک ساتھ عمل کرتے ہیں، جب قلب کے دونوں کان پھیلتے ہیں تو دائیں کان میں بدن کا استعمال شدہ خون آجاتا ہے اس کے ساتھ ہی دل کے بائیں کان میں پھیپھڑوں کے ذریعے صاف شدہ خون آکسیجن لے کر آجاتا ہے، دونوں کانوں میں خون لانے کا یہ عمل وریدیں سرانجام دیتی

ہیں، جب خون سے بھرے ہوئے دونوں بطن ایک ساتھ سکڑتے ہیں تو دائیں بطن کا غیر مصفی خون پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے اور کاربن خارج کرنے اور آکسیجن حاصل کرنے کے لئے چلا جاتا ہے، اور بائیں بطن کا صاف شدہ آکسیجن والا خون تمام بدن میں بذریعہ شریانیں پھیل جاتا ہے، دونوں بطنوں سے خون باہر لیجانے کا کام شریانیں سرانجام دیتی ہیں۔

اس طرح دل کے دونوں پمپ علیحدہ علیحدہ طور پر اپنا کام سرانجام دیتے ہیں، دل پہلے سکڑتا ہے پھر پھیلتا ہے، دل کا بایاں حصہ تمام بدن میں خون پہنچانے کے لئے زیادہ طاقت کے ساتھ پمپ کرتا ہے، اس لئے دائیں حصے کی نسبت اس طرف کے عضلات زیادہ موٹے ومضبوط ہوتے ہیں، اس طرح دل سے باہر خون پہنچانے والی شریانیں خون واپس لانے والی وریدوں کی نسبت زیادہ موٹی اور مضبوط ہوتی ہیں،

اب صاف ظاہر ہے کہ قلب ایک قدرتی پمپ ہے جو دن رات رواں دواں ہے اس لئے یہ بیچارہ نہ تو تیزابیت پیدا کرسکتا ہے اور نہ ہی ریاحی امراض پیدا کرسکتا ہے، البتہ یہ بذات خود تیزابیت

کی وجہ سے علامت انجائنا میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے عضلاتی تحریک بھی ایک مفروضہ تحریک ہے حقیقت نہیں ہے، ہاں تو شوقین طب قانون مفرد اعضاء کے نو آموز طالب علموں کو سمجھانے کے لئے اعصابی اور عضلاتی تحریک دونوں مفروضہ تحریکیں بہترین مثال کی حامل ہیں، دراصل انسانی بدن میں تحریک صرف ایک ہی ہے جس پر زندگی رواں دواں ہے اور قدرت کا بنایا ہوا کارخانہ چل رہا ہے، یہ تحریک صرف جگر میں پیدا ہوتی ہے اس کی تفصیل ذیل میں جگر کی تشریح میں ملاحظہ فرمائیے گا۔

عضو رائیس

جگر وغدد (محوں) کا تعارف

LIVER جس کے لفظی معنی ہر ذی روح کو زندگی دینے والا عضو، یہ انسانی مشین میں سب سے بڑا غدد ہے جس کا وزن تقریباً ڈیڑھ سیر کے قریب ہوتا ہے، یہ پیٹ کے دائیں طرف پسلیوں کے نیچے اور معدہ کے اوپر ہوتا ہے، اس کے دو لوتھڑے ہوتے ہیں جس میں دایاں لوتھڑا بڑا اور بایاں لوتھڑا چھوٹا ہوتا ہے، جس کا کچھ حصہ دائیں پسلیوں کے نیچے تک آجاتا ہے، مگر جگر کی اوپر کی سطح گول ہوتی ہے اسے

محدب جگر کہا جاتا ہے اور نیچے کی سطح پر پانچ سوراخ ہوتے ہیں جو جگر کو پانچ چھوٹے لوتھڑوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک سوراخ کے اندر پتہ یعنی صفرا کی تھیلی لگی ہوتی ہے جس میں جگر کا پیدا شدہ صفرا جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہ صفرا ایک نالی کے ذریعے لبلبہ کی رطوبت کے ساتھ مل کر بارہ انگشی آنت میں پہنچ کر وہاں چکناہٹ دار غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق جوان آدمی کا جگر دن رات میں آدھ سیر سے لے کر سوا سیر تک صفرا پیدا کرتا ہے اور یہ ہمیشہ ہمہ وقت بنتا رہتا ہے۔ صفرا زیادہ تر کھانا کھانے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

افعال جگرو غدد

۱۔ جگر کا سب سے پہلا کام صفرا پیدا کرنا ہے۔

۲۔ بھوک کے وقت صفرا جگر سے نکل کر مرارہ میں جمع ہوتا ہے۔ بعدازاں ہضم کے وقت پتہ سے نکل کر چھوٹی آنت (بارہ انگشی) میں چلا جاتا ہے پھر یہ آنتوں کے عمل میں مدد دیتا ہے۔

۳۔ حیوانی نشاستہ تیار کرتا ہے یہ عمل اس طرح ہوتا ہے کہ جب آنتوں کا غذائی نشاستہ شکر انگوری میں تبدیل کر دیتا ہے پھر یہ شکر بذریعہ خون بدن میں پہنچ کر توانائی اور حرارت پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ

ہے کہ ہائی بلڈ پریشر کے دوران میٹھا کھلانا ممنوع ونقصان دہ ہے۔

۴۔ جگر کا چوتھا کام پیشاب بنانا ہے جو کہ گردوں کے راستے خارج ہوتا ہے۔ یوریا بنانے سے مراد گردے پیشاب کو خون سے علیحدہ کرتے ہیں، چونکہ بدن میں یہ فلٹر کا کام سرانجام دیتے ہیں، جب ان میں کوئی نقص واقع ہو جائے تو پھر بجائے قارورہ خون سے علیحدہ کرنے کے خون میں ملانا شروع کر دیتے ہیں جس وجہ سے بلڈ یوریا کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

۵۔ جگر بدن کی ایک کیمیاوی بھٹی ہے، جہاں بدن کا ہمہ قسم کا کوڑا کچرا تباہ وبرباد کیا جاتا ہے، مگر جگر اپنے اس عمل کے ساتھ حرارت بدنی کو بھی برقرار رکھتا ہے، علاوہ ازیں بدن میں خون کے سفید ذرات وسرخ ذرات بنانے کا بھی اہم کردار ادا کرتا ہے گویا بے کار چیزوں کو چن چن کر تلف کر دیتا ہے، مگر ان کے اندر کے لوہا اور صفرا کے لوہا کو چھن کر اپنی ساخت کے خلیوں میں محفوظ کر لیتا ہے۔ بعدازاں بوقت ضرورت اس ذخیرہ کو خون میں شامل کر لیتا ہے، پھر یہی جمع شدہ لوہا بذریعہ خون ہڈیوں کے سرخ گودے میں پہنچاتا ہے، جہاں خون کے نئے سرخ ذرات بنتے ہیں، اس طرح جگر نیا خون بنانے میں اپنا فعل

طبعی سر انجام دیتا رہتا ہے۔

۶۔ یہ ایک خاص باطنی واندرونی رطوبت پیدا کرتا ہے جو کہ کسی بھی نالی کے ذریعے خارج نہیں ہوتی بلکہ جگر کا جزو بدن بن کر دوران خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ اس باطنی رطوبت کا اہم فائدہ یہ ہے کہ بدن میں خبیث قسم کی رسولیاں اور سرطان وغیرہ نہیں بننے دیتی ، جب کسی وجہ سے اس رطوبت کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور موقع پر موجود نہیں ہوتی تو پھر خطرناک قسم کی علامت وامراض پیدا ہونے لگتی ہیں۔

۷۔ یہ بدن میں غذائی زہروں کو چھاننے کی بہت بڑی چھلنی ہے، کیونکہ غذائی خلاصوں کا جوہر اور آنتوں کا خون پہلے جگر میں سے گزر کر پھر باقی بدن کے حصوں میں جاتا ہے اس طرح جگر خون کو نہایت شفاف بنا دیتا ہے پھر دماغ کی طرف روانہ کر دیتا ہے جگر کا اہم فعل تو یہ ہے کہ یہ صفرا پیدا کر کے ہاضم میں مدد دیتا ہے، زہروں اور ردی فضلات کو چھاننے وجلانے اور طبعی حرارت پیدا کرنے کی ایک قدرتی چھلنی ہے اور کار آمد چیزوں کو محفوظ رکھنے کا بہت بڑا گودام ہے، جس میں حیوانی نشاستہ اور چربی جیسی مفید چیزوں کا ذخیرہ جمع رکھتا ہے، بعد ازاں ان کو بوقت ضرورت اپنے استعمال میں لا کر انسانی زندگی کا

محفوظ کرتا ہے۔

صفرا کے فوائد: یہ ایک دافع عفونت اور انٹی سپٹک ہے۔

۲۔ یہ آنتوں کی حرکت کو تیز کر کے غذا کو آگے سرکنے میں مدد دیتا ہے۔

۳۔ جب بدن میں صفرا کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو پھر قبض پیدا ہو جاتی ہے، جب صفرا آنتوں پر زیادہ گرتا ہے تو اسہال آنے لگتے ہیں، بالآخر متواتر صفرا آنتوں میں جذب ہو کر خون میں مل جاتا ہے اور آکسیجن کے ساتھ مل کر خون میں کمی کر دیتا ہے، جس سے بدن کی حرارت قائم رہتی ہے۔

تحقیقاتی ریسرچ کا تصور

انسانی بدن کا منبع جو کہ جگر و غدد ہے اسے ہم نے انسا
مشین کا محور قرار دیا ہے، انسانی بدن کے تمام امراض اس کے غیر طبع
فعل کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

قانون ثلاثہ نے جو تین مفرد تحریکیں اور تین مرکب تحریکی
دل، دماغ اور جگر سے منسوب کر کے پیش کی ہیں، وہ ایک نو آموز طبیب
یا طالب علم کے سمجھنے کے لئے بہترین اور عمدہ مثال ہے، در حقیقت یہ چ
تحریکیں جگر (محور) کے غیر طبعی فعل افراط و تفریط کے نتیجہ میں ظہور میر
آتی ہیں اور جگر و غدد (محور) کے تین افعال یا تین حالتیں طب قد
سے مسلمہ ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) تصلب جگر و غدد

(۲) تصغر جگر و غدد

(۳) ضعف جگر و غدد وغیرہ

1۔ تصلب جگر و غدد

تشریح: جب کوئی شخص ایسی اغذیہ، اشیاء یا ادویہ متواتر کھاتا رہتا ہے جو

مزاجاً خشکی سردی یا خشکی گرمی کے اثرات کی حامل ہوں، مثلاً تمام ترش اغذیہ وپھل، گائے، بھینس اور بڑا بکرا کا گوشت، شراب نوشی، امساکی ادویہ کا استعمال، کثرت مباشرت یا پھر غذائی قلت، متوازن غذا کا میسر نہ ہونا، آب و ہوا و موسمی اثرات، غمی یا خوشی، ان تمام اسباب کی وجہ سے جگر وغدد (محور) Under Funtion ہونے لگتا ہے، مقصد محور میں تصلب پیدا ہونے کا آغاز ہو جاتا ہے، تو پھر اس کے قدرتی طبعی فعل میں خلل پیدا ہونے کے باعث اس کی اصل شکل یا ہیت میں تبدیلی واقع ہونے لگتی ہے، پھر آہستہ آہستہ ٹھوس شکل اختیار کرنے لگتا ہے، ایسے مریض کی بھوک دن بدن کم ہونے لگتی ہے، پیٹ میں گیس کی شکایت اکثر رہتی ہے، معدہ وغذا کی نالی میں جلن وساڑ کا زبردست احساس، ہاتھ پاؤں کی ہتھیلیاں جلنا، بینائی میں دھندلا پن، دن بدن جسمانی کمزوری کا احساس، اکثر تھکاوٹ کا رہنا، بدن میں دردیں، ایسا مریض چاہتا ہے کہ ہر وقت کوئی شخص میرا بدن دباتا رہے اور وہ مزے سے لیٹا رہے، گاہے بعض مریضوں کے جوڑوں میں درد، وجع المفاصل، گینٹھیا کی شکایت، دائمی قبض کا عارضہ رہنا، پیٹ میں سدے بننا، مردوں میں احتلام کی شکایت اور وقت خاص پر ڈھیلا پن کی شکایت

وغیرہ۔ عورتوں میں کثرت حیض، پیٹ میں ہوا کے گولے محسوس ہونا، رحم
میں رسولی یا رحم کا سکڑ کر چھوٹا ہو جانا، قاذف نالیوں کا بند ہو جانا، بدن
میں گانٹھیں بننا، پستانوں میں ٹیومر کا پیدا ہو جانا۔

جوں جوں تیزابیت بڑھتی ہے خون گاڑھا ہونے لگتا ہے،
نبض کی رفتار بڑھنے لگتی ہے، کسی شریان میں سدے پڑنے یا اس میں
سکیڑ پیدا ہونے سے فشار الدم (ہائی بلڈ پریشر) کا عارضہ بھی ہونے لگتا
ہے، اگر تیزابیت قلب پر اثر انداز ہو جائے تو پھر درد قلب (انجائنا) کی
شکایت بھی ہونے لگتی ہے، جو کہ ایک خطرناک علامت ہوا کرتی ہے، یہ
درد سینہ کے بائیں جانب بائیں پسلیوں کے بائیں پستان کے عین نیچے
سے شروع ہوتا ہے پھر بائیں کندھے میں درد ہوتا ہوا سارے بازوں
میں شدید درد ہونے لگتا ہے، مریض کو ٹھنڈے پسینے آتے ہیں، ایسے
محسوس ہوتا ہے کہ ابھی جان نکلی، مریض مچھلی کی طرح تڑپنے لگتا ہے۔

اگر یہی تیزابیت پھیپھڑوں پر اثر انداز ہو جائے تو پھر
کھانسی کا عارضہ، کاربن کی زیادتی، پھیپھڑے سکڑنے لگتے ہیں، ہلکا ہلکا
بخار رہنے لگتا ہے، بالآخر مریض تپ دق یعنی ٹی بی میں مبتلا ہو جاتا ہے،
مریض کے بدن کا رنگت سیاہ اور بدن کھردرہ ہوتا ہے، دن بدن بھوک

کم ہونے لگتی ہے، اور بدن میں کمزوری بڑھنے لگتی ہے، بالآخر مریض
ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جاتا ہے، گاہے مریض ہیپاٹائٹس بی (سیاہ یرقان)
میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس میں بعض مریضوں کو سیاہ رنگ کا پاخانہ آنے
لگتا ہے، جو کہ ایک خوفناک علامت ہے، گاہے طحال بڑھ جاتا ہے، اور
خون کی پیدائش رک جاتی ہے، مریض کا پیٹ بڑھ جاتا ہے، جسمانی
طور پر بہت کمزوری پیدا ہو جاتی ہے، اور بھوک کا فقدان ہوتا ہے،
علاوہ ازیں بعض مریض عارضہ فنگس میں مبتلا ہو جاتے
ہیں، خاص طور پر عورتوں کے چہرہ سے چھلکے اترنے لگتے ہیں، اور بعض
مریضوں کے تمام بدن سے بکثرت چھلکے اترتے ہیں، مریض جب بھی
ذہنی طور پر اپنے جسم کو تندرست دیکھنے کے لئے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے تو
بدن سے بھوسی (چھلکے) کی مانند اترنے لگتی ہے، پھر وہ اسے اکٹھا کرنے
لگتا ہے، جو بعض اوقات کافی مقدار میں اکٹھی کر کے پریشان ہونے
لگتا ہے، اب اس علامت کا علاج ایلوپیتھی اور ہومیو میں ہرگز موجود نہ
ہے البتہ زبانی جمع خرچ کر کے خوش فہمی میں مبتلا ہو جائیں تو کچھ کہا نہیں
جا سکتا، اس علامت کے لئے ان کے پاس بے شمار کریمیں ہیں، جن
سے وقتی طور پر افاقہ ہو جاتا ہے، جونہی کریم کا استعمال ترک کیا جائے

مرض فوراً جنات کی طرح حاضر ہو کر ظاہر ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں کو تصلب جگر و غدد (تیزابیت) کی وجہ سے تاؤ کی شکایت ہو جاتی ہے۔

لفظ تاؤ یہ ایک پنجابی زبان کا لفظ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا مریض اپنے بدن میں شدید سردیں خشکی کی وجہ سے جلن وساڑ اور چبھن سی محسوس کرتا ہے جس وجہ سے مریض بار بار اپنے بدن کے کپڑے پانی میں بھگو کر پہنتا ہے، جونہی کپڑا ذرا خشک ہوا تو وہ اپنے بدن میں شدید گرمی محسوس کرتا ہے، جیسے بدن کو آگ لگ گئی ہو، اس علامت میں موسم کا کوئی لحاظ نہیں رہتا، البتہ موسم سرما میں قدرے سکون محسوس کرتا ہے، مگر کپڑے پھر بھی بھگو کر ہی پہنتا ہے، مگر موسم گرما میں تو ایک منٹ بھی صبر نہیں کر سکتا، ایسے ہی بعض مریضوں کو ایڑی کے درد کی شکایت ہوتی ہے، اور اکثر یہی شکایت کرتے ہیں کہ جب اٹھ کر چلتا ہوں اور ذرا دباؤ پڑتا ہے تو شدید درد ہونے لگتا ہے۔

بواسیر بادی اور بواسیر خونی دونوں تصلب جگر و غدد کی خرابی کے باعث نمودار ہوتی ہیں، ایسے ہی ہاتھوں کی ہتھیلیاں پھٹنا، پاؤں کی ایڑی کا پھٹنا، چہرہ کا پھٹنا، یہ علامات تصلب جگر و غدد کے باعث ظاہر ہوتی ہیں، بدن پر سخت قسم کے پھوڑے اور سخت قسم کے کیل

کا نکلنا جن کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے اور جلد پکنے میں نہیں آتے اور
شدید درد ہوتا ہے، ایسے ہی کاربنکل ولاہوری پھوڑا اور گڑھ قسم کے
پھوڑے نکلنا یہ بھی تصلب جگر وغدد کی وجہ سے منظر عام پر آتے ہیں،
مالیخولیا، پاگل پن بھی اسی کے زمرے میں آتے ہیں، اب ان چند
علامات پر اکتفا کرتے ہوئے تصغر جگر وغدد کی چند علامات پیش خدمت
کرنے کی جسارت کر رہا ہوں، تاکہ جگر وغدد (محور) سے متعلقہ کچھ
خاکہ جناب کے ذہن میں نقش ہو جائے۔

2۔ تصغر جگر وغدد

جب کوئی شخص ایسی اغذیہ، اشیاء اور ادویہ مسلسل دن ورات
کھاتا رہے اور روزمرہ کا اپنا معمول بنالے جن کا مزاج گرم خشک یا
خشک گرم ہو تو صاف ظاہر ہے کہ ان سے مادہ صفرا بہت جلد پیدا ہونے
لگتا ہے، ایسی صورت میں خلط صفرا تو بکثرت پیدا ہو رہا ہوتا ہے مگر اس
کا اخراج نہیں ہو رہا ہوتا، جس سے جگر وغدد (محور) متاثر ہو کر سکڑنے
لگتا ہے، دوسری طرف مادہ صفرا خون میں شامل ہونے لگتا ہے اور خون
کا قوام بگڑ جاتا ہے، پھر یہی صفراوی رطوبت بدن کے عضلات
(گوشت) کے خلاؤں میں جمع ہونے لگتی ہے اس سے عضلات پھول

کر کمزور و ڈھیلے ہو جاتے ہیں، اس علامت کو سوزش وتھوتھر کا نام دیا جاتا
ہے، اگر کسی سوزش وتھوتھر والے عضلات کو انگلی سے دبایا جائے تو وہاں
پر گڑھا پڑ جاتا ہے۔ کبھی یہی رطوبت پیٹ کے پرتوں یعنی باریطون میں
جمع ہونے لگتی ہے پھر اسے استسقاء ذقی کا نام دیا جاتا ہے۔ گاہے یہی
رطوبت پھیپھڑوں کے پردوں میں جمع ہو جاتی ہے، مریض کو سانس لینا
مشکل ہو جاتا ہے، گھبراہٹ ہوتی ہے، اس کے بعد ایکسرے کروایا جاتا
ہے تو پتہ چلتا ہے کہ پھیپھڑوں میں پانی پڑ گیا ہے، اسی طرح یہ غلیظ
صفراوی رطوبت بدن کے کسی بھی حصہ میں جمع ہو سکتی ہے پھر مقام کے
لحاظ سے مرض کا نام لیا جاتا ہے، چاہے اسے آپ استسقاء ذقی، استسقاء
فوطہ یا استسقاء بدنی کہیں، بات ایک ہی ہے، چونکہ خون کا قوام بگڑ جاتا
ہے تو پھر جگر اپنا طبعی فعل تصفیہ، تغذیہ اور تنقیہ صحیح طور پر سرانجام نہیں
دے سکتا، خون کی پیدائش رک جاتی ہے، خون کا قوام رقیق ہو جاتا ہے
جس سے بعض دفعہ خفقان القلب کا بھی عارضہ ہو جاتا ہے جس سے
مریض کا چلنا پھرنا یا ذرا سی حرکت کرنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے، پھر
فشار الدم (ہائی بلڈ پریشر) کی شکایت بھی ہو جاتی ہے، دل کی رفتار
بہت تیز مگر نامکمل ہوتی ہے، گاہے سانس لینا بھی مشکل ہو جاتا ہے، کبھی

ایسے بھی ہوتا ہے کہ ایک طرف صفرا کی پیدائش بھی ہو رہی ہوتی ہے اور اخراج بھی رکا ہوا ہوتا ہے، اگر یہ پوزیشن اعتدال پر رہے تو پھر ایسے مریض کا بلڈ پریشر لو ہوا کرتا ہے، اور نبض کی بیٹ ۳۵ تا ۵۵ تک پر منٹ ہوا کرتی ہے، مگر شدت صورت میں نبض کی رفتار ۹۰ تا ۱۲۰ تک پر منٹ ہوا کرتی ہے۔

تصغر جگر و غدد میں مبتلا ہونے والے مریض کو چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے تکلیف بڑھتی ہے، لیٹے رہنے سے آرام محسوس ہوتا ہے مگر رات کے وقت بے چینی کا عارضہ ضرور ہوا کرتا ہے اور بدن کا کوئی نہ کوئی حصہ بازو یا ٹانگ سو جاتا ہے، کبھی بدن کے کسی مقام پر کیڑیاں سی چلنے کا احساس ہوتا ہے، آپ اس طرح سمجھ لیں کہ خون کے اندر سوزاکی زہر پیدا ہو گئی ہے، اب یہ سوزاکی زہر بدن کے جس مقام پر اثر انداز ہو گی اسی مقام کے لحاظ سے مرض کا نام منسوب کیا جاتا ہے۔

مثلاً سوزاک کا عارضہ، ہسٹریا، اٹھرا، انگاری کا نکلنا، انتھراکس، علامت برص، رسولیاں بننا، موہکے نکلنا، بھگندر ونا سور مقعد، الرجی و چھپاکی، پت نکلنا، ذکاوت حس ہونا، سرعت انزال، عورتوں میں سیلان الرحم، انقلاب الرحم، اسقاط حمل ہونا، عسر طمث، بے قاعدگی

حیض، ملیریا بخار، ٹائیفائیڈ بخار، سوزشی جوڑوں کی دردیں، خونی پیچش،
پیٹ میں درد ولئی پڑ کر مروڑ ہو کر یا پیچ پڑ کر پاخانہ آنا، کاذب
قبض، مقعد کی غدی سوزش سے جو قبض ہوتی ہے اس میں مریض پاخانہ
آنے کے باوجود مزید پاخانہ کرنے کی حاجت محسوس کرتا ہے اور دن
میں کئی بار حاجت ہوا کرتی ہے۔

3۔ ضعف جگرو غدد (عمل تحلیل)

Dilution of the LIVER

یہ علامت اس وقت پیدا ہوتی ہے، دوسرے لفظوں میں جگرو
غدد (محور) اس وقت متاثر ہوتا ہے جب کوئی آدمی ایسی اغذیہ، اشیاء
اور ادویہ متواتر کھاتا رہے جو مزاجاً تر گرم وتر سرد مزاج کی حامل ہوں،
ان کے متواتر استعمال سے غدد لمفاوی بدن میں بدن کی ضرورت سے
زائد بلغمی رطوبات کی پیداوار بڑھا دیتے ہیں، خون میں کھاری پن پیدا
ہو کر خون کا قوام بگڑ و مزاج بگڑ جاتا ہے، ایسی حالت میں جگرو غدد
(محور) اپنا طبعی فعل ترک کر دیتا ہے جس سے اپنا طبعی فعل تغذیہ، تصفیہ
اور تنقیہ چھوڑ دیتا ہے، پھر ہوتا یہ ہے کہ محور رطوبات بلغمی کی تاب نہ
لاتے ہوئے پھیل جاتا ہے مقصد جگرو غدد میں شدید تحلیل کا عمل جاری

ہو جاتا ہے۔
ان حالات میں جگر وغدد لمبائی کی صورت میں پھیلنا شروع کردیتا ہے اور آہستہ آہستہ پھیلتا رہتا ہے، ایک وقت آتا ہے کہ جگر وغدد (محور) کے طبعی فعل کے فقدان کی وجہ سے خون میں کھاری پن کی بہتاب ہو جاتی ہے، پھر یہی رطوبات بدن کے عضلات (گوشت) کے خلاؤں میں جمع ہونے لگتی ہے، ایسی حالت میں قارورہ کم مقدار میں آنے لگتا ہے اور استسقاء لحمی کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ مریض کا تمام بدن سوز شاک ہو کر ڈبل روٹی کی طرح پھول جاتا ہے، مریض کا دل ڈوبتا ہے، نقاہت اس قدر ہوتی ہے کہ چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے، گبھراہٹ ہوتی ہے، سانس پھولتا ہے، سینہ پر بلغم کی کھر کھراہٹ کی باقاعدہ آوازیں آتی ہیں، سیٹیاں بجتی ہیں، کھانسی کا عارضہ ہوتا ہے، ریشہ بدقت خارج ہوتا ہے، کبھی اسہال اور کبھی قبض کا عارضہ بھی ہوتا ہے، اگر اس علامت کا بروقت علاج نہ کیا جائے اور علاج کروانے میں کوتاہی کی جائے یا کوئی اناڑی طبیب غلط علاج کردے تو مرض مزید بگڑ جاتا ہے، ہاتھ پاؤں اور چہرہ سوج کر کپا سا بن جاتے ہیں، دوسری طرف گردے بھی بوجہ تحلیل ناکارہ ہونے کی وجہ سے قارورہ کا اخراج نہیں

کرتے ،مگر مریض کو قارورہ کرنے کی حاجت بار بار ہوتی ہے ۔ایسی
صورت میں نہ تو پیشاب بنتا ہے اور نہ ہی خارج ہوتا ہے، بالآخر مریض
سسکیاں لیتے ہوئے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے۔

مزید علامات: سرسام، نمونیا، ذیابیطس اصلی، کثرت
پیشاب واسہال، کھانسی ونزلہ زکام کا عارضہ اکثر رہتا ہے، بایاں
فالج ،بایاں دردگردہ، عظم طحال، متلی وقے، ہیضہ ،بدن میں دردیں،
ٹھنڈی اشیاء واغذیہ کے استعمال سے تکلیف میں اضافہ ہونا، چلنے
پھرنے سے آرام مگر آرام کی حالت میں تکلیف کا بڑھ جانا، کمی خون
،رقت خون، انیمیا اور علامت سکروی وغیرہ۔

نئی تحقیقاتی ریسرچ پر سرسری نگاہ

دنیا میں بے شمار علوم اجاگر ہوئے اور بے شمار قسم کی مشینری
وجود میں آئی، دن بدن سائنس ترقی کرنے لگی ،مگر ہر زمانہ میں ان کے
اندر ترمیم ہوتی رہی ہے، ایسے ہی علم طب میں بھی ہر دور کے اندر کچھ نہ
کچھ ترمیم ہوتی چلی آرہی ہے، دکھی انسانیت کی بھلائی کے لئے ہر دور
میں قدرت محققین پیدا فرماتی رہی ہے، انہوں نے انسانی مشین کو سمجھنے
کے لئے انتھک کوششیں کیں جس سے سالہا سال گزر جانے کے باوجود

علم طب کا وجود قائم ودائم ہے۔

قدرت بڑی فیاض ہے اور اپنی مخلوق کو اپنی رحمتوں وکرم نوازیوں سے نوازتی چلی آرہی ہے، ہر دور میں آب وہوا کی تبدیلی، کھانے پینے کے مختلف طریقے، رہنے سہنے کے مختلف انداز اور رسم ورواج کا انسانی صحت پر بہت زیادہ عمل دخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے رہے ہیں اور موقع کی مناسبت سے ان سے نجات پانے کے لئے تحقیق کا سلسلہ جاری رہا جو کہ صدیوں سے آج تک چلا آرہا ہے، اور قیامت تک تحقیق کا یہ سلسلہ جاری رہے گا، مگر یہ علم پھر بھی مکمل نہ ہوگا۔

جناب صابر مرحومؒ نے نظریہ مفرد اعضاء قانون ثلاثہ پیش کر کے دنیائے طب کے اندر تہلکہ مچادیا، جس کے دورس نتائج دنیا بھر میں سامنے آرہے ہیں مگر قدرت نے ان کو تھیوری تحریر کرنے کے بعد عملی جامہ پہنانے کا موقع فراہم نہ کیا بلکہ جلد ہی وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

ممکن ہے کہ وہ اپنی تھیوری میں کیا کیا تبدیلی لاتے، بہر حال جو کچھ بھی انہوں نے کیا وہ بہت اچھا کر گئے ہیں، خدا ان کو

غریق رحمت کرے۔ (آمین)

انہوں نے انسانی بدن میں مفرد اعضاء کے مطابق چھ تحریکیں بیان کیں، اور قانون اربعہ والوں نے ان کے بعد آٹھ تحریکیں بیان کی ہیں، یہ دونوں اپنی جگہ پر درست ہیں، کیونکہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اگر کوئی حکیم دوا غلط بھی دیدے اور قدرت شفاء دینا چاہے تو شفاء ہو جاتی ہے، بہر حال طبیب پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مرض کی صحیح تشخیص کر کے صحیح علاج کرے ورنہ وہ گناہگار ہوگا، مگر درست تشخیص کرنے کے لئے وسیع علم اور وسیع تجربہ کا ہونا ضروری ہے، مگر طبیب حضرات مجربات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

میرے روزمرہ کے مشاہدہ و تجربہ کے مطابق انسانی مشین میں تین اعضائے رائیسہ کے مطابق نہ تو چھ تحریکیں ہیں اور نہ ہی آٹھ تحریکیں ہیں، دونوں باتیں ہی غلط فہمی پر مبنی ہیں، حقیقت کچھ اور ہے جس کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے اس سے قبل عرض کر چکا ہوں کہ قلب و عضلات کسی قسم کی تیزابیت یا خلط سودا پیدا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے بلکہ کثرت تیزابیت سے بذات خود مبتلا مرض ہو جاتے ہیں، ان کی ڈیوٹی صرف حرکات تک محدود ہے۔

2۔ دماغ واعصاب بدن میں کسی قسم کی بلغمی رطوبت پیدا نہیں
کرتے ،دماغ کا کام بدن کے تمام حصوں سے پیغام لینا اور حکم جاری
کرنا ہے،اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے،اعصابی تحریک ایک مفروضہ
تحریک ہے،بدن کی ضرورت کے لئے رطوبت صالح بلغمی پیدا کرنے
کا کام قدرت نے لمفاٹیک گلینڈز (بلغمی غدہ) کے ذمہ لگایا ہے،جب
کوئی شخص ایسی اغذیہ،ادویہ یا اشیاء بکثرت استعمال کرتا ہے جو مزاجاً
کھاری پن کی حامل ہوں تو ان کے ردعمل کی صورت میں غدہ بلغمی کا
فعل تیز ہو جاتا ہے،اور بلغمی رطوبات کا بدن کے اندر ترشح کرنا شروع
کر دیتا ہے، مندرجہ بالا تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ دل اور دماغ
دونوں میں کوئی تحریک پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی قسم کی خلط یا رطوبت
پیدا کرتے ہیں، ان کے ذمہ جو قدرت نے ڈیوٹی لگا رکھی ہے وہی
سرانجام دیتے ہیں، یہ جو عضلاتی تحریک کا تعلق قلب سے منسوب کیا
گیا ہے دراصل اس وقت جگر و غدد (Under Function)
تسکین میں ہوتے ہیں۔

اس حالت کا نام تصلب جگر ہے اس کی ایک معمولی سے
مثال پیش خدمت ہے، مثلاً شدید سردی کی وجہ سے کسی آدمی کے ہاتھ

لئے مشکل ہو جائے گا، گو ان میں جان و قوت موجود ہوتی ہے مگر تصلب پیدا ہونے کی وجہ سے درست کام سرانجام دینے سے قاصر ہو گئے ہیں، اس لئے جب تک یہ گرم نہیں ہوں گے مقصد پورا نہیں ہوگا، لہٰذا تیز ابیت کے تمام امراض تصلب جگر و غدد کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، اور ان کا علاج بھی ایسی ادویہ سے کیا جاتا ہے جو جگر و غدد کو براہ راست گرم کرتی ہیں، (مقصد جگر و غدد میں صفرا کی مقدار کو بڑھاتی ہیں) اب صاف ظاہر ہے کہ قانون ثلاثہ و قانون اربعہ دونوں علاج تسکین جگر (تصلب جگر) کا ہی کرتے ہیں، اور اس کا سبب عضلاتی تحریک بیان کرتے ہیں جبکہ عضلاتی تحریک بدن میں نہیں ہے۔

پیدائشی امراض

نئی تحقیقاتی ریسرچ کی نظر میں

میری تحقیق کے مطابق تمام حیوانی امراض جن کا تعلق دین و شریعت محمدی، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی، منافقت وغیرہ، ان کا تعلق قلب کے ساتھ ہے اور یہ قلب میں ہی پیدا ہوتے ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جن امراض کا ذکر اپنی کتاب مقدس میں

فرمایا ہے کہ قلب کے اندر پیدا ہوتے ہیں وہ یہی امراض ہیں، ایسے لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات ماننے سے انکاری ہیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر نافرمانی کی مہر لگادی ہے، اور فرمایا کہ یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، ان کی قوت سماعت اور قوت بصارت صلب کردی گئی ہے، حتیٰ کہ قوت گویائی بھی ختم کردی گئی ہے، لہذا ایسے لوگ گمراہی کے اندھیرے میں ہمیشہ کے لئے بھٹکتے رہیں گے۔

قلب انسانی مشین میں ایک پمپ کی حیثیت سے کام سرانجام دے رہا ہے جو کہ ہمہ وقت رواں دواں ہے، اس کی ڈیوٹی خون کو دھکیل کر تمام بدن میں پہنچاتا ہے بدن کے جس حصے میں خون نہ پہنچے وہ حصہ بے کار ہو جاتا ہے، قلب روح حیوانی کا مرکز ہے اس لئے تمام حیوانی امراض اس کے اندر پیدا ہوتے ہیں، مگر یہ نہ تو تیزابیت پیدا کرتا ہے اور نہ ہی اس حرکت سے تیزابیت کے امراض پیدا ہوتے ہیں، اس طرح دماغ بھی بلغم پیدا کرنے کا مجاز نہیں ہے، اس کے اندر کوئی ایسا خانہ نہیں ہے جہاں بلغم پیدا ہوتی ہو، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بدن میں نہ تو کوئی عضلاتی تحریک ہوتی یہ اور نہ ہی اعصابی

تحریک ہوتی ہے تو پھر تیزابیت اور بلغمی امراض کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ یہ سوال بھی بہت اہمیت کا حامل ہے، اس سوال کا جواب پیش خدمت کر رہا ہوں۔

پہلے یہ بات ذہن نشین فرمالیں، دل یا قلب حیوانی امراض کا منبع ہے اور دماغ نفسیاتی امراض کا منبع ہے۔ لیکن جگر و غدد جس کو میں نے محور قرار دیا ہے یہ ہمہ قسم کے جسمانی امراض پیدا کرنے کا منبع ہے، جگر کو انگریزی میں LIVER کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں زندگی دینے والا، جگر و غدد کا تمام بدن پر مکمل کنٹرول ہے، بدن کو ہمہ قسم کی غذائیت مہیا کرنا، بدن میں رطوبات صالح کا ترشح کرنا، ہمہ قسم کی غذا جزو بدن بنانا بلکہ عمل تصفیہ، تنقیہ اور تغذیہ کو طبعی طور پر سرانجام دینا اس کا اہم ترین کام ہے، علاوہ ازیں جگر سے متعلقہ بدن میں بے شمار غدد پائے جاتے ہیں جن میں لمفیٹک غدد بلغمی رطوبات پیدا کرتے ہیں، کچھ غدد تیزابیت پیدا کرتے ہیں، کچھ غدد صفرا اور انسولین رطوبت پیدا کرتے ہیں، اس طرح انسانی بدن کی قد و قامت یعنی قد کا چھوٹا رہ جانا یا قد کا دیو ہیکل بن جانا یہ بھی غدد کی رطوبات کی کمی بیشی کا نتیجہ ہوا کرتا ہے، گویا بدن میں ہمہ قسم کی رطوبت بدن کی ضرورت کے مطابق غدد ہی

پیدا کرتے ہیں اور غدد ہی خارج کرتے ہیں تیز غددہی روکتے ہیں، ان
تمام رطوبات کی بنیاد جگر ہی رکھتا ہے جو کہ بعد ازاں اپنے اپنے مقام پر
پہنچ کر مکمل ہو جاتے ہیں، اگر کوئی یہ سوال کرے کہ رطوبت بلغم کیسے اور
کہاں پیدا ہوتی ہے، اس کے لئے قدرت نے غدہ بلغمی لمفاٹیک گلینڈز
پیدا فرما رکھے ہیں، مگر یہ کہنا کہ دماغ بلغمی رطوبات پیدا کرتا ہے یہ ایک
مفروضے کے سوا کچھ نہیں، جو کہ غلط فہمی پر مبنی ہے، اسی طرح خلط سودا پیدا
کرنے کے لئے بھی قدرت نے طحال کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے، لیکن طحال
میں بھی سودا جمع ہونے کے لئے کوئی خانہ یا ڈیم موجود نہیں ہے اور نہ ہی
کہیں تولہ یا دو تولہ اکٹھا دستیاب ہو سکتا ہے، البتہ صفرا کے جمع ہونے
کے لئے قدرت نے جگر پر ایک تھیلی لگا رکھی ہے جہاں پر موجود مل سکتا
ہے، رطوبت بلغم، رطوبت سودا یہ دونوں خون کے اندر اور قارورہ میں
پائے جاتے ہیں، جن کی کمی و بیشی کسی مرض کا باعث بنتی ہے۔

اب ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہیں جیسا کہ ہم نے تمام
جسمانی امراض کا مرکز جگر و غدد (محور) قرار دیا ہے، اور ثابت کیا ہے
کہ جگر کے بگاڑ سے یا جگر (محور) کے طبعی فعل میں نقص پڑنے سے جگر
اپنی تین اشکال اختیار کر لیتا ہے۔

نمبر 1: تصلب جگر: ایلو پیتھی میں اسے Enlargment of the Liver کہا جاتا ہے، طب قدیم میں عظم جگرو (تصلب جگر)

1۔ مختصر تشریح: یہ جگر کی وہ حالت ہے جس میں جگر سخت ہونے کے ساتھ اس میں عظم بھی پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے طب میں عظم جگر کہلاتا ہے، اسی عظم جگر، ورم جگر اور تصلب جگر کا علاج کرتے وقت معجون دبید الورد استعمال کی جاتی ہے جو کہ کافی نافع ثابت ہوتی ہے، اب تصلب جگر وغدد سے پیدا ہونے والی چند امراض وعلامات کا خاکہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے یہ دیکھنا ہے کہ تصلب کیا چیز ہے؟ جب کوئی شخص ایسی اغذیہ، ادویہ اور اشیاء متواتر کھاتا رہے جن کے استعمال سے تیزابیت پیدا ہوتی ہو، کچھ عرصہ بعد خون گاڑھا ہونے لگتا ہے، خون کا قوام بگڑ جاتا ہے تو جگر اپنا طبعی فعل تصفیہ و تنقیہ ترک کر دیتا ہے تو پھر جگر میں غلیظ مادے جمع ہونے لگتے ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے کہ جگر اپنا طبعی فعل غذا کا ہضم و جذب کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اور پھر بدن میں خون کی کمی ہونے لگتی ہے ان حالات میں جگر وغدد علامت تسکین (Under

Function) میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس دوران تیزابیت کی وجہ سے بدن کے اندر کئی قسام کی امراض و علامات معرض وجود میں آنے لگتی ہیں، اب آپ کے سامنے بیمار بھی جگر ہے اور علاج بھی جگر کا ہے اور علاج بھی جگر و غدد کا ہی کرنا ہوگا، چونکہ تصلب جگر و غدد خشکی سردی اور خشکی گرمی کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے چاہے اس کا سبب غذا ہو، کوئی زہر ہو یا موسمی تبدیلی ہو، بہرحال یہ سبھی جگر میں تصلب پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

علامت تصلب جگر و غدد (خشکی و تیزابیت)۔

1۔ ماہیت مرض: اصل سبب مقامی خشکی ہوتی ہے، بدن میں تیزابیت کی کثرت ہوتی ہے، جس سے بدن کی رطوبت صالح خشک ہونے لگتی ہے، بالآخر اس کی پیدائش ہی رک جاتی ہے۔

اسباب مرض: کثرت رطوبت سوداوی و تیزابیت فاضلہ اور اس کا خارج نہ ہونا وغیرہ۔

علامات مرض: مریض کو اکثر قبض کی شکایت ہوتی ہے، نفخ معدہ، پیٹ میں گیس کی شکایت، معدہ اور غذا کی نالی میں جلن

ہونا، ترش ڈکار، ورم معدہ، وغیرہ۔ اسی طرح تیزابیت کی بے شمار
علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں، جن کا صحیح تشخیص کے بغیر علاج ناممکن ہے۔

تصلب جگر جانچنے اور شناخت کرنے کا آسان طریقہ

نبض: مریض کی نبض پر چاروں انگلیاں رکھ کر آہستہ سے دبائیں اگر نبض موٹی مانند کھجور کی رسی کے ہو اور دبانے سے چوڑی ہوتی ہوئی محسوس ہو جیسا کہ اس میں ہوا بھری ہو، یہ عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی۔

2۔ قارورہ میں میٹھا سوڈا دو ماشہ ڈالیں اگر فوری ابال آجائے تو سمجھ لیں تصلب جگر وغدد کا آغاز ہو چکا ہے، اور جگر وغدد اپنا طبعی فعل سرانجام دینے سے قاصر ہیں، اس کا طبعی فعل تصفیہ، تنقیہ اور تغذیہ معطل ہو رہا ہے، اس دوران خلط خالص سودا کے امراض نمودار ہو رہے ہوں گے۔

3۔ اگر نبض پر چاروں انگلیاں رکھ کر آرام سے دبائیں اور نبض تنی ہوئی پتلی اوپر ہی محسوس ہوتی ہو، بعض دفعہ چاروں انگلیوں سے

کراسنگ کرتی ہوئی بھی محسوس ہوا کرتی ہے، یہ صرف شدت یا خفت کا نتیجہ ہوتا ہے، قارورہ سرخ سرسوں کے تیل کی مانند ہوگا، بعض دفعہ ہلکا سرخی مائل بھی ہوا کرتا ہے، اس میں میٹھا سوڈا دو ماشہ ڈالیں اگر ابال آہستہ آہستہ آئے تو سمجھ لیں تصلب جگر مکمل ہو چکا ہے، یہ ضروری نہیں ہے کہ جگر پتھر نما بن چکا ہو، یہ شکل انتہائی شدت کے بعد پیدا ہوتی ہے، بہر حال اس دوران شدید قسم کی علامات یا کوئی مرض پیدا ہوگا جو خطرہ سے خالی نہیں ہوگا، مثلاً ہیپاٹائٹس بی (B) کالا یرقان، بھگندر، بواسیر خونی، وجع المفاصل، گینٹھیا، تحجر المفاصل، خشک خارش، چنبل، سخت قسم کے پھوڑے، کیل دار پھوڑے، بواسیر الانف، خشک کھانسی، ٹی بی، غدد کا بڑھ جانا، انجائنا، فالج اسفل، ریڑھ کی ہڈی کا درد، اخراج خون ہمہ قسم، بلڈ یوریا، گنگرین، کینسر، استسقاء طبلی ہچکی، دائمی قبض، پیٹ میں سدے پڑنا، اونچی آواز والے ڈکار آنا، کھانا کھانے کے بعد کئی دفعہ پاخانہ آنا، جن سے دن بدن مریض کمزور ہونے لگتا ہے، ان کے علاوہ دیگر بہت سی تیزابیت کی علامات آہستہ آہستہ ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

نوٹ: یقین مانئے اگر قارورہ میں میٹھا سوڈا ڈالنے سے ابال آجائے تو گبھرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جملہ تیزابیت کی

امراض وعلامات کا مجرب ٹیسٹ ہے، بدن میں دنیا بھر کی خواہ کوئی بھی علامت ہو، کیسی بھی خطرناک ہو آپ بے دھڑک تصلب جگر کے مطابق علاج کریں، یقینی کامیابی ہوگی۔ ان شاءاللہ۔

تصلب جگر غدد کے مطابق اگر علامات لکھنا شروع کردوں تو یہ صفحات ناکافی ہوں گے، آپ کو نبض دیکھنا آتی ہے یا نہیں، آپ مندرجہ بالا ٹیسٹ کے مطابق خدا کا نام لیکر علاج کریں، قدرت کا تعاون حاصل ہوگا اور کامیابی ہوگی۔ ان شاءاللہ۔ اس لئے آپ سے التماس ہے کہ آپ لمبے چکروں میں نہ پڑیں بلکہ پیشاب کے ٹیسٹ کے مطابق علاج کریں۔

لہذا تصلب جگر وغدد (محور) کی خرابی سے پیدا ہونے والی علامات وامراض کے لئے نسخہ جات حاضر خدمت ہیں، ان کا مزاج گرم خشک وگرم تر ہوگا۔

نسخہ نمبر 1: اکسیر خاص: اکسیر نمبر ۴ دس گرام، ملین نمبر ۴ چالیس گرام، نمک خوردنی دس گرام، زعفران خالص دس گرام، حب بقدر نخود تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک تا دو گولی صبح وشام، جملہ سوداوی

امراض کے لئے فوری موثر دوا ہے۔

نسخہ نمبر 2: اجزاء: اجوائن دیسی دو سو گرام، مرچ سیاہ پچاس گرام، ست اجوائن دس گرام۔

ترکیب تیاری: پہلے اجوائن اور مرچ سیاہ کو نہایت باریک پیس لیں اس کے بعد ست اجوائن اچھی طرح حل کر کے زیرو سائز کیپ سول بھر لیں۔

مقدار خوراک: ایک صبح ایک رات، بوقت ضرورت دن ۳ تین مرتبہ اور دو دو کیپ سول بھی کھلا سکتے ہیں۔

خوراک: جملہ سوداوی و تیزابیت کے امراض، ہمہ قسم دردیں بوجہ تیزابیت، پیٹ درد، ہیضہ کے اسہال و قے، تپ دق، کینسر، عضلاتی رسولیاں، اتفاقیہ سر درد، علاوہ ازیں بے شمار علامات کے لئے تیر بہدف ہے، درد قلب و انجائنا کے لئے کامیاب دوا ہے، بوقت ضرورت ہمراہ شہد دو تولہ گرم پانی دس تولہ میں ملا کر دیں،

نسخہ حب انجائنا: زعفران ایک تولہ، اجوائن دیسی ۴ تولہ، رائی ایک تولہ، گلیاں تھوم دس تولہ، آب تھوم دس تولہ،

ترکیب تیاری: جملہ ادویہ پیس کر حب بقدر مٹر تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک عدد صبح وشام ہمراہ ماء العسل نیم گرم، ان کے علاوہ تمام غدی عضلاتی وغدی اعصابی، ملین، اکسیر، تریاق، مسہل استعمال کر کے مریض کو مستفید کرنے کی کوشش کریں، قدرت ان شاء اللہ ضرور شفاء دے گی۔

تصغر جگروغدد پر ایک سرسری نگاہ

یہ بات ذہن نشین فرمالیں، دنیا بھر کے ملکی نظام میں جب بھی کوئی محکمہ ملازمین ومزدوروں کا حق تلف کرتا ہے تو حکومت کے خلاف تحریک چلتی ہے اور اگر حکومت اپوزیشن کارکنوں کا حق تلف کرتی ہے یا ملک میں ناانصافی کرتی ہے یا ملک کے مفاد کے خلاف کام کرتی ہے تو پھر بھی تحریک حکومت کے خلاف چلتی ہے، گویا ملکی نظام کو بہتر طور پر چلانا، ملک میں امن وامان قائم رکھنا حکومت کا فرض اول بنتا ہے۔

اب انسانی مشین میں وقت کا بادشاہ دماغ ہے، بدن کا تمام کنٹرول اس کے پاس ہوتا ہے، اگر بدن کے کسی بھی حصہ میں کوئی بھی خرابی پیدا ہوتی ہے، مثلاً چوٹ کا لگ جانا، جسم کا جل جانا، کسی کیڑے مکوڑے کا کاٹنا، اچانک حادثہ ہو جانا، بدن میں کسی قسم کی غذائی قلت کا

ہوجاتا یا بدن کو غذا کا وافر مقدار میں مہیا ہوتا، بدن میں خواہ کسی بھی قسم کی تبدیلی پیدا ہو رہی ہو اس کی اطلاع خبر رساں اعصاب دماغ کو دیتے ہیں، پھر دماغ حکم رساں اعصاب کے ذریعے حکم جاری کرتا ہے، پیغامات حاصل کرنے کے لئے خبر رساں اعصاب کا جگر و غدد (محور) سے رابطہ ہوتا ہے، کیونکہ (محور) ہی تمام بدن کی مکمل انتظامیہ ہے اور قلب بدن میں گورنر کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس لئے دماغ پیغام وصول کرنے کے بعد گورنر (قلب) کو حکم جاری کرتا ہے یا براہ راست انتظامیہ (جگر و غدد) کو احکامات جاری کرے یہ دونوں دماغ کے حکم کی تعمیل کرنے کے پابند ہیں۔ آپ روزمرہ دیکھتے ہیں کہ جب عوام اور انتظامیہ میں کوئی تنازع واقع ہوتا ہے اور انتظامیہ عوام پر زیادتی کرتی ہے تو پھر عوام بھی تنگ آکر کئی سپاہی، تھانیدار حتیٰ کہ ایس پی جیسے عہدیداروں کو بھی موت کی نیند سلا دیتی ہے، چاہے بعد میں کچھ بھی ہوتا رہے، مگر پھر بھی انتظامیہ ہی قابو پاتی ہے، اور ملکی کنٹرول کرتی ہے، اس طرح اگر جگر خون نہ بنائے تو پھر قلب کیا کر سکتا ہے، خون کی شدید کمی سے قلب خود بخود فیل ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر جگر و غدد رطوبت صالح پیدا کر کے تما

بدن میں ترشح نہ کرے تو بدن میں شدید خشکی کا غلبہ ہو جائے گا، خون گاڑھا ہو جائے گا، دماغ علامت مالیخولیا وجنون میں مبتلا ہو جائے گا، حکومت ڈانواں ڈول ہو جائے گی، جس سے ہر چیز کی تمیز و پہچان ختم ہو جاتی ہے تو پھر ہوتا کیا ہے اسے زنجیروں سے باندھ دیا جاتا ہے اب اگر اس کی قسمت اچھی ہے، قدرت نے اس کے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو پھر کسی قابل، ماہر اور علم و تجربہ رکھنے والے کسی صاحب نظر کے ساتھ رابطہ قائم ہو جاتا ہے، قدرت ہی شفاء عطاء فرماتی ہے اور پھر بدحواس انسان صحیح طور پر ہوش و حواس میں آجاتا ہے اور انسانیت کی زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔

خطرناک علامات وامراض

فالج اسفل، سرطان وکینسر، خونی دست وقے، خونی بواسیر، قارورہ میں خون آنا، کثرت حیض، کسی دماغی شریان کا پھٹ جانا، خناق وغیرہ۔

تشخیص علامات: قارورہ کا رنگ، سرخ ہوگا یا سرخ سیاہی مائل ہوگا، منہ کا ذائقہ تلخ، خون کا دباؤ بڑھا ہوا، (ہائی بلڈ پریشر) ہوگا، بدن کمزور ودبلا ہوگا، کثرت خشکی، اکثر اختلاج القلب کی شکایت

، بدن کی رنگت سرخی مائل سیاہ ہوگی۔

نبض: اگر نبض پر انگلیاں رکھ کر دبایا جائے تو نبض تنی ہوئی تین انگلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے، اگر چوتھی انگلی سے بھی کراس کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہو تو پھر عمل تسکین (تصلب جگر) میں شدت پیدا ہونا تصور کریں۔

علاج: اعتدال کی صورت میں غدی عضلاتی وغدی اعصابی ادویہ ملا کر دیں، شدید حالت میں ملین نمبر۵، اصلاح کبد، تریاق نمبر۶، اور ملین نمبر ا، ملا کر دیں۔

نوٹ: مندرجہ بالا تمام علامات پر کنٹرول کرنے کے لئے معاون کیپ سول نمبر ا، صبح، دوپہر اور رات ایک ایک ہمراہ شربت اکسیر جگر کھلانا از حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

اب درست علاج کرنے کے لئے قانون ثلاثہ کے مطابق ادویہ کا استعمال پیش کر دیا ہے اور نئی تحقیقاتی ریسرچ کے مطابق معاون کیپ سول اور شربت اکسیر جگر کا استعمال بھی پیش خدمت کر دیا ہے، دونوں میں سے جس پر آپ کا یقین ہو جائے اس کو استعمال میں لا کر دکھی انسانیت کو مستفید کرنے کی کوشش کریں۔

تصلب جگروغدد (تسکین)

سے مختلف علامات وامراض کا خاکہ

تصلب جگر و غدد کے بیان میں یہ علامات نظر انداز کر دی تھیں مگر پھر خیال پیدا ہوا کہ نو آموز شوقین طب قانون ثلاثہ و قانون اربعہ طبیب حضرات کو ممکن ہے ان کو انکے تحت پیدا ہونے والی علامات کا وسیع علم نہ ہو اور وہ بھول بھلیاں میں نہ پڑ جائیں۔ اس لئے تصلب جگر و غدد (محور) کے تحت جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا اندراج کرنے کی جسارت کر رہا ہوں، آپ تصلب جگر کو اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ تمام علامات تسکین جگر و غدد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جب جگر و غدد (Under Function) ہوتے ہیں تو تیزابیت جنم لیتی ہے۔ اور سوداوی علامات وامراض کا آغاز ہو جاتا ہے، یاد رکھیں دنیا کے اندر جتنے بھی طریقہ علاج ہیں خواہ کوئی بھی طب ہو وہ اس بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں درحقیقت ہر حالت میں علاج جگر کا ہی کرنا پڑتا ہے، اگر کوئی عضلاتی تحریک سمجھ کر علاج کرتا ہے تب بھی جگر کو ہی درست کرنا پڑتا ہے۔

اگر کوئی غدی تحریک تصور کرتا ہے تو پھر بھی جگر کی ہی اصلاح

کرتا ہے، اسی طرح اگر کوئی اعصابی تحریک خیال کرتا ہے پھر بھی جگر
کے فعل کا ہی علاج کرتا ہے، لہذا آپ چارپائی کے جس طرف بھی
لیٹ جائیں کمر درمیان میں ہی آئے گی، اسی طرح جگر و غدد انسانی بدن
کا محور (سینٹر) ہے تمام کنٹرول اس کے پاس ہے۔

پس ہم نے لمبے چوڑے فلسفہ کو مختصر کر کے آسان اور جامع
تھیوری پیش کر دی ہے، ہر زمانہ میں مخالفت تو ہوتی چلی آرہی ہے مگر
مجھے کسی کی مخالفت سے کوئی سروکار نہیں میرا ایک یقینی موٹو ہے اور اس پر
مصمم طور پر قائم ہوں، جو حضرات اس تھیوری کو ڈھکوسلا بازی تصور
کرتے ہیں وہ اپنا کوئی بھی مریض پیش کر کے صداقت کا تحفہ حاصل
کر سکتے ہیں، رزلٹ پانچ منٹ میں بفضل خدا آپ کے سامنے ہوگا،
اگر آپ کہیں کہ موجودہ تکلیف کو بڑھا کر دکھاؤ تو پھر ۵ تا ۱۰ منٹ کے
اندر مریض تکلیف کے بڑھ جانے کا شور مچا دے گا اور پھر وہی تکلیف
۵ منٹ میں کنٹرول بھی ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔ اس سے زیادہ ثبوت
و صداقت کیا ہو سکتی ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ میں نہ مانوں تو پھر اسے اللہ ہی سمجھ عطاء
کرے میری تو یہی دعا ہے،

اے برہمن گر تو برا نہ مانے تو سچ کہہ دوں

تیرے بت کدوں کے بت ہو گئے پرانے

کسی سے بھی حسد یا بغض رکھنا سب سے بڑا کبیرا گناہ ہے، ہاں رشک کرنا ایک بہت اچھی خوبی یا خصلت ہے، آپ طب کے میدان میں آئیں اور دکھی انسانیت کی بھلائی کے لئے اپنے علم کو اجاگر کریں تاکہ علم طب از سرنو بام عروج پر پہنچے اور ساری دنیا میں پھیل جائے اور آپ کی شہرت کا ڈنکہ بج جائے اور آپ کے علم سے استفادہ اٹھا کر مجھ جیسے طالب علم کو بہت خوشی ہوگی۔

''ابن مریم ہوا کرے کوئی۔۔۔۔میرے درد کی دوا کرے کوئی''

لہذا! اب تصلب جگر و غدد (تسکین جگر) سے پیدا ہونے والی سوداوی و تیزابیت کی ابتدائی علامات کا اندراج کیا جاتا ہے، تاکہ علاج کرنے میں آسانی رہے، علامات پر غور کرنے سے قبل یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ جب جگر و غدد (محور) کے طبعی فعل میں کمی و بیشی یا اس کی ساخت میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور دوسری طرف جگر (محور) اپنے افعال تغذیہ، تصفیہ اور تنقیہ کو صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکتا یا اس طرح سمجھ لیں کہ وہ اپنی ذاتی خرابی کی وجہ سے نہ تو غذائی اجزاء کو خون

میں پوری طرح شامل کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے اندر کے ردی مادے
خارج کر سکتا ہے بلکہ مادہ سودا رک جاتا ہے تو پھر اس میں خمیر پیدا
ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے، اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو پھر اس
میں تعفن پیدا ہونے لگتا ہے، اگر اس حالت میں درست علاج نہ کیا گیا
تو پھر شدید زہر پیدا ہونے لگتا ہے۔ جس وجہ سے بدن میں بے
چینی، درد، سوزش، بعد میں ورم اور ورم کے بعد بخار ہونے لگتا ہے، اب
اگر کوئی طبیب ان علامات کا علاج کرنا شروع کر دے تو مریض کو شفاء
کیا ہوگی، لہذا پہلے خون میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور بدن کے ردی
فضلات خون کے اندر ہی گردش کر رہے ہوتے ہیں، تیز یہ جاننا بھی
ضروری ہے کہ خون کے اندر ردی فضلات ضعف جگر وغدد (بلغمی) ہیں یا
تصلب جگر وغدد (سوداوی) ہیں یا تصغر جگر وغدد (صفراوی) ہیں، ان
علامات کا کھوج قارورہ کے ٹیسٹ سے بخوبی پتہ چل جاتا ہے، لہذا
تصلب جگر وغدد سے پیدا ہونے والی ابتدائی علامات حسب ذیل ہیں۔

یہ خون میں خلطی خرابی، خالص سودا کی وجہ سے ظاہر ہوتی
ہیں، بدن میں انتہائی خشکی، بدن کھردرہ، چہرہ بے رونق، اور پچکا ہوا ہوتا
ہے، ذائقہ ترش، چہرہ کی رنگت سیاہ، گاہے زبان درمیان سے سیاہ ہوتی

ہے، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ہونا، رخساروں اور گالوں پر سیاہ دھبے ہونا، خشک خارش، اکثر قبض، ریاح معدہ وگیس، پیٹ میں سدے پڑنا، علامت قولنج، اپینڈکس، ایلاس کا ہونا، تمام بدن میں دردیں وکھنچاؤ، پیٹ میں سختی وتناؤ، قلت نیند، پاخانہ سخت آنا، سدے خارج ہونا، ریح گردہ، بھوک نہ لگنا، قاذب بھوک لگنا، علامت وجع المفاصل، گیٹھیا، تپ دق، ٹی بی، خشک کھانسی، خشک دمہ، بادی بواسیر، احتلام، ہاتھ وپاؤں کا پھٹنا، سینہ، گلہ اور پیٹ کی جلن ہونا، کالا یرقان، ہیپاٹائٹس بی وغیرہ، قارورہ وپاخانہ سیاہ رنگ کا آنا، گردوں میں پتھری بننا، بدن میں گانٹھیں بننا، پراسٹیٹ گلینڈز کا ہونا، غدد کا بڑھ جانا، بدن کے سیاہ مہاسے، جماع کے بعد سردرد، سرخالی محسوس ہونا، ہونٹوں کا ورم، ہونٹوں کی بواسیر، دانت پیسنا، دانتوں کا ٹوٹنا، کان بجنا، زبان کا ورم، زبان کی سختی، اور پھٹ جانا، عسر البلاع، نمونیا، پھیپھڑوں کا ورم، حجاب حاجز کا ورم، سینہ کی جکڑن، دل سے دھواں اٹھنا، سرطان پستان، ورم معدہ، السر معدہ، نفخ جگر، جوع القلب ہچکی، استقاء طبلی، ناف ٹلنا، رحم کا سکڑ جانا، اور خارش، تحجر المفاصل، نقرس، بالچر، بدن سے چھلکے اترنا، سرطان وکینسر کا بدن کے کسی بھی حصے پر ہو جانا وغیرہ۔

اب جگر و غدد کی علامات مزمن ہو جائیں اور علامت آخری سٹیج پر پہنچ جائے تو پھر درج ذیل خطرناک علامات موقع پر ظاہر ہوتی ہیں، ایسے موقع پر خلط سودا و صفرا دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہوتے ہیں، ایسے موقع پر اگر ہم قارورہ میں میٹھا سوڈا ڈالیں تو ابال آہستہ آئے گا یا قارورہ کو ہلانے سے آئے گا، تو سمجھ لیں بواسیری زہر (تیزابیت) آخری سٹیج پر پہنچ رہی ہے یا پہنچ گئی ہے، لہذا اس کی موٹی موٹی علامات پیش خدمت ہیں ۔ اس کے بعد درج ذیل علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے پیشاب کا رنگ زرد ہو گا۔

۲۔ اس میں جلن بھی ہو گی۔

۳۔ قارورہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔

۴۔ کبھی قارورہ میں پیپ بھی آنے لگتی ہے۔

۵۔ سوزش جگر یا ورم گردہ کا عارضہ ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد مریض علامت یرقان میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر ایلوپیتھی والے ڈاکٹر صاحبان ہیپاٹائٹس سی کا مرض قرار دیتے ہیں، اب اگر ان علامات کی موجودگی میں مریض کا درست علاج ہو گیا تو ٹھیک ورنہ سوزش قلب ہو کر دمہ قلبی کا شکایت پیدا ہو جاتی ہے، جس

سے بایاں بازو بھی سن رہنے لگتا ہے، اور مقام قلب پر چند سیکنڈ کے لئے
درد کی ٹیس اٹھنے لگتی ہے، اس کے بعد بائیں بازو کی آخری تین انگلیوں
میں ہلکا ہلکا درد رہنے لگتا ہے، شدت صورت میں بلڈ پریشر بڑھنے لگتا
ہے، جس میں اوپر کا زیادہ اور نیچے کا کم ہوا کرتا ہے، نبض کی رفتار ابتدائی
صورت میں ۴۵ تا ۵۵ فی منٹ ہوتی ہے، مگر شدید حالت میں ۹۰ تا ۱۲۰
تک رفتار بھی ہوتی ہے، مریض کی ٹانگیں درد کرنے لگتی ہیں، ٹھنڈا پسینہ
آنے لگتا ہے، بدن میں ٹوٹ پھوٹ محسوس ہوتی ہے، کوئی کام کاج
کرنے کو دل نہیں کرتا، اس کے بعد کارڈیک اوڈیما کی شکایت پیدا ہو
جاتی ہے، گاہے پیٹ میں پانی بھی پڑ جایا کرتا ہے، تمام بدن سوج جاتا
ہے اور سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے، بدن کے بعض اعضاء و پٹھے وغیرہ
سن ہونے لگتے ہیں، قارورہ بار بار آتا ہے مگر مقدار میں کم ہوتا ہے، اکثر
سفید رنگ کا آیا کرتا ہے، بظاہر اعصابی و بلغمی محسوس ہوتا ہے مگر
P.H-10 ڈالنے سے شک دور ہو جاتا ہے، یہ نمبر ۵ یا نمبر ۶ پر دلالت
کرتا ہے۔

تصغر جگر وغدد (محوں)
پر منفصل سیر بحث

اس سے قبل بھی بتلایا گیا ہے کہ انسانی مشین کا محور جگر کو قرار دیا گیا ہے، تمام جسمانی نظام اس کے اردگرد گھومتا رہتا ہے، جب تک یہ اپنے قدرتی طبعی فعل کے مطابق اعتدال پر رہتا ہے، انسانی صحب نہایت خوشگوار رہتی ہے بلکہ چہرہ کی رنگت قابل رشک ہوتی ہے، انسان زندہ رہنے اور زندگی بسر کرنے کے لئے تین چیزیں استعمال کرتا ہے۔

۱۔غذا، ۲۔دوا، ۳۔زہر، ان کے بغیر زندگی ناممکن ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہدایت دی ہے کہ وہ اسراف نہ کرے، اسراف صرف رقم خرچ کرنے کا نام ہی نہیں ہے بلکہ بدنی ضرورت سے زیادہ کھانا پینا اور بلاوجہ ادویہ اور زہروں کا بے دھڑک استعمال شروع کردے تو پھران کا انجام بھی خطرناک ہوگا، اس طرح غلطی انسان خود کرتا ہے اور الزام اللہ تعالیٰ پر لگاتا ہے۔

پس ان تین قسم، غذا، دوا، اور زہروں کے کثرت استعمال سے جگر وغدد متاثر ہو جاتا ہے اور غذاؤں ودواؤں کے مزاج واثرات کے مطابق انسانی زندگی کا تحفظ کرنے کے لئے بذات خود تکلیف برداشت کرتے ہوئے اپنی اصلی قدرتی طبعی شکل کے خلاف اپنی شکل تبدیل کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، لہذا ایسی اغذیہ، ادویہ اور زہر جو کہ تیزابیت کے مزاج کی حامل ہوں، یعنی ان کے استعمال سے بدن میں تیزابیت بڑھتی ہو تو پھر جگر ان کی تاب نہ لاکر تصلب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خون گاڑھا ہو جاتا ہے جس سے اس کا قوام بگڑ جاتا ہے پھر جگر اپنا طبعی فعل تغذیہ، تصفیہ اور تنقیہ صحیح طور پر سرانجام نہیں دیتا، جس سے بے شمار قسم کی سوداوی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص گرم خشک (صفراوی) قسم کی ادویہ، اغذیہ یا زہر متواتر استعمال کرنا شروع کر دے تو خلط صفرا کی پیدائش بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اس کا اخراج رک جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جگر (محور) کثرت صفرا کی پیدائش کی تاب نہ لاتے ہوئے مزید خشکی در خشکی اپنے حجم میں سکڑنے لگتا ہے۔

بدن پر گلٹیاں، رسولیاں اور کئی قسم کے مہاسے بننے کا آغاز

ہو جاتا ہے، دن بدن بدن میں خون کی کمی ہونے لگتی ہے ، دونوں کندھے درد کرنے لگتے ہیں، نسیان کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے، اور آنکھوں کی بینائی بھی کم ہونے لگتی ہے ثقل سماعت کے علاوہ دائمی کیرااور دائمی نزلہ رہنے لگتا ہے۔

مذکورہ بالا علامات کا علاج: ایسی تمام اغذیہ واشیاء جو صفراوی مزاج کی حامل ہوں، ان کو ترک کر دیں، تر گرم وتر سرد اغذیہ دیں،

دوائی علاج: ملین نمبر ۱، ایک ماشہ، ملین نمبر ۶، ایک ماشہ، تریاق نمبر ۶، دو رتی بھر ملا کر ہمراہ دودھ کی کچی لسی یا شربت بزوری سے دن میں تین مرتبہ دیں، اس کے علاوہ سفوف ٹھنڈک یا سفوف مفرح ،خوراک ایک ماشہ دن میں تین مرتبہ ہمراہ شربت بزوری ایک گلاس، گبھراہٹ اور بے چینی دور کرنے کے لئے یاقوتی مفرح ایک ٹی سپون صبح ، دوپہر اور رات سوتے وقت کھلائیں ، اگر مریض کے بدنی اعضاء رات سوتے وقت سن ہو جائیں یا سو جاتے ہوں تو ایسی صورت میں ریوند خطائی چار حصے، مرچ سیاہ تین حصے اور کشتہ فولاد ایک حصہ ملا کر سفوف تیار کریں۔

خوراک: ایک ماشہ ہمراہ دودھ صبح وشام دیں۔

یاد رکھیں! انسانی بدن میں صرف ایک ہی تحریک رواں دواں ہے جو کہ قدرت نے جگر و غدد کو عطاء کی ہے۔ یہی معتدل مزاج رکھتا ہے، محور کی درستی سے نبض بھی اعتدال پر ہوتی ہے بدیگر صورت محور (جگر) میں تین طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جسے ہم غیر طبعی فعل کہتے ہیں۔

1۔ جگر غدد میں تسکین پیدا ہو جائے، اس حالت کا دوسرا نام تصلب جگر ہے اور یہ نام زمانہ قدیم سے طبی کتب میں مذکور ہے،

2۔ جگر و غدد میں ضعف پیدا ہو جائے اور جگر میں ضعف پیدا ہونے کی وجہ اس سے قبل بیان کر دی گئی ہے، قانون ثلاثہ نے اس حالت کا نام اعصابی تحریک قرار دیا ہے۔

3۔ تصغر جگر و غدد، دراصل حقیقی معتدل تحریک جگر میں پیدا ہوتی ہے، اگر محور اعتدال پر رہے تو انسان تندرست و صحت مند ہوتا ہے، اگر کسی وجہ سے اس کے طبعی فعل میں کمی بیشی ہونے لگ جائے تو پھر کئی قسم کے امراض پیدا کرنے یا پیدا ہونے کا موجب بن جاتا ہے۔

۲۔ تصغر جگر و غدد (محور)

کی طبعی تحریک سے پیدا ہونیوالی علامات

تحریک کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے اور کیفیت گرمی خشکی،
نفسیاتی اثرات، غصہ آنا، ذائقہ چرچرا، رنگت قارورہ زردی مائل سرخ
ہوتا ہے، قارورہ جل کر قطرہ قطرہ آتا ہے، اس تحریک میں صفرا کی
پیدائش بڑھ جاتی ہے جو کہ خارج نہیں ہوتی، جس کا انجام یہ نکلتا ہے کہ
یہ صفراوی رطوبت بد... کے جس حصہ پر اثر انداز ہو جائے اسی کے
مطابق علامات ظاہر ہوتی ہیں اور وہاں مقامی طور پر تکلیف کا زیادہ
احساس ہوتا ہے۔

مثلاً اگر اس کا حملہ پھیپھڑوں پر ہو جائے تو پھیپھڑوں میں
سوزش پیدا ہو کر کھانسی کا عارضہ ہو جاتا ہے، کھانسی کی شدت پھیپھڑوں
کے ورم کا سبب بنتی ہے، گاہے پھیپھڑے میں زخم بن جاتا ہے اور
مریض کو تھوک کے ساتھ خون آنے لگتا ہے، اگر یہی رطوبت ناک پر
اثر انداز ہو جائے تو نزلہ حار کا عارضہ اور دماغ کے بائیں حصے پر
اثر انداز ہونے سے درد شقیقہ، انتڑیوں پر اثر انداز ہونے سے پیچش کا
عارضہ، قلب پر اثر انداز ہونے سے اس کے پردوں میں سوزش پیدا ہو

کر استقاء قلب کا عارضہ ہو جاتا ہے، اگر جگر کے پردہ پر براہ راست
اثر انداز ہو جائے تو علامت یرقان کا عارضہ اور ہیپا ٹائٹس سی کا سبب بنتا
ہے، بالآخر استقاء زقی کا عارضہ ہو جاتا ہے، اس طرح بدن کے جس
حصہ پر رطوبت صفرا اثر انداز ہوگی اسی کے مطابق موقع پر علامت
و مرض ظاہر ہوگی۔

پس لمبی چوڑی علامتوں کو یاد رکھنے کی بجائے آپ مریض کی
تشخیص درست فرمائیں اور اس کے مطابق غذا و دوا صحیح تجویز کر لیں تو
پھر کوئی وجہ ہی نہیں ہے کہ مریض کو فائدہ نہ ہو، لہذا آپ قارورہ میں میٹھا
سوڈا دو ماشے ڈالیں اگر کوئی ابال وغیرہ نہ آئے بلکہ دس منٹ کے بعد
قارورہ کی رنگت ہلکی ہو جائے تو پھر سمجھ لیں کہ مریض واقعی تصغر جگر و غدد
(صفراوی مزاج) کا ہے، اگر پھر بھی شک ہو تو پھر ملین نمبر ۴ کی ایک
خوراک کھلا دیں، پھر پانچ منٹ کے بعد کھلا دیں، اس سے اگر تکلیف
بڑھ جائے تو آپ کی تشخیص درست ہے ورنہ دوبارہ تشخیص کر کے تکلیف
دور کرنے کے لئے ملین نمبر ۵ و ملین نمبر ۶ برابر وزن ملا کر کھلا دیں، فوری
فائدہ ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

خرابی جگر و غدد یعنی تصغر جگر و غدد سے پیدا ہونے والی

علامات پیش خدمت ہیں۔

کثرت حرارت کی وجہ سے غصہ آنا، جنون، سوزاک کا عارضہ، ورم جگر و عظم جگر، خفقان القلب، دایاں فالج، بھگندر، ناسور، قرحہ تناسل، پاخانہ درد ولئی مروڑ سے آنا، کثرت حرارت سے جگر بذات خود متاثر ہوگا، خصیتین، طحال اور لبلبہ خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں، درد شقیقہ، انگاری وجمرہ، دل کے غلاف کی سوزش، ہائی بلڈ پریشر، ہیپاٹائٹس سی، دل کا پھیل جانا، جنون، الرجی، سوزش جگر و گردہ، امراض رحم میں سوزش خصیۃ الرحم، انقلاب رحم، عسر طمث، اسقاط حمل، اٹھرا، نازک مزاجی، السر معدہ، درد پتہ، یرقان، سوء القینہ، استسقاء ذقی، کا نچ نکلنا، بدن وچہرہ پر سوزش کا ہونا، ترچنبل، قارورہ کا بلا ارادہ نکل جانا، بول زلالی آنا، بلڈ یوریا، بلڈ کینسر، سرعت انزال، ذکاوت حس، غدی شوگر، غدی سیلان الرحم، خون میں سوزاکی زہر کا شامل ہو جانا وغیرہ۔ مندرجہ بالا چند موٹی موٹی مشہور علامات کا اندراج کر دیا گیا ہے تا کہ قاری ان سے متعارف ہونے کے بعد مستفید ہو سکے۔

۳۔ ضعف جگر و غدد (محور)

اس کے متعلق پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی آدمی

ایسی اغذیہ، اشیاء اور ادویہ کا بکثرت استعمال جاری رکھنے جن کے کھانے سے لمفاٹیک غدد متاثر ہوتا ہے اور جگر وغدد میں ضعف پیدا ہونے لگتا ہے، اس لئے بدن میں خون کے اندر کھاری پن (بلغمی رطوبات) جمع ہونے لگتی ہیں، جس سے خون کا قوام پتلا ہوکر اس کا مزاج بگڑ جاتا ہے، پھر جگر (محور) بلغمی رطوبات کی تاب نہ لاتے ہوئے پھیلنے لگتا ہے، جس میں جگر پلپلا ونرم اور لمبائی کی حالت میں پایا جاتا ہے، ایلوپیتھی میں اسے انکریزمنٹ آف دی لیور کہا جاتا ہے، جب یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے تو پھر جگر وغدد اپنا طبعی فعل تغذیہ، تصفیہ اور تنقیہ درست طور پر سرانجام نہیں دے سکتا، بدن میں خون کی کمی ہونے لگتی ہے، بدن دبلا وکمزور، چہرہ مرجھایا ہوا، ناخن سفید، کثرت پیشاب کا اکثر عارضہ، ان علامات کا اگر بروقت علاج نہ کیا جائے تو مریض علامت لحمی استسقاء میں مبتلا ہو جاتا ہے، ایلوپیتھی میں جگر وغدد کی اس حالت کو ہیپاٹائٹس اے (A) کہا جاتا ہے، ایسے مریض کا بلڈ پریشر لو ہوتا ہے، بدن میں کیلشیم وفولاد اور سلفر کی کمی ہو جاتی ہے۔ اور خون کے اندر آتشکی زہر پیدا ہو جاتی ہے جس وجہ سے بدن میں بے شمار قسم کی بلغمی علامات و امراض پیدا ہوکر ظاہر ہونے لگتی ہیں، مثلاً اکثر زکام، الرجی، کثرت

چھینک، کثرت اسہال، کثرت قارورہ، سنگرہنی، ہیضہ، مرگی، بایاں فالج، نامردی، جریان، سیلان الرحم، بلغمی کھانسی، عظم طحال، عظم جگر، خنازیر، بلڈ شوگر، موٹاپا، تر خارش، آبلے نکلنا، دل کا ڈوبنا، نسیان، رال بہنا، بدن کی رنگت سفید وملائم، بدن ٹھنڈا ہونا، کثرت نیند، ٹھنڈی اشیاء کے کھانے اور ٹھنڈی مرطوب ہواؤں سے تکلیف کا بڑھنا، آرام کی حالت میں تکلیف کا بڑھنا، اور چلنے پھرنے، حرکت کرنے سے آرام محسوس ہونا، بچوں کے ہرے پیلے اسہال، متلی، قے، اُلٹی، خون کے سفید ذرات کی کثرت، معدہ میں گڑگڑاہٹ ہونا، زلق الامعاء کا عارضہ ہونا، دیگر بہت سی علامات آہستہ آہستہ سامنے آنے لگتی ہیں، مریض کا قارورہ رنگت میں سفید ہوتا ہے، اس میں اگر P.H-10 کا ٹکڑا ڈالا جائے تو اس کا رنگ ۷ یا ۸-۹-۱۰ کے مطابق ہوتا ہے، اگر نبض پر انگلیاں رکھ کر دبائیں تو نبض پہلی انگلی کے نیچے محسوس ہوتی ہے، اگر قدرے زیادہ دبایا جائے تو پھر کلائی کی ہڈی کے قریب محسوس ہوتی ہے، منہ کا ذائقہ شیریں، پھیکا یا کسیلا ہوتا ہے۔

جگروغدد (محوں) کی نئی تحقیق

کیوں اور کیسے ؟

طب قدیم کی فلاسفی وکمالات اور تحقیقات ومشاہدات کے زیر اثر عرصہ دراز سے جس قدر دکھی انسانیت مستفید ہوئی اور ہورہی ہے، اس سے کون انکار کرسکتا ہے، دنیا بھر میں جتنی بھی اقسام کے طریقہ ہائے علاج ایجاد ہو چکے ہیں، امراض کی تشخیص کے میدان میں جلد اور مکمل شفاء کو آج بھی سبھی سرخم تسلیم کرتے ہیں، طب قدیم کے حکماء تمام امراض کا سبب اخلاط کی خرابی تصور کر کے علاج کرتے رہے ہیں، اور آج بھی اخلاط ہی کے بگاڑ کو درست کیا جاتا ہے۔

گو قانون مفرد اعضاء نے اور قانون اربعہ والوں نے دل، دماغ، اور جگر بمعہ مخاط کی خرابی کا نام مرض قرار دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ قلب کی تحریک سے خلط سودا (بواسیری زہر) پیدا ہوتی ہے،

دماغ کی تحریک سے خلط بلغم پیدا ہوتی ہے جو کہ آتشکی زہر ہے مگر ہماری روزمرہ کی تحقیق ومشاہدہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ قلب بحیثیت ایک پمپ ہے جو کہ خون کو بدن میں دن رات دھکیل رہا ہے، جس سے زندگی قائم ہے، اس کے ذمہ قدرت نے صرف تمام بدن میں ہمہ وقت

خون سپلائی کرنے کی ڈیوٹی لگائی ہے، اس لئے نہ تو یہ خلط سوداپیدا کرتا ہے اور نہ ہی پیدا کرسکتا ہے، البتہ اگر اس پر خلط سودا غالب آجائے تو بیچارہ علامت انجائنا (دردقلب) میں پھنس جاتا ہے، لہذا قلب کے اندر کوئی ایسا خانہ نہیں ہے جہاں سودا بنتا ہو یا دل کے کسی خانے میں ذرا بھر مل سکتا ہو، اس لئے عضلاتی تحریک ایک مفروضہ ہے۔ بہر حال نوآموز شوقین قانون مفرد اعضاء کے سمجھنے کے لئے ایک بہترین مثال ہے۔

۲۔ دماغ: یہ وقت کا بادشاہ ہے اس کا کام تمام بدن سے پیغام لینا اور اس کے مطابق احکامات جاری کرنا ہے، اس لئے دماغ نہ تو بلغم پیدا کرتا ہے اور نہ ہی خارج کرسکتا ہے اگر کسی وجہ سے جگر کا بلغمی غدہ رطوبت بلغمی صالح پیدا نہ کرے چونکہ دماغ اس سے سیراب ہوتا رہتا ہے اس کی کمی سے جو خشکی پیدا ہوگی وہ مالیخولیا کا سبب بنے گی، یا پھر جنون کا عارضہ ہو جائے گا، وغیرہ وغیرہ۔ قلب کے اندر روحانی امراض پیدا ہوتے ہیں جن کا تعلق دین و شریعت محمدی ﷺ اور اللہ سے ہے، دماغ میں نفسانی و خواہشاتی امراض پیدا ہوتے ہیں،

۳۔ جگر و غدد: اس کو ہم نے تمام بدن کا محور قرار دیا ہے اس

لئے بدن کے تمام امراض اس کے جرم میں نقص پیدا ہونے سے پیدا
ہوتے ہیں، بدن میں صرف ایک ہی تحریک ہے جو کہ قدرت نے
جگر (محور) کو ودیعت کی ہے اس لئے یہ روح طبعی (نفس مطمئنہ) کا منبع
ہے، بدن میں آکسیجن پیدا کرنے اور صحت کو برقرار رکھنے کا بہت بڑا
کارکن ہے، آج بھی قانون طب کے مطابق خون کے اندر بگڑی ہوئی
خلط یا رطوبت (بلغم، سوڈا، صفرا) ضرورت کے مطابق کسی ایک کو خارج
کیا جاتا ہے، یہ اخلاط بھی جگر کی صورت نوعیہ کے سبب ظاہر ہوتے ہیں،

(۱) مثلاً اگر جگر تسکین میں مبتلا ہو جائے تو صفرا کی پیدائش رک
جاتی ہے اور پھر سوداوی و تیزابیت کے امراض پیدا ہونے لگتے ہیں،

(۲) اگر جگر میں ضعف پیدا ہو جائے تو امراض بلغمی کا ظہور ہو
جاتا ہے۔

(۳) اگر بذات خود اپنی قدرتی تحریک کے مطابق خلط صفرا کو
پیدا کرے مگر اس کا اخراج کسی وجہ سے نہ ہونے پائے تو ایسی صورت
میں خلط صفرا خون میں شامل ہونے لگتی ہے، خون کا قوام پتلا ہو جاتا ہے،
اور خون میں بہت زیادہ گرمی پیدا ہو جاتی ہے جس وجہ سے وہ سکڑنے لگتا
ہے اور صفراوی خطرناک علامات پیدا ہونے لگتی ہیں۔

مندرجہ بالا بیان سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا کے اندر جتنے بھی طریقہ ہائے علاج ہیں وہ جب بھی کسی مرض یا علامت کا علاج کرتے ہیں دراصل علاج جگر کا ہی ہو رہا ہوتا ہے، چاہے وہ اس بات کو سمجھتے ہیں یا نہیں۔

اس طرح قانون ثلاثہ وقانون اربعہ بھی جب بھی کسی مرض کا علاج کرتے ہیں ہر حالت میں جگر ہی کا علاج کرنے میں نجات ملتی ہے، گو کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے دماغ کا علاج کیا ہے، یا قلب کا علاج کیا ہے، اگر کوئی اب بھی اندھیرے میں رہنا چاہتا ہے تو اس کی مرضی ہے، مگر ہم نے بفضل خدا صحیح علاج کرنے کا طریقہ عیاں کر دیا ہے،

جگر و غدد (محور) کے رموز و نکات

یہ ایک نئی تحقیقاتی ریسرچ جو کہ (محور) پر کی گئی ہے ایک تحقیق کا سحر آفرین پہلو ہے جو کہ موجودہ دور کی جلد بازیوں کے پیش نظر ایک منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اس تحقیق سے شک وشبہ اور غیر یقینی تشخیص کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور کامل یقینی تیر بہدف علاج کر کے دکھی انسانیت کو بآسانی مستفید کیا جا سکتا ہے، اس نئی تحقیقاتی ریسرچ کے تحت دنیا کے

کسی بھی علم وفن طب کی صداقت وقبیح کا فرق نکالا جا سکتا ہے، گویا یہ ایک کسوٹی ہے۔

لہذا اعلاج قدرتی وفطری اصول کے مطابق کیا جا سکتا ہے، جس سے یقینی تشخیص و بے خطاء علاج اور جلد شفاء یابی کی راہ ہموار ہو جاتی ہے، بدن کے جملہ امراض جگر (محور) کی خرابی کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور محور کی اصلاح کر کے اسے اس کی طبعی حالت پر استوار کیا جا سکتا ہے، لہذا ایہی ایک رموز ونکات ہے اگر ہم صحیح سمجھ کر محور کو اس کی طبعی حالت پر لے آئیں تو بہت بڑی کامیابی کا راز ہے۔

درست طریقہ علاج: اگر جگر وغدد تصلب میں مبتلا ہیں تو آپ محور میں تحریک پیدا کریں، مقصد تیزابیت ختم کرنے کے لئے خالص صفرا پیدا کرنے والی اغذیہ اور ادویہ دیں۔

۲۔ اگر جگر وغدد (محور) میں تحریک (تھغ جگر) ہے تو آپ ایسی اغذیہ اور ادویہ دیں جن سے جگر وغدد میں (ضعف) تحلیل پیدا ہو جائے۔

۳۔ اگر جگر وغدد میں ضعف ہے تو پھر آپ ایسی ادویہ اور اغذیہ دیں جن سے جگر میں تصلب (تسکین) پیدا ہو جائے، بس یہی

آپ کی کامیابی کا راز ہے، ذہن نشین فرمالیں۔

نئی تحقیقاتی ریسرچ میں شفاء یابی کے دورُخ، تفصیلاً واختصاراً

بفضل خدا شفاء یابی کا پہلا رُخ بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے، تاکہ قاری مستفید ہو سکے، یاد رکھیں! کسی بھی مرض کے علاج کے لئے طبیب کا طب کے بنیادی امور سے آگاہ ہونا اور تشخیص کے اسرار و رموز سے آراستہ ہونا اور غذائی افادیت کو ذہن میں رکھنا اشد ضروری ہے، چونکہ ان علوم کے بعد ایک معالج کا معالجات ہی امتحان کا مسئلہ و مقام ہوتا ہے اور وہ اپنے علم وفن پر جس حد تک عبور و استعداد رکھتا ہے وہ علاج معالجہ میں خوش اسلوبی کے ساتھ اسی حد تک چیلنج کے حقیقی تقاضوں کی تکمیل کے لئے اپنا فرض منصبی ادا کرتا ہے، اس میں جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ کامیابی کے حصول کے لئے معالجات میں دو پہلو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، جس میں ایک پہلو تو نئی تحقیقی ریسرچ جگر و غدد (محور) کی یہ ہے کہ علاج کرنے سے قبل جگر کے غیر طبعی افعال، تسکین، تحریک اور ضعف ہیں، یعنی تصلب، تصغر اور ضعف کو مدنظر رکھا جائے تاکہ مرض کے اسباب کا یقینی تعین کیا جائے اور اس کے ساتھ ہی شفاء

یابی کے لئے صحیح اساس قائم کی جا سکے۔
دوسرا پہلو یہ ہے کہ جگر وغدد (محور) کے افعال ومزاج کے مطابق اغذیہ وادویہ کا یقینی انتخاب کیا جائے تاکہ مریض جلد صحت یاب ہو سکے۔
ایک بات یہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ جگر وغدد (محور) میں اس وقت خرابی پیدا ہوتی ہے جب خون میں خرابی وبگاڑ پیدا ہوتا ہے، چونکہ تمام بدن کو خون ہی کے ذریعے غذا حاصل ہوتی ہے اس لئے یہ نکتہ ذہن میں رکھیں کہ خون ہی مرض وصحت کا منبع ہے، اس لئے خون کو درست کردینا ہی صحت کا حصول اور مرض سے نجات حاصل کرنے کا واحد حل ہے۔
اگر دوران خون صحیح نہ ہوگا تو مرض سے ہرگز نجات نہ ہوگی بلکہ صورت حال مزمن وخوفناک ہوتی جائے گی جو کہ موت کا موجب بنے گی۔

انسانی مشین کا قدرتی وفطری نظام اور اس کا مرکز ''محور''

یہ انسانی پتلا اربعہ عناصر سے تیار کیا گیا ہے جس کی تفصیل

بے شمار کتب میں موجود ہے، موجودہ دور میں چار عناصر کی بجائے دو سو کے قریب عناصر دریافت کر لئے گئے ہیں، جیسے جیسے انسان جستجو کرتا چلا آرہا ہے اسی کے مطابق قدرت کے بے پایاں خزانوں کی دریافت میں کامیابی سے ہمکنار ہوتا چلا آرہا ہے، ایسے ہی ہم نے بھی اپنی کوشش جاری رکھی تو قدرت نے مہربانی فرمائی اور جگر (محور) پر تحقیق کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔

الحمدللہ ! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، اس کی مختصر تشریح یہ ہے کہ انسانی جسم کا محور جو کہ انسانی زندگی کی بقاء و تندرستی کے لئے دن ورات مصروف کار ہے، اس کا نام جگر ہے اور اسی کو ہم نے بدن کا محور تسلیم کیا ہے۔

محور اپنی تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں غیر طبعی صورت میں مبتلاء مرض ہوتا ہے، کبھی یہ اپنی کیمیاوی حالت میں اور کبھی مشینی صورت میں اور کبھی ضعف کی حالت میں ہوتا ہے، جگر کی ان حالتوں کا نام ایلوپیتھی طب نے یوں تحریر کیا ہے۔

(1) ہیپاٹائٹس سی (C)

(2) ہیپاٹائٹس بی (B)

(3) ہیپاٹائٹس اے (A)

مگر طب قدیم میں آج سے ہزاروں سال قبل جگر کی تین حالتوں کا نام تصلب جگر وغدد، تصغر جگر وغدد، ضعف جگر وغدد، درج ہے۔ جو کہ سو فیصد مصدقہ ویقینی ہے، لہذا محور اپنی ان تین حالتوں کے اندر ہر حالت یا پوزیشن میں اپنی جدا جدا ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے، کبھی یہ کثرت تیزابیت کی بنا پر خون کا قوام گاڑھا ہونے اور اس کا قوام بگڑنے یا اس میں خرابی پیدا ہونے سے اپنا طبعی فعل تغذیہ، تنقیہ اور تصفیہ سرانجام نہیں دے سکتا، بلکہ غلیظ مادے جگر میں جمع ہونے لگتے ہیں جس وجہ سے محور ٹھوس شکل اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اسی کا نام تصلب جگر وعظم جگر ہے۔

(2) کبھی رطوبت صفرا کے بکثرت پیدا ہونے سے اس کی تاب نہ لاتے ہوئے سکڑنے لگتا ہے پھر صفراوی رطوبت خارج نہیں ہونے پاتی۔ بلکہ دوران خون میں مل کر اس کے قوام میں خرابی کر دیتی ہے، ایسی حالت میں پہلے جگر کے پردوں میں سوزش پیدا ہونے کا آغاز ہو جاتا ہے اگر یہاں پر درست علاج ہو گیا تو ٹھیک ورنہ نوبت ورم جگر تک آجاتی ہے، پھر ساتھ بخار بھی رہنے لگتا ہے، جگر کی اسی

حالت کا نام ہیپا ٹائٹس سی (C) ہے، یا پھر اس کے پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے، اس علامت کا نام استسقاء ذقی لیا جاتا ہے۔

کبھی محور کے ساتھ گردے بھی سکڑنے لگتے ہیں جس وجہ سے بلڈ یوریا کی شکایت ہو جاتی ہے، پھر صفراوی رطوبت عضلات کے خلاؤں میں جمع ہونے لگتی ہے اس کا نام سوزش وتھوتھر ہے، قارورہ بار بار مگر کم مقدار میں جل کر آتا ہے، قارورہ کی رنگت بجائے سرخ زردی مائل کے سفید رنگ کا بھی آیا کرتا ہے، قارورہ کو پرکھنے کے لئے PH-10 کا ٹکڑا ڈالیں اس کی رنگت نمبر ۵۔۶ کے مطابق ہوگی، اور اپنے پیلے رنگ پر قائم رہے گی اور کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

(3) ضعف جگر وغدد، جگر وغدد کا ضعف میں مبتلا ہو جانا اس کی غیر طبعی حالت تحلیل ہوا کرتی ہے، جگر وغدد، بلغمی رطوبات کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے حجم میں پھیلنے لگتا ہے، یہ لمبائی کی صورت میں بڑھتا ہے، اس حالت میں یہ پلپلا ونرم ہوتا ہے، اس کے بعد یہ اپنا طبعی فعل ترک کر دیتا ہے، مقصد اپنا عمل طبعی تغذیہ، تنقیہ وتصفیہ سرانجام نہیں دیتا، خون کا قوام پتلا ہو جاتا ہے، خون میں کھاری پن کی زیادتی اور آتشکی زہر پیدا ہو جاتی ہے، جگر کی اس حالت کا نام ہیپا ٹائٹس اے

(A) ہے، ایسی صورت میں بدن کے اندر کئی ایک خطرناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں جن میں خاص طور پر استسقاء لحمی اور آتشک ہے، لہذا مندرجہ بالا چند سطور کی تشریح پر اکتفا کرتا ہوں آپ بار بار مطالعہ کر کے غور فرمائیں محور کے افعال آپ کی سمجھ میں ضرور آجائیں گے۔

ان شاءاللہ۔

نئی تحقیقاتی ریسرچ میں ابہام کا خاتمہ

جگر (محور) سے متعلق نئی تحقیقاتی ریسرچ میں ابہام دور کرنے کے لئے ایک مثال پیش خدمت ہے، چونکہ بعض نوآموز طبیب واطباء کرام کے خطوط آئے ہیں جس میں انہوں نے دریافت کیا ہے کہ:

(۱) جب ہم کسی مریض میں علامت بواسیر دیکھتے ہیں تو موقع پر تصلب نہیں ہوتا۔

(۲) اگر کسی مریض کو سوزاک میں مبتلا دیکھتے ہیں تو جگر میں بظاہر تصغر نہیں ہوتا۔

(۳) اگر ہم کسی مریض کو نزلہ زکام یا اسہال کی علامت میں مبتلا دیکھتے ہیں تو موقع پر ضعف جگر نظر نہیں آتا۔

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ تینوں سوال بہت اہمیت کے حامل ہیں جن کی مفصل تشریح ضروری ہے۔

آپ یہ ضرور جانتے ہوں گے کے کلام مقدس میں مذکور ہے کہ ہر چیز کا تخم یا بیج پانی ہے، اس کے بغیر پیدائش یا زندگی ناگزیر

ہے۔ جب کوئی بھی زمیندار کسی قسم کی کاشت مثلاً گندم وغیرہ کرتا ہے تو
پہلے کھیتوں کو پانی سے سیراب کیا جاتا ہے، پھر مناسب وتر یا نمی رہ
جانے پر بیج ڈالا جاتا ہے، اگر پانی زیادہ ہوگا تو بیج گل کر خراب ہو جائے
گا، بیج اُگے گا نہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گندم یا کپاس اُگانے
کے لئے مناسب پانی کی مقدار ضروری ہے۔

اسی طرح انسانی زندگی کو بھی رواں دواں رہنے کے لئے
مناسب رطوبت صالح کی ضرورت ہوتی ہے، اگر رطوبت صالح غدد
بلغمی ضرورت سے زیادہ پیدا کرتے ہیں اور اس کا اخراج نہیں ہوتا یا
اخراج زیادہ ہو رہا ہو، ان دونوں صورتوں میں جگر ہر حالت متاثر ضرور
ہوگا۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے کہ وہ فوراً بڑھ کی لمبا ہو جائے کیونکہ ضعف
جگر وغدد کثرت رطوبات بلغمی سے فوری طور پر متاثر ہونے کے بعد اس
میں ضعف کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور کافی عرصہ تک یہ عمل جاری رہتا
ہے، جب یہ اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو پھر ضعف جگر وغدد کی آخری سٹیج پر
پہنچ کر علامت استسقاء لحمی میں مبتلا ہو جاتا ہے، جس کا علاج کرنا ہر کسی
کے بس کا روگ نہیں ہے البتہ جگر اس آخری سٹیج پر پہنچے یا نہ پہنچے ہم نے
تمام بلغمی علامات کو ضعف جگر وغدد کے تحت ظاہر کیا ہے۔

(۲) مندرجہ بالا کی طرح جن امراض وعلامات کو آپ سوداوی وتیزابیت کا سبب سمجھتے ہیں یا عضلاتی اعصابی وعضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے علامات ظاہر ہوتی ہیں، دراصل یہ تمام تصلب جگر وغدد (تسکین محور) کے تحت پیدا ہوتی ہیں، وجہ خاص یہ ہے کہ صفرا کی پیدائش رک جاتی ہے ،اس دوران جگر وغدد (محور) Under Funetion ہوتا ہے، اس میں جان، قوت ،زندگی ہے، مگر اپنا طبعی فعل تغذیہ، تنقیہ اور تصفیہ سرانجام نہیں دے رہا ہوتا ،خون کا قوام بگڑ کر گاڑھا ہو جاتا ہے۔

لہذا علاج وتشخیص کی صورت میں قارورہ میں میٹھا سوڈا دو ماشہ ڈال کر دیکھیں فوراً اُبال آتا ہے یا آہستہ آہستہ، دونوں صورتوں میں آپ تصلب جگر وغدد (تسکین) کو ذہن میں نقش فرمالیں۔ یہ ضروری نہیں کہ جوڑوں میں درد ہو، قبض ہو، بواسیر ہو، کوئی بھی تیزابیت کی علامت موجود ہو، اس دوران جگر پتھر بن جائے ،ایسا ناممکن ہے، جگر انتہائی خرابی پیدا ہونے کے بعد تصلب میں مبتلا ہوتا ہے، یہ اس کی خرابی یا بیماری کی تیسری سٹیج ہوتی ہے، بدن پر سوزش، قلت پیشاب، شدید قبض، گبھراہٹ کا عارضہ موجود ہوتا ہے، اس وقت مریض جس طرف

کروٹ لیتا ہے جگر اسی طرف دھڑم گرتا ہوا معلوم ہوتا ہے، یہ ایک ایسی نوبت ہے جس کا علاج کرنا بڑے معنی رکھتا ہے اور اس سے کوئی شاذ و نادر ہی نجات حاصل کرتا ہے ورنہ دورہ پڑ کر مریض اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے۔

(۳) تصغر جگر و غدد (محور) یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی کو قارورہ قطرہ قطرہ جل کر آ رہا ہو یا سوزاک یا خونی پیچش میں مبتلا ہے ،گھبراہٹ ہوتی ہو، بے چینی ہوتی ہو، بدن کے اندر کسی بھی صفراوی علامت کا آغاز ہو جائے تو آپ تصغر جگر و غدد کے تحت علاج کریں، اس کا بھی ہر علامت کے تحت سکڑ جانا ضروری نہیں ہے۔

جب جگر سکڑ جاتا ہے تو پھر خطرناک علامت ورم جگر ،یرقان، استسقاء ذقی ،گردوں کا فیل ہو جانا، بلڈ یوریا وغیرہ موجود ہوتی ہے، ان علامات کے چند مریض بمشکل سو میں سے پانچ صحت یاب ہوتے ہیں ورنہ اجل لبیک کہہ جاتے ہیں ،جن کا علاج کرنا ہر طبیب کے بس کا روگ نہیں ہے۔ ہر بات کہنا آسان مگر کر کے دکھانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

علامت ہیپاٹائٹس کا منظر!

نئی تحقیقاتی ریسرچ کی نظر میں

ویسے دیکھا دیکھی ہر شاخ طب نے اس علامت کا گارنٹی سے علاج کرنے کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ اخبارات میں بڑے بڑے لمبے چوڑے اشتہارات روزمرہ دیکھنے میں آتے ہیں مگر چھوٹے چھوٹے اشتہارات ان گنت ہوتے ہیں۔

آج کل اکثر لوگوں کا ایک ہی خیال ہے کہ رقم یا پیسہ جہاں سے اور جیسے بھی جلد دستیاب ہو سکتا ہو حلال وحرام کی کوئی تمیز نہیں، چاہے ڈاکہ ڈالنا پڑے، چوری کرنی پڑے، بے انصافی کر کے رشوت کا سہارا لینا پڑے، جوا کھیلنا پڑے، شراب فروشی یا ہیروئن کا دھندہ کرنا پڑے، بہرحال ہر برائی کرنے کے لئے تیار ہیں، چاہے غلط علاج معالجہ کر کے کسی کی جان سے کھیلنا پڑے، پیٹ کے لالچ کی خاطر ہر برائی کرنے کو تیار ہیں، نہ تو خوف خدا ہے اور نہ رحم دلی یا ہمدردی ہے، پس ہر طرف دھوکا ہی دھوکا ہے، مگر یہ دھوکا وقتی و عارضی ہے اور اپنے آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب تصور کرتے ہیں، لیکن، اس کا انجام جو قبر وحشر میں ہوگا، الاماں، اللہ تعالیٰ کی ذات بہتر جانتی ہے، دنیا کے

اندر یہ چند روز کے مزے، جس کا حساب قبر و حشر میں دینا پڑے گا۔

پس ہیپاٹائٹس نہ تو کوئی مرض ہے اور نہ ہی یہ دنیا میں پہلی بار منظر عام پر آیا ہے، بلکہ صدیوں پہلے اطباء کرام نے جگر کی خرابی کا نام تصغرِ جگر رکھا اور آج تک طب کی کتب میں یہ نام نقش ہے، ان کے تجویز کردہ اس نام کو آج تک دنیا بھر کی کوئی طب غلط قرار نہیں دے سکی، بلکہ طب ایلوپیتھی تو اس کی تائید کر رہی ہے کہ علامت سی (C) میں جگر سکڑ جاتا ہے اور یہ بات واقعی درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔

دراصل پہلے پیدائش صفرا کی کثرت سے پتہ بذات خود متاثر ہوتا ہے، جب صفرا کسی طرح خارج نہیں ہونے پاتا تو پتہ کثرت صفرا سے پھیلنے لگتا ہے، پھر اس سے جگر کے غلاف میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے، جس وجہ سے جگر پر ہلکا ہلکا درد رہنے لگتا ہے، جس کا احساس مریض ہمہ وقت کرتا رہتا ہے، اگر جگر کو ذرا سا دبایا جائے تو درد محسوس ہوتا ہے، سانس قدرے تنگی سے آنے لگتا ہے اس دوران جگر (محور) اپنا طبعی فعل تو سرانجام دے رہا ہوتا ہے مگر بائیں جانب لیٹنا مشکل ہو جاتا ہے، یہ علامت ہیپاٹائٹس کا پہلا مرحلہ یا پہلا درجہ ذہن نشین فرمالیں۔

اس کے پیدا ہونے کے کئی اسباب ہیں، اس میں دوا، غذا

اور زہر بھی شامل ہیں، بشرطیکہ یہ صفراوی مزاج کی حامل ہوں، علاوہ ازیں جگر و خون میں صفراوی غلیظ مادوں (سوزاکی زہر) جمع ہو جانا، جس سے خون کا قوام بگڑ کر خراب ہو جاتا ہے اور محور اپنا طبعی فعل تغذیہ، تنقیہ اور تصفیہ صحیح طور پر سرانجام نہیں دیتا۔

محور کے ابتدائی مرحلہ کے دوران مریض علاج کرانے میں کوتاہی کر جائے یا پھر کوئی عطائی غلط ادویہ دے کر مریض کا بیڑا غرق کر دے، ایسی صورت میں مرض کا ابتدائی مرحلہ ختم اور سوزش محور کے اندر ورم کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور ہمہ وقت بخار رہنے لگتا ہے، جگر کا یہ ورم کبھی جگر کے اوپر والے حصہ (محدب جگر) پر ہوتا ہے اور کبھی جگر کے نچلے حصہ (مقعر جگر) پر ہوا کرتا ہے۔

ورم کی صورت میں جگر کے دونوں حصوں کی علامات

اگر ورم محور کے اوپر والے حصہ (محدب جگر) میں ہوگا تو بخار کے ساتھ کھانسی و تنگی سانس کی شکایت کے علاوہ قارورہ کرنے میں تنگی لازمی ہوگی، یعنی پیشاب جل کر اور کم مقدار میں آئے گا، مقام جگر پر سرخی و سوزش ہوگی، مریض رات سو کر جب صبح اٹھتا ہے تو چہرہ پر سوزش نمایاں ہوتی ہے۔

۲۔اگر ورم محور کے نچلے حصہ میں ہوگا تو بخار کے ساتھ
مزید علامات ہچکی، ابکائی اور قبض لازمی ہوگی، ایسے مریض کے ہاتھ
وپاؤں اکثر ٹھنڈے رہتے ہیں، اگر اس مرحلہ میں بھی درست علاج نہ
ہوا تو پھر غلط علاج کی وجہ سے پتہ (مرارہ) میں جمع ہونے والا صفرا
دوران خون میں شامل ہو جاتا ہے جس سے ابتدائی علامات سوالقینہ
پیدا ہو جاتی ہے، جب کسی وجہ سے اس علامت کا غلط علاج کیا جاتا ہے تو
علامت یرقان کو دکر سامنے آجاتی ہے، قارورہ کی مقدار اور بھی کم ہو جاتی
ہے، آنکھیں، چہرہ اور بدن زرد ہو جاتے ہیں، اس دوران مریض کا
سر درد کرتا ہے اور چکر بھی آتے ہیں، گھبراہٹ ہونے کے علاوہ رات کو
بے چینی بہت ہوتی ہے، نیند نہیں آتی، گاہے ہاتھ وپاؤں سونے کی
شکایت بھی ہوتی ہے، ایسی صورت میں مریض ذہنی تناؤ کا شکار ہو جاتا
ہے، اگر اس موقع پر بھی درست علاج نہ ہو سکا تو پھر مریض علامت
استسقاء ذقی (پیٹ میں پانی پڑ جانا) میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

یہ مرض کا تیسرا مرحلہ یا درجہ ہوتا ہے، اس دوران اس
علامت کا علاج عام طبیب یا حکیم کے بس کا روگ نہیں ہے، مگر علاج
کرنے کے لئے سبھی تیار ہیں، دیکھا جائے گا مریض مرتا ہے تو

مر جائے، تجربہ تو ہو جائے گا۔

ایک تعجب خیز بات یہ ہے کہ اگر کسی ایلوپیتھی سپیشلسٹ سے کسی مریض کا علاج درست نہ ہونے پائے تو وہ اپنے سے سینئر کے پاس روانہ کر دیتا ہے اور ساتھ اپنا تجویز کردہ نسخہ بھی بھیجتا ہے، ان کے مقابلہ میں آج کا طبیب مریض کو اپنی تجربہ گاہ بنائے رکھتا ہے اور کسی دوسرے قابل طبیب کے پاس بھیجنا اپنی توہین سمجھتا ہے اور ایسے چور طبیب نے نسخہ تو کیا بتانا ہوتا ہے مریض کا بیڑا غرق کر دیتا ہے، مریض تنگ آ کر خود بھاگ جائے تو ٹھیک ورنہ وہ خود اس کی جان چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے، جب تک کہ وہ مر نہ جائے، خدا ایسے طبیبوں کو ہدایت دے، پھر بات وہی کہ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔

لہذا! محور اپنی اس آخری سٹیج پر سکڑ جاتا ہے جو کہ ایک خطرناک علامت ہے، ایسی حالت میں گردے بھی سکڑ جاتے ہیں، قارورہ کا بننا اور خارج ہونا نہ ہونے کا نظام معطل ہو جاتا ہے، تمام بدن سوج کر گپا بن جاتا ہے، خون کی بہت کمی ہو جاتی ہے، پیپ براستہ قارورہ بکثرت خارج ہونے لگتی ہے، کریٹے نین اور یورک ایسڈ بہت بڑھ جاتا ہے اور اپیتھل سیلز بکثرت خارج ہونے لگتے ہیں ایسے موقع پر

مریض کی زندگی کشمکش میں ہوتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بقیہ زندگی ہوتو کسی قابل طبیب کے ہاتھ سے شفاء ہو جاتی ہے ورنہ جہان فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بیان علامت تصلب جگر وغدد ۱

Enlargment of the lier(ہیپا ٹائٹس بی)

اس علامت سے مراد محور کا اپنی اصلی حالت کے برعکس سخت وٹھوس شکل اختیار کر جانا ہے۔ مگر ایسی بات ہرگز نہیں ہے کہ جگر (محور) فوراً ہی تصلب (ٹھوس حالت) میں نظر آنے لگے بلکہ اس نوبت تک پہنچنے کے لئے جگر کو تین مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے تب جا کر اصل تصلب ظاہت ہوتا ہے، بہرحال جملہ علامات تصلب جگر کے تحت ہی پائی جاتی ہیں، تصلب کیا ہے؟ دوسرے لفظوں میں یہ تسکین جگر کا نام ہے۔

یاد رکھیں! تصلب بدن کے کسی بھی حصہ پر ہو یا براہ راست جگر پر ہو اس کا سبب سردی ہوا کرتا ہے، قانون قدرت کے مطابق ہر چیز سردی سے سکڑتی ہے، جب محور میں سکیڑ پیدا ہونے لگتا ہے تو پھر اس کے ساتھ تمام غدد اور غشائے مخاطی بھی متاثر ہونے لگتے ہیں، ایسی

حالت میں جگر اپنے عمل میں انڈر فنکشن ہوتا ہے، پس! محور اپنی اس خرابی کی بنا پر اپنا طبعی فعل تغذیہ، تصفیہ اور تنقیہ صحیح طور پر سرانجام نہیں دیتا، جس وجہ سے جسم میں خمیر و تعفن پیدا ہو کر خون کے اندر بواسیری زہر پیدا ہو جاتی ہے، پھر جگر و غدد (محور) اپنے حجم میں بڑھنے لگتے ہیں، مگر یہ ٹھوس حالت میں ہوتے ہیں، نظام ہضم بگڑ جاتا ہے، اکثر قبض و گیس کی شکایت رہتی ہے، بدن کی رنگت سیاہ ہونے لگتی ہے، خون کی پیدائش رک جاتی ہے، گردے بھی اپنا طبعی فعل ترک کر دیتے ہیں جس وجہ سے قارورہ میں چربی، کیلشیم، پیپ اور سرخ ذرات خون بکثرت خارج ہونے لگتے ہیں، بالآخر بے شمار تیزابیت کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

پس یہاں پر ایک بات ذہن نشین فرمالیں کہ اگر قارورہ میں میٹھا سوڈا ڈالنے سے ابال آجائے تو پھر آپ علاج تصلب جگر کے تحت ہی کریں گے، خواہ علامات کچھ بھی ہوں، آپ یہ انتظار نہ کریں کہ جب تک جگر پتھر نہ بن جائے اس وقت تک تصلب کے تحت علاج نہیں کریں گے، جب جگر کا تصلب مکمل طور پر قائم ہو جاتا ہے تو پھر یہ مرض کا تیسرا مرحلہ ہوتا ہے، ایسے وقت میں مریض کی زندگی جان جوکھوں

میں ہوتی ہے، شاذ و نادر ہی کوئی مریض تندرست ہوتا ہے ورنہ پندرہ بیس دن حد ایک مہینہ کے اندر مر جاتا ہے۔

نوٹ: یہ بات ذہن سے نکال دیں کہ امراض کی تشریح کی جاری ہے مگر موقع پر نسخہ جات نہیں ہیں، جملہ امراض کا کامیاب علاج کرنے کے لئے آخر پر فارما کوپیا اور تیر بہدف نسخہ جات پیش کر دیئے ہیں لہذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، خدا ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

بیان ضعف جگر و غدد (ہیپا ٹائٹس اے)

Increas ment of the liver

جگر کا تیسرا فعل یا حالت، محور اپنی اس حالت میں پھیل جاتا ہے، جس کا دوسرا نام ضعف جگر و غدد ہے، اس حالت کو بھی عظم جگر کہا جاتا ہے مگر یہ اپنی اس حالت میں نرم و پلپلا ہوتا ہے اور لمبائی کی حالت میں بڑھتا ہے، ایلوپیتھی میں اسے انلار جمنٹ آف دی لیور کہا جاتا ہے، محور اپنی اس حالت میں اپنا طبعی فعل سرانجام نہیں دیتا بلکہ خلاف صحت خون میں اپنی بلغمی رطوبات بکثرت شامل کر دیتا ہے، جس وجہ سے وہ اپنا قدرتی فعل تغذیہ، تصفیہ اور تنقیہ ادا کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے، پس

خون میں غلیظ بلغمی مادوں کی کثرت کی وجہ سے اور کچھ غلط علاج کی وجہ سے مریض استسقاء لحمی میں پھنس جاتا ہے۔ایسی صورت میں قارورہ کی مقدار بہت قلیل ہوتی ہے، بدن خمیرے آٹے کی طرح یا ڈبل روٹی کی طرح پھول جاتا ہے،ان علامات کا نام ہیپاٹائٹس اے A ہے۔

یاد رکھیں! استسقاء لحمی بھی جگر وغدد (محور) کا تیسرے درجے کا مرض ہے جو کہ بہت خطرناک علامت ہے،اس کا علاج تو ہر طبیب شروع کر دیتا ہے، جب بات نہیں بنتی تو پھر شرم کے مارے آگے روانہ کر دیتا ہے، جبکہ اس علامت کا علاج کرنا انتہائی مشکل کام ہے، یہ بھی عام طبیب کے بس کا روگ نہیں ہے۔ جب میں یہ الفاظ لکھتا ہوں کہ یہ عام طبیب کے بس کا روگ نہیں ہے تو کئی دوست سخت ناراض ہو جاتے ہیں، میرا یہ چیلنج ہے کہ پاکستان میں جس طبیب نے استسقاء لحمی کا کامیاب علاج کیا ہو اور مریض موقع پر زندہ ہے تو براہ کرم مجھے اس کا مکمل پتہ تحریر کر کے مطلع فرمائیں، میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

یاد رکھیں تصلب جگر، تصغر جگر اور ضعف جگر وغدد کے تیسرے درجہ کی علامت کا کامیاب علاج کرنا، دنیا میں کسی معجزہ سے کم نہیں ہے، ہاں مریض کی زندگی بقیہ رہتی ہو اور طبیب بھی ایسا ہو تو عین

ممکن ہے قدرت طبیب کو کامیابی سے ہمکنار کردے، ورنہ میرے جیسے طالب علم کی کیا بساط، ہمہ وقت قدرت کے آگے سرنگوں رہتا ہوں، اے اللہ جس بات کی سمجھ نہیں، کامل سمجھ عطاء فرما، تو میری کم علمی کو نہ دیکھ، میرے ذہن کو فراخی عطا فرما اور صحیح معنوں میں علاج معالجہ کرنے کی سمجھ وشعور عطا فرماء اپنے خاص فضل وکرم سے علم طب میں مہارت وکامیابی عطاء فرما، اے اللہ! تیری رحمت بہت وسیع ہے اور تبسم بھی تیری رحمت کی آس لگائے بیٹھا ہے۔

نئی تحقیقاتی ریسرچ اور علامت شوگر

نئی تحقیقاتی ریسرچ کے مطابق ان گنت مریضوں سے واسطہ پڑا اور عجیب وغریب علامات وامراض دیکھنے میں آئے۔ مریض خواہ کسی بھی مزاج میں مبتلا تھا یا کسی بھی علامت میں پھنسا ہوا تھا، جب بھی ان کا علاج کیا گیا تو ہر صورت جگر وغدد (محور) کو ہی درست کرنا پڑا، لہذا روزمرہ کے تحقیقی مشاہدہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جب تک کوئی طبیب یا ڈاکٹر جگر وغدد (محور) کے عمل یا فعل کو نہیں سمجھتا، درست علاج کرنا ناممکن ہوگا۔

اس لئے ہم نے بار بار سمجھانے کی سعی کی ہے کہ جگر کے

تین فعل ہیں، ایک اس کا قدرتی فعل ہے (ذاتی تحریک) جب یہ اعتدال پر ہوتا ہے تو انسان صحت مند، چست وچالاک، ذہین اور اپنے کاروبار میں مصروف کار ہوتا ہے، مگر جب کسی وجہ سے اپنے اعتدال سے تجاوز کر جائے تو پھر یہ اپنے ردعمل کی صورت میں سکڑنے لگتا ہے، اس حالت کا نام تصغر جگر وغدد ہے جس سے صفراوی امراض پیدا ہونے لگتے ہیں، اگر صفرا تو پیدا ہو رہا ہو مگر اس کا اخراج بند ہو تو ایسی صورت میں سوزاکی زہر پیدا ہو کر خون میں شامل ہو جاتی ہے، جس سے کئی خطرناک علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں جن کی تشریح پہلے ہو چکی ہے۔

جس طرح جگر کے تین فعل ہیں اسی طرح شوگر بھی تین قسم کی ہوتی ہے، جگر کے تین فعل درج ذیل ہیں۔ ا۔ ضعف جگر وغدد، ۲۔ تصلب جگر وغدد۔ ۳۔ تصغر جگر وغدد۔ قانون ثلاثہ والے اس کو اس طرح سمجھ لیں، نمبر ایک سے مراد اعصابی تحریک یعنی بلغمی امراض، نمبر دو سے مراد تیزابیت وسوداوی قسم کے امراض، نمبر تین سے مراد صفراوی امراض ہیں، اسے اس طرح سمجھ لیں، نمبر ا: آتشکی زہر۔ نمبر ۲: بواسیری زہر۔ نمبر ۳: سوزاکی زہر۔

چونکہ بدن کے اندر عضلاتی تحریک اور اعصابی تحریک کا

کوئی وجود نہیں ہے، یہ تمام امور صرف جگر و غدد ہی سرانجام دیتے ہیں، اس لئے ان کے موجودہ فعل یا حالت کے مطابق علاج کرنا درست ہوگا، پس نمبر ایک کی تشریح پیش خدمت ہے۔

ضعف جگر و غدد کا اصل بنیادی سبب ایسی اغذیہ، اشیاء اور زہر جن کا مزاج تر گرم سے تر سرد تک ہو ان کے کثرت استعمال سے ضعف جگر، ضعف گردہ و مثانہ کا عارضہ ہو جاتا ہے، اس دوران اگر جگر و غدد نارمل حالت پر قائم رہیں تو پھر عام قسم کی علامات، نزلہ وزکام، اسہال، بخار اور دیگر کئی بلغمی علامات ظاہر ہوتی ہیں، مگر جب اس کے فعل میں شدت پیدا ہو جائے تو پھر آتشکی زہر سے خون آلودہ ہو جاتا ہے اور کئی خطرناک امراض پیدا ہونے لگتے ہیں، مثلاً شوگر حقیقی سے کثرت پیشاب اس قدر کہ ادھر پانی پیا دوسری طرف فوراً پیشاب آجاتا ہے، مریض جتنا بکثرت پانی پیتا ہے، اتنا ہی زیادہ قارورہ آتا ہے، مریض کا منہ خشک ہوتا ہے جس وجہ سے بار بار پانی پینے کی حاجت ہوتی ہے، مریض بدن میں آگ سی محسوس کرتا ہے۔

امراض شوگر یا علامت شوگر کو سمجھنے کے لئے ذیل میں مختصر سا افعال جگر پر غور فرمالیں۔

افعال جگروغدد۔۔۔۔۔ایک نظر میں

1۔جگر کا سب سے پہلا کام صفرا پیدا کرتا ہے۔

2۔بھوک کے وقت صفرا جگر سے نکل کر پتہ (مرارہ) میں جمع ہو جاتا ہے۔

3۔پھر ہضم کے وقت پتہ سے نکل کر چھوٹی آنت (بارہ انگشتی) میں چلا جاتا ہے، پھر یہ آنتوں کے عمل میں مدد دیتا ہے۔

4۔جگر حیوانی نشاستہ بھی تیار کرتا ہے اور یہ عمل اس طرح ہوتا ہے کہ جب آنتوں کا غذائی نشاستہ شکر انگوری میں تیار ہو کر بذریعہ خون جگر میں جاتا ہے تو جگر اسے حیوانی نشاستہ کی شکر میں تبدیل کر دیتا ہے، پھر یہ شکر خون میں مل کر بدن میں پہنچ کر توانائی اور حرارت پیدا کرتی ہے،

5۔جگر پیشاب تیار کرتا ہے جو گردوں کے راستے خارج ہوتا ہے اور جگر اپنے اس عمل کے ساتھ حرارت بدنی کو بھی قائم رکھتا ہے،

6۔بدن میں خون کے سفید ذرات پیدا کر کے پھر ان کو سرخ ذرات میں تبدیل کرتا ہے۔

7۔جگر ایک خاص باطنی رطوبت پیدا کرتا ہے جو کسی نالی کے

ذریعے خارج نہیں ہوتی بلکہ جگر کا ہی جزو بن کر دوران خون میں شامل ہو جاتی ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں بدن کے اندر خبیث رسولیاں اور سرطان وغیرہ نہیں بنتے۔

8۔ جگر بدن میں غذائی زہروں کو چھاننے کی ایک بہت بڑی چھلنی ہے اور خون کو نہایت شفاف بنا دیتا ہے، گویا یہ زہروں کے فضلات کو چھاننے، جلانے اور حرارت پیدا کرنے کی قدرتی چھلنی و بھٹی ہے جو کارآمد چیزوں کو رکھنے کا بہت بڑا گودام ہے۔

اب علامت شوگر کی طرف آتے ہیں، جب جگر و غدد میں شدید ضعف پیدا ہوتا ہے تو غدد نا قلہ کا منہ فراخ ہو جاتا ہے، اور اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا منہ بند کرنے کے قابل نہیں رہتے، گاہے پیشاب بلا ارادہ بھی نکل جاتا ہے، جیسے جیسے مریض ٹھنڈا پانی زیادہ پیتا ہے معدہ میں سوزش پیدا ہوتی جاتی ہے، جس کا انجام خشکی اور خشکی کی کثرت سے کثرت پیاس کا عارضہ شروع ہو جاتا ہے، چونکہ معدہ میں [سر]دی کی وجہ سے سوزش پیدا ہو جاتی ہے جس سے بار بار پیاس لگتی ہے، [مر]یض بھی بار بار ٹھنڈا پانی کا اصرار کرتا ہے، جس سے تکلیف مزید بڑھ [جا]تی ہے، بعض دفعہ قارورہ میں شوگر نہیں ہوتی مگر قارورہ بکثرت آرہا

ہوتا ہے، اسے آپ حقیقی شوگر کا آغاز تصور کریں۔

غذائی علاج: ابتدا میں سرد خشک اغذیہ اور ادویہ دیں۔ خاص طور پر ترش اشیاء اچار، لیموں کی سکنجبین، املی آلو بخارا کا زلال شیریں کر کے دیں، جامن، فالسہ، ٹماٹر، انگور، بیر، مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

دیگر نسخہ جات آخر پر فارما کوپیا میں ملاحظہ فرماویں۔ معاون نمبر۲ کیپ سول بھی از حد مفید و مجرب ہیں۔

نوٹ: ضعف جگر و غدد کی شدید صورت میں شوگر نہ ہو تو پھر ہیضہ، سرسام، استسقاء لحمی جیسی علامات میں سے کوئی ایک ضرور ظاہر ہوتی ہے، یہ بھی انتہائی خطرناک علامات ہیں۔

دو تین ایسے مریضوں سے واسطہ پڑا جن کو سر درد کی شکایت تھی اور کئی ڈاکٹروں اور طبیبوں سے سر درد کا علاج کرواتے رہے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، جب میرے پاس آئے تو تشخیص کرنے پر پتہ چلا کہ علامت سرسام میں مبتلا ہیں، جب اس کے مطابق دوا دی گئی تو اللہ کے فضل سے پہلی خوراک سے ہی درد ختم ہو گیا، دو تین دن کے علاج سے تندرست ہو گئے۔ نسخہ قوی باطنیہ کتاب دستور مطب والا دیا گیا۔

دراصل حقیقت یہ ہے کہ ضعف جگر وغدد کی صورت میں لبلبہ کے اندر تسکین پیدا ہو جاتی ہے اور انسولین بنانا چھوڑ دیتا ہے تو حقیقی شوگر کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے۔

تصلب جگر وغدد (تیزابیت) سے علامت شوگر

(2) تصلب جگر وغدد کی حالت میں غدد ناقلہ میں تسکین پیدا ہونے سے غیر حقیقی شوگر کا آغاز ہو جاتا ہے، یہ شوگر زیادہ تر خون کے اندر ہی بڑھتی چلی جاتی ہے، قارورہ مقدار میں کم اور سرخ رنگ کا آتا ہے، ایسا مریض دائمی قبض کا بھی شکار رہتا ہے۔

(3) تصغر جگر وغدد (صفراوی شوگر) جگر کی اس حقیقی تحریک میں لبلبہ سکڑ جاتا ہے اور انسولین بننے کا عمل رک جاتا ہے تو پھر بھی غیر حقیقی شوگر خون کے اندر جمع ہونے لگتی ہے، کبھی غدد ناقلہ بھی سوزش ناک ہو جاتے ہیں جس وجہ سے ہائی بلڈ پریشر کے ساتھ شوگر بھی کافی مقدار میں خون کے اندر پائی جاتی ہے، قارورہ جل کر اور مقدار میں بہت کم آتا ہے، رنگت زرد ہوتی ہے، پانی بکثرت پینے سے اکثر مریضوں کا قارورہ سفید رنگ کا آیا کرتا ہے، مگر مقدار میں کم ہوتا ہے، دیکھنے میں بظاہر اعصابی معلوم ہوتا ہے اگر قارورہ میں P.H.10 کا

ٹکڑا ڈالا جائے تو رنگت نمبر ۵، نمبر ۶ ملتی ہے جو کہ غدی اعصابی تحریک پر دلالت کرتی ہے، یعنی جگر اس وقت اوور فنکشن حالت میں ہوتا ہے، بلکہ جگر (محور) کے غیر طبعی فعل کے نتیجہ میں تین طرح کی ہوتی ہیں۔

جگر میں ضعف پیدا ہو جائے تو شوگر حقیقی، اگر جگر میں تصلب پیدا ہو جانے کا آغاز ہو جائے تو شوگر غیر حقیقی تیزابیت کی وجہ سے خون میں جمع ہونے لگتی ہے۔

اگر جگر و غدد اپنے طبعی فعل کی وجہ سے سکڑنے لگ جائیں تو پھر صفراوی شوگر کا خون کے اندر اجتماع ہونے لگتا ہے، گویا نمبر ا۔ اعصابی شوگر، نمبر ۲۔ عضلاتی شوگر، نمبر ۳۔ غدی شوگر، یہ تین طرح کی ہوتی ہے۔

درست علاج کرنے کے لئے ہمیں جگر کو اس کے طبعی فعل پر واپس لانا ہوگا، اگر کوئی صاحب یہ کہے کہ جگر اپنی اصلی حالت طبعی پر کیسے آ سکتا ہے، ایسا ناممکن ہے تو یہ اس کی کم علمی اور نا تجربہ کاری کا پیش خیمہ ہوگا، دنیا بھر کی کوئی گاڑی بھی کہیں پھنس جائے تو اسے ریورس گیئر لگا کر نکال لیا جاتا ہے، آپ بھی ریورس گیئر لگا دیں، پس درست و صحیح کامیاب علاج کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر خون کے اندر تیزابیت کا

غلبہ ہے تو بذریعہ بھل صفائی نمبر ۵، اس کا اخراج کریں، اس کے بعد
معاون نمبر ا کیپ سول صبح، دوپہر اور رات ایک عدد ہمراہ دودھ
کھلادیں، جب مریض کی طبیعت اعتدال پر آجائے تو مقوی دوا دیں۔

اسی طرح بدن میں خون کے اندر صفراوی رطوبت شامل
ہونے سے خون کا مزاج بگڑ گیا ہو تو ایسی صورت میں پہلے بذریعہ بھل
صفائی نمبر ۶ صفرا کا اخراج کریں، تاکہ جگر و گردے صاف ہو جائیں،
اس کے بعد حسب قاعدہ وکلیہ تر گرم وتر سرد اغذیہ وادویہ سے علاج
کریں، آب مولی بمعہ پتہ تقریباً ایک گلاس نکال کر پھر اس میں قلمی
شورہ ایک ماشہ، جوکھار نصف ماشہ حل کر کے صبح، دوپہر تین دن تک
متواتر پلادیں، شوگر نل ہوگی۔ ان شاءاللہ،

اگر شوگر تصلب جگر و غدد (تیزابیت) کی وجہ سے ہو تو آب
کریلا ایک گلاس قدرے نمک ملا کر صبح اور دوپہر تین بجے پلانے سے
تین چار دن میں نل ہو جاتی ہے، اگر بلڈ پریشر ہائی ہو تو نمک کی بجائے
جوکھار ملالیں۔

نوٹ: عضلاتی شوگر اور صفراوی شوگر کو پہلے معاون نمبر ا
کیپ سول سے نارمل کریں، حسب موقع وضرورت آب کریلا یا آب

مولی بھی پلادیں، اس کے بعد مکمل کنٹرول کرنے کے لئے اکسیر نمبر۱،
خوراک ایک ماشہ صبح خالی پیٹ ہمراہ دودھ ،دوسری خوراک رات
سوتے وقت دیں۔

اسی طرح اکسیر نمبر۲ کی ایک خوراک دن بارہ بجے دوسری
دن چار بجے ہمراہ پانی دیں، یہ دونوں نسخے فارماکوپیا میں ملاحظہ
فرمائیں، جب شوگر مکمل طور پر کنٹرول ہوجائے تو بدن میں قوت
مدافعت پیدا کرنے کے لئے جگر کی حالت کے مطابق مقوی عضلات یا
مقوی غدد دیں، تاکہ مرض دوبارہ نہ ہونے پائے۔

بعض طبیب درست علاج کر لیتے ہیں مگر چند دنوں کے
بعد مرض دوبارہ ہوجاتا ہے، اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ وہ حسب
موقع مقویات کو استعمال میں نہیں لاتے۔

نوٹ: اگر علامت شوگر کے دوران مریض کا بلڈ پریشر
ہائی نہ ہو تو پھر میٹھا بند نہ کریں اور چینی کی بجائے گڑ یا شکر کا استعمال مفید
رہتا ہے۔

عام طور پر شوگر پر فوری کنٹرول کرنے کے لئے رسونت
مصفیٰ خالص اور سفوف افسنتین برابر وزن ملا کر حب بقدر نخود بنا دیں،

ایک صبح ایک رات ہمراہ پانی بعد از غذا دیں۔

۲۔ اندر جو تلخ اور مغز بادام برابر وزن پیس کر سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: نصف ٹی سپون صبح و شام بعد از غذا ہمراہ پانی۔

یہ دونوں نسخے ریورس گیئر کا کام کرتے ہیں، میٹھا، گڑ، شکر کھانے کے باوجود شوگر خون میں نہیں بڑھے گی، مگر ان کے دوران استعمال ہی حسب قاعدہ وکلیہ مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق درست علاج جاری رکھیں، کم از کم ڈیڑھ ماہ تک متواتر دوائی کھلا کر مقویات کو استعمال میں لا کر مریض کو مستفید کریں، ان شاء اللہ علاج میں ناکامی نہیں ہوگی، بشرطیکہ مریض مکمل پرہیز کرے اور طبیب بھی مریض کو موجودہ حالت کے مطابق درست و صحیح اغذیہ کا انتخاب کرے اور اللہ تعالیٰ بھی مخلص اور اپنے نیک کام کے سچے لوگوں کا ساتھ دیتا ہے اس لئے یقینی فائدہ ہونے میں شک نہیں ہونا چاہئے۔

پراسٹیٹ گلینڈز کا بڑھ جانا

(یعنی غدہ قدامیہ کا عظم وغیرہ)

یہ علامت تصلب جگر و غدد (تیزابیت) کی وجہ سے ہوا کرتی ہے، یہاں پر تصلب جگر سے مراد یہ ہے کہ جگر کے اندر تیزابیت

کے غلیظ مادے جمع ہو رہے ہیں، جس وجہ سے یہ اپنے فعل میں انڈر فنکشن ہو جاتا ہے اور اپنا طبعی فعل تغذیہ، تصفیہ اور تحقیہ صحیح طور پر سرانجام نہیں دے رہا ہوتا۔ کبھی مقامی طور پر غدہ قدامیہ پر تصلب کا عمل شروع ہو جائے تو پھر اس میں عظم پیدا ہونے لگتا ہے اور غدد ناقلہ قارورہ کی نالی کا منہ تنگ ہونے کی وجہ سے قارورہ رُک رُک کر قطروں کی شکل میں جل کر آتا ہے، گاہے وہاں پر شدید جلن بھی ہوتی ہے، مریض کو پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے مگر وہ پیشاب کرنے بیٹھتا ہے تو بہت قلیل مقدار میں درد و جلن کے ساتھ آتا ہے، اس علامت میں خشکی گرمی و گرمی خشکی کا غلبہ ہوتا ہے، جس کا درست علاج کرنے کے لئے ہمیں گرم تر و تر گرم اور تر سرد اغذیہ وادویہ سے کام لینا چاہئے، تمام تیزابیت پیدا کرنے والی اغذیہ اور ادویہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے، درست علاج کرنے کے لئے دوا معاون نمبر ا کیپ سول صبح دوپہر اور رات ہمراہ شربت اکسیر جگر یا شربت بزوری سے دیں، اس علامت سے نجات پانے کے لئے بے شمار تیر بہدف نسخہ جات قدرت نے عطاء کئے ہیں۔

نسخہ یہ ہے: قلمی شورہ ایک پاؤ لے کر لوہے کی کڑاہی میں ڈالیں، نیچے آگ جلائیں اور اوپر سے پوست ریٹھا نصف پاؤ لے

کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں جب مکمل جل کر دھواں ختم ہو جائے تو آگ بند کر دیں، ٹھنڈا ہونے پر پیس لیں۔

مقدار خوراک: آدھا تا ایک ماشہ ہمراہ شربت بزوری معتدل یا دودھ کی لسی سے دن میں تین تا چار مرتبہ دیں، کشتہ ہڑتال ورقیہ شیر مدار سے تیار شدہ بھی فوری مؤثر ہے۔

مقدار خوراک: نصف چاول، ملین نمبر ا ایک ماشہ میں ملا کر صبح و شام ہمراہ شربت بزوری دیں، علاوہ ازیں ملین نمبر ۵ ایک ماشہ، تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر، ملین نمبر ا ایک ماشہ، یہ مرکب بھی ہمراہ شربت بزوری یا دودھ کی میٹھی لسی سے کھلانا نہایت تیر بہدف ثابت ہوتا ہے ،لہذا مندرجہ بالا کوئی ایک نسخہ مکمل یقین کے ساتھ مریض کو دیں، یقینی فائدہ ہوگا۔ ان شاء اللہ

بیان علامت بواسیر

دراصل علامت بواسیر جو کہ دو قسم کی ہوا کرتی ہے، نمبر ا۔ ریاحی بواسیر یا بادی بواسیر، نمبر ۲۔ خونی بواسیر، یہ دونوں علامتیں تصلب جگر و غدد کے تحت پیدا ہوتی ہیں، تصلب جگر کے تحت صرف بواسیر ہی نہیں بلکہ انگنت و بے شمار علامات وقتاً فوقتاً جس قدر بواسیری زہر خون

کے اندر شامل ہوتی ہے، پھر اس میں جس قدر شدت وخفت پیدا ہوتی ہے اس کے مطابق علامات کا بدن کے مختلف مقامات پر ظہور ہونے لگتے ہیں۔

مثلاً انجائنا، درد قلب، مالیخولیا، تپ دق، ٹی بی، دائمی قبض، سدے پڑنا، ورم زائدہ اعور، درد اپنڈیکس، وجع المفاصل، گیٹھیا نقرس، کینسر و سرطان، گلٹی پستان، سر درد سوداوی، بند نزلہ، عسر البلاع، ہچکی، سینہ معدہ اور معدہ کی نالی میں جلن، السر معدہ، سرطان قلب، سرطان معدہ، اختلاج القلب، اخراج خون، استسقاء طبلی، ترش ڈکار آنا، یرقان اسود، ہیپاٹائٹس بی، عظم جگر ٹھوس، درد گردہ ریاحی، گردہ میں پتھری ہونا، احتلام، کثرت حیض، رحم کا چھوٹا ہونا، ہائی بلڈ پریشر، رحم کی خارش ہونا، دایاں درد رینگن، حقیقی نامردی، وقت خاص پر ڈھیلا پن وغیرہ، تحجر المفاصل، خشک خارش، چنبل، داد، ہاتھ و پاؤں کا پھٹ جانا، بدن سے چھلکے اترنا، بالچر، گنجا پن، بالوں کا پھٹنا، چہرہ پر سیاہ دھبے ہونا، بدن کی رنگت سیاہ ہونا، سیاہ رنگ کا پخانہ آنا، وغیرہ۔

ان کے علاوہ بھی کئی قسم کی عجیب وغریب خطرناک علامات بھی سامنے آسکتی ہیں، جن کا ذکر نہیں کیا گیا، اگر مندرجہ بالا علامات کی

مفصل تشریح کی جائے تو پھر بہت بڑی ضخیم کتاب بن جائے گی، جسے
عام آدمی خرید نہیں سکے گا، اس لئے چند خاص مشہور و معروف علامات کا
تذکرہ پیش کیا جا رہا ہے،

ایک بات ذہن نشین فرمالیں، تصلب جگر و غدد کے
باعث بدن کے اندر جتنے بھی امراض یا علامات مختلف مقامات پر پیدا
ہوتی ہیں یا ہوں گی، سبب سب کا ایک ہی (تیزابیت) ہے یا اس طرح
سمجھ لیں کہ جب بوجہ تیزابیت (بوسیری زہر) خون کے اندر غلیظ و فاسد
مادے جس قدر شامل ہوں گے اور خون کا جس قدر قوام خراب ہوگا، پھر
اس کا جسم کے جس حصہ پر ٹھہراؤ ہوگا اسی کے مطابق موقع پر علامت
موجود ہوگی، چونکہ ایسے موقع پر صفرا کی پیدائش رکی ہوئی ہوتی ہے جس
وجہ سے غذائی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے، پھر جگر اپنا طبعی فعل تغذیہ،
تصفیہ اور تنقیہ صحیح طور پر سرانجام نہیں دیتا، خشکی کا دور دورہ ہوتا ہے، بدن
کے جس حصہ پر خشکی غالب ہو جائے اسے کے مطابق علامت ظاہر ہو
جاتی ہے، پھر ان علامتوں کو مختلف امراض کا نام دیا جاتا ہے، جیسا کہ
اوپر نام دیئے گئے ہیں۔

اب آپ خود ہی غور فرمالیں کہ تمام علامات کا سبب (بواسیری

زہر) تیزابیت ہے، مگر اطباء اکرام قدیم وجدید نے مختلف مقامات پر ظاہر ہونے والی ہر علامت کا علاج کرنے کے لئے کئی قسم کے نسخے پیش کئے ہیں، اسی وجہ سے ہر طبیب کو کئی قسم کے نسخے بنانے پڑتے ہیں اور طبی کتب بے شمار نسخہ جات سے بھری پڑی ہیں، ساتھ ہی تحریر ہوتا ہے کہ یہ نسخہ بہت مفید ہی نہیں بلکہ تیر بہدف بھی ہے، تو نوآموز دوست بڑی تگ ودو سے تیار کرتے ہیں جن کا نتیجہ دس فیصد سے اوپر نہیں ہوتا۔ اور پیسہ ومحنت رائیگاں جاتی ہے، کتنے افسوس کی بات ہے کہ یہ سلسلہ صدیوں سے چلا آرہا ہے مگر پھر بھی لکیر کے فقیر ہیں جبکہ نئی تحقیقاتی ریسرچ سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ تیزابیت کا درست علاج کرنے کے لئے ہمیں صفرا پیدا کرنا ہوگا، پھر اتنے لمبے چوڑے اور بے شمار نسخے تیار کرنے کی کیا ضرورت ہے، ہاں دوران علاج یہ بات ذہن میں رکھنا اشد ضروری ہے کہ موقع پر مریض کے بدن (خون) میں صرف حرارت کی ضرورت ہے یا اس کے ساتھ رطوبت (تری) بھی چاہیے، پس اگر یہ بات طبیب کی سمجھ میں آجائے تو پھر ان کا علاج کرنا کوئی اتنا مشکل کام نہ ہے، اگر آ قانون ثلاثہ وقانون اربعہ کی کتب کا مطالعہ کریں تو مندرجہ بالا تمام علامات جن کا ذکر کیا گیا ہے ان کا علاج کرنے کے

لئے دو قسم کے نسخے ملیں گے۔

(۱) خشک گرم (۲) گرم تر یا زیادہ سے زیادہ ان کے مطابق اکسیرات کا اندراج ہوگا اور ان کا بھی یہی مزاج ہوگا۔

نکتہ خاص: تصلب جگر و غدد (محور) یعنی تسکین جگر سے پیدا ہونے والی ابتدائی علامات کا کامیاب علاج کرنے کے لئے گرم خشک مزاج کی ادویہ، اغذیہ اور اشیاء کو استعمال میں لادیں۔

ان علامات کو آپ پختہ قسم کی ٹھنڈی برف سمجھ لیں اور ٹھنڈک تری سے پیدا ہوتی ہے، اس لئے اگر آپ گرم خشک ادویہ میں تر ادویہ ملا کر دیں گے تو بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا، بلکہ مریض کو ذرا بھر بھی فائدہ نہ ہوگا،

ایک سادہ سی مثال حاضر خدمت ہے کہ آٹا گوندھتے وقت اگر کسی عورت سے آٹا میں پانی زیادہ پڑ جائے تو اسے درست کرنے کے لئے وہ عورت مزید خشک آٹا ہی ڈالتی ہے، اگر آٹا میں پانی کی کمی ہو اور اس کا قوام سخت ہو تو پھر وہ پانی ضرورت کے مطابق ڈال کر درست کر لیتی ہے، اس لئے ایک طبیب کو بھی یہ علم ہونا ضروری ہے کہ موقع پر بدن (خون) میں صرف حرارت قائم کرنے کی ضرورت ہے یا اس

کے ساتھ رطوبت صالح کی بھی ضرورت ہے، جب آپ یہ فرق نکال لیں گے یا سمجھ جائیں گے تو پھر بفضل خدا بدن کی کسی بھی علامت کا علاج کرنا مشکل نہ ہوگا، جتنا کہ آج کے طبیب پریشان حال ہیں اس کی بڑی وجہ علم کی کمی اور ناتجربہ کاری ہے۔

تصلب جگر وغدد کے ابتدائی امراض یا علامات کے خاتمہ کے لئے تین نسخے پیش خدمت ہیں ان میں سے کوئی ایک تیار کر کے دکھی انسانیت کی مخلصانہ خدمت سرانجام دیں اور اپنا ذہن شیطانی وسوسوں سے صاف کرلیں، یہ ہرگز نہ سوچیں کہ تبسم نے تین نسخے پیش کئے ہیں ان میں سے کس کا انتخاب کروں، خدا جانے کون سا زیادہ مفید یا مجرب ہے، لہذا اپنی کم علمی یا کم ظرفی کو ختم کرتے ہوئے کوئی ایک تیار کر کے مریض کو مستفید کریں،

نسخہ نمبر 1 : اجوائن دیسی، رائی، تیزپات، تینوں برابر وزن، پھر ان کے برابر گندھک آنولہ سار ملالیں۔

مقدار خوراک: حسب عمر وموقع نصف ماشہ تا ڈیڑھ ماشے دن میں تین تا چار مرتبہ ہمراہ پانی اور بعد میں قہوہ ضرور پلادیں۔

نسخہ قہوہ: اجوائن دیسی ۵ گرام، پودینہ خشک یا تازہ ۵ گرام،

انجیر دو عدد، پانی ایک پاؤ، ابلنے پر باقی نصف رہ جائے، شہد دو چچ ملا کر صبح وشام پلاویں، اگر دوا کے اثرات کو بڑھانا مقصود ہو تو دوا میں خوردنی نمک چوتھا حصہ ملالیں۔

نوٹ: اسی نسخہ کو مزید مؤثر بنانے کے لئے اکسیر نمبر ۴ یعنی پارہ ایک حصہ، گندھک ۷ حصے کا مرکب فی خوراک نصف تا ایک رتی بھر ملا کر دے سکتے ہیں، مگر ایسے امراض یا علامات کا علاج کرتے وقت سب سے پہلے بھل صفائی ضروری ہے، اس لئے بھل صفائی کا نسخہ بھی پیش خدمت ہے۔

پارہ مصفی ۵۰ گرام، گندھک آنولہ سار ۲۰۰ گرام، تارامیرا ایک پاؤ، مغز جمالگوٹہ ۵۰ گرام۔

ترکیب تیاری: پہلے سیماب اور گندھک کی کجلی تیار کریں پھر اس میں جمال گھوٹہ کھرل کریں، اس کے بعد باریک شدہ تارامیرا ڈال کر قدرے پانی کا چھینٹا لگا کر خوب کھرل کریں، رگڑتے رگڑتے دوا میں تیل ظاہر ہوگا، پھر رگڑائی بند کر کے حب بقدر باجرہ تیار کریں، اگر صرف پخانہ لانا مقصود ہو تو پھر دو عدد کھلائیں، اگر بھل صفائی کرنا ہو تو پھر چار تا چھ عدد ہمراہ دودھ نیم گرم کھلاویں،

نسخہ نمبر 2 : چہار اجوائن ۲۰۰ گرام، نمک سیاہ ۵۰ گرام، انگوزہ خالص ۲۰ گرام، اکسیر نمبر ۴ پچاس گرام، آب تھوم ڈیڑھ پاؤ میں کھرل کر کے حب بقدر نخود بنا دیں، اگر اس نسخہ میں زعفران خالص دس گرام شامل کی جائے تو نسخہ ہذا اکسیر صفت بن جاتا ہے، اس لئے دل کی بند نالیوں کو کھولنے اور خون کے اندر جمع شدہ کولسٹرول کو کنٹرول کرنے کے لئے نسخہ ھذا اپنی مثال آپ ہے، جملہ تیزابیت کے امراض وعلامات کے خاتمہ کے لئے قدرت کی عجوبہ نعمت ہے۔

نوٹ: آپ جو بھی نسخہ استعمال کریں اس کے ساتھ قہوہ دینا ہرگز نہ بھولیں۔ شکریہ۔

نسخہ نمبر 3: اجوائن دیسی ۲۰۰ گرام، مرچ سیاہ ۵۰ گرام، ست اجوائن ۱۰ گرام،

ترکیب تیاری: پہلے اجوائن اور مرچ سیاہ کو خوب باریک کریں بعد ازاں ست کو اچھی طرح ملا لیں، بس تیار ہے، زیرو سائز کیپ سول بھر لیں۔

مقدار خوراک: ایک تا دو عدد ہمراہ قہوہ، یا شہد دو تولہ گرم

پانی نصف پاؤ میں ڈال کر استعمال کریں، مندرجہ بالا نسخہ جات بوجہ تسکین جگر ابتدائی امراض کا تیر بہدف علاج ہے۔ ان شاء اللہ

بیان جگر و غدد (محور) کے تصلب کی شدید صورت میں جو علامات و امراض جو بظاہر اپنی آخری سٹیج پر پہنچ گئے ہوں ان حالات میں حرارت کے ساتھ رطوبت صالح کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے، ان کے لئے نسخہ جات حاضر خدمت ہیں۔

نسخہ: ملین نمبر ۵، ایک ماشہ، اصلاح کبد سفوف نصف ماشہ، تریاق نمبر ۶ بیاض عزیز والا دو رتی بھر، دن میں تین مرتبہ دیں۔

ایضاً: ملین نمبر ۶، ایک ماشہ، ملین نمبر ۵، ایک ماشہ، تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر، ملین نمبر ۱ نصف ماشہ، ایسی تین خوراک روزانہ دیں۔

ایضاً: نسخہ معاون نمبر ۱: ہمراہ شربت اکسیر جگر دن میں تین مرتبہ بعد از غذا، ایک ایک کھلانا بہت مفید ہوتا ہے، ان کے ساتھ جوشاندہ (گل سرخ، سونف، سفید زیرہ، چھوٹی الائچی والا) صبح و شام کھانے کے نصف گھنٹہ بعد ضرور پلا دیں۔

نوٹ: دوائی علاج شروع کرنے سے قبل بھل صفائی نمبر ۵ ایک تا دو عدد کھلا کر معدہ، جگر و گردوں کی صفائی کریں [illegible] اسہال آنے

کے بعد گندم کا دلیا کھلا دیں، ورنہ پیٹ میں سدے پڑ جائیں گے، اس لئے احتیاط ضروری ہے، مندرجہ بالا نسخہ جات آخر پر فارماکوپیا میں ملاحظہ فرمادیں۔

تپ دق ،ٹی بی اور اس کا کامیاب علاج

حقیقتاً یہ علامت بھی تصلب جگر وغدد (تسکین جگر) یعنی تیزابیت کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہے، اس علامت کی بھی تین سٹیج ہوتی ہیں، اور اس کے اسباب ایسی اغذیہ، ادویہ اور اشیاء کا بکثرت استعمال جو بدن میں تیزابیت پیدا کرنے کی حامل ہوتی ہیں، ابتداء میں ان سے بھوک زیادہ لگنے لگتی ہے، کچھ عرصہ کے بعد ہی بھوک ختم ہونے لگتی ہے، قبض کی شکایت رہنے لگتی ہے، پیٹ میں گیس کی اکثر شکایت ہوتی ہے، معدہ اور معدہ کی نالی میں جلن ہونے کا احساس ہونے لگتا ہے، بالآخر یہ جلن بڑھ جاتی ہے، مریض کو کھانسی بھی آنے لگتی ہے، جس میں ابتداء میں ریشہ پتلا اور بعد میں گاڑھا غلفہ بن کر نکلتا ہے، مریض کمزوری محسوس کرتا ہے، روزانہ تھکاوٹ ہو جاتی ہے اور مریض کا کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا، اس کا یہ خیال ہوتا ہے کہ چارپائی پر آرام سے لیٹا رہوں، اس کے بعد مریض دبلا و کمزور ہونے لگتا ہے، اگر ان

علامات کے دوران درست علاج ہو گیا تو ٹھیک ورنہ مرض دوسرے سٹیج پر چلا جائے گا، پھر ہلکا ہلکا بخار رہنے لگتا ہے، کھانسی کی شکایت ہوتی ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے، ریشہ بکثرت خارج ہونے لگتا ہے، بخار رات کے کسی حصہ میں پسینہ آکر اتر جاتا ہے، اس دوران مریض شدید نقاہت وکمزوری محسوس کرنے لگتا ہے، اس کے بعد بدن کے اندر جمع شدہ رطوبت صالح کی پیدائش رک جاتی ہے، دوسری طرف بدن کے اندر جمع شدہ رطوبت صالح چند دنوں کے اندر بدن کی تعمیر میں خرچ ہو کر ختم ہو جاتی ہے، جس وجہ سے مریض ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جاتا ہے، بدن کی رنگت سیاہ، چہرہ بدنما و پچکا ہوا، خون کی کمی، بھوک کا فقدان، قلت نیند، تھکاوٹ کمزوری کا دور دورہ ہوتا ہے، اس دوران بھی اگر درست علاج ہو گیا تو ٹھیک ورنہ مرض اپنی تیسری سٹیج پر چلا جاتا ہے، بعدازاں رطوبت صالح وطبعی حرارت کی کمی کی وجہ سے بدن گلنے سڑنے لگتا ہے، کھانسی شدت اختیار کر جاتی ہے، بلغم پیپ کی شکل میں خارج ہونے لگتی ہے، کبھی کسی ایک طرف کا پھیپھڑہ زخمی ہو جاتا ہے، یا پھر تھوک کے ساتھ خون بھی آنے لگتا ہے، کبھی قے کی صورت میں کافی مقدار میں خون خارج ہونے لگتا ہے جو کہ مریض کے لئے ایک خطرناک علامت

کا مظہر ہے، مریض ایک کروٹ پر سوتا ہے، دوسری طرف سونا بہت
مشکل ہو جاتا ہے۔

نکتہ خاص: جب مریض آپ کے پاس آئے تو آپ
اس کے چہرہ پر غور کریں، چہرہ کی جس گال پر سرخی ہوگی، اسی طرف کے
پھیپھڑے پر زخم ہوگا، آپ بلاشبہ مریض سے کہہ سکتے ہیں یوں سمجھ لیں
کہ یہ آپ کا ایک قسم کا ایکسرا ہے۔

یاد رکھیں! مجھے چند مریض ایسے بھی دیکھنے کا موقع ملا جو
کہ علامت ٹی بی میں مبتلا تھے، مگر غلط علاج کی وجہ سے ان کی کیمیاوی
تحریک غدی عضلاتی تحریک تو قائم ہوگئی جس سے بدن کی جملہ
رطوبات جو تھوڑی بہت تھی وہ بھی ختم ہوگئی اور صفراوی رطوبت نے غلبہ
کرلیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خون کے اندر صفراوی رطوبت جمع ہونے
سے بدن پر سوزش پیدا ہوگئی اور جوڑوں پر شدید سوزش کے ساتھ شدید
درد بھی تھا، مریض کے لئے چلنا پھرنا، حرکت کرنا مشکل ترین کام ہو چکا
تھا، بہر حال سوچ سمجھ کر علاج کیا گیا اور قدرت نے کامیابی سے ہمکنار
فرمایا۔

یہ واقعہ تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ ہر علامت کو

تصلب جگر وغدد (تیزابیت) کے سر پر نہ تھوپے بلکہ سوچ سمجھ کر صحیح تشخیص کرنے کے بعد دوا و غذا تجویز کریں، قدرت یقینا کامیابی سے نوازے گی، ان شاء اللہ۔ مزید نسخہ جات کے لئے قارما کو پیا میں ملاحظہ فرما دیں، علاوہ ازیں گلدستہ عزیز کو بھی زیر غور رکھیں۔

علامت تپ دق (ٹی بی)

کا کامیاب علاج

علاج کرنے سے قبل مریض کی درست و صحیح تشخیص کا کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کے بعد مرض اور مرض کی سٹیج کے مطابق درست تجویز دوا اور غذا کا بہت عمل دخل ہوتا ہے، اگر کوئی طبیب وقتی طور پر مرض کی تشخیص درست کرلے مگر دوا اور غذا اس کے مطابق تجویز نہ کر سکے تو پھر بھی علاج کرنے میں ناکام رہے گا، اور سوائے بدنامی و پریشانی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

درست تشخیص کرنے کے گر

1۔ سب سے پہلے مریض کا صبح کا قارورہ منگوا کر اس میں میٹھا سوڈا دو ماشہ ڈالیں اگر فوری ابال آجائے تو شدید تیزابیت کا مظہر ہے۔

2۔ اگر قارورہ صفراوی ہوگا تو پھر سوڈا ڈالنے سے کسی قسم کا کوئی

ردعمل نہ ہوگا۔

ابتدا میں مریض کے قارورہ کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوا کرتا ہے، گاہے بالکل سرخ خون جیسا بھی ہوا کرتا ہے، مگر جب یہ علامت دوسری سٹیج پر پہنچ جاتی ہے تو قارورہ کا رنگ گدھے کے قارورہ کے مطابق ہوتا ہے، لہذا جب آپ درست تشخیص کر کے مطمئن ہو جائیں تو دوائی علاج جاری کرنے سے قبل حسب موقع بھل صفائی کرنا اشد ضروری ہے، جب معدہ، جگر اور گردوں کی اچھی طرح صفائی ہو جائے تو پھر غذائی اور دوائی علاج شروع کریں۔

تجویز دوا: ملین نمبر ۵، ایک ماشہ۔ تریاق نمبر ۶، ۴ رتی بھر، اصلاح کبد نصف ماشہ، ایسی تین خوراک بعد از غذا ہمراہ شربت اکسیر جگر نصف چھٹانک، پانی ۱۰ تولہ میں ملا کر دیں، اور یہ جوشاندہ دن میں تین مرتبہ سابقہ دوائی کھانے کے نصف گھنٹہ بعد پلاویں۔

اجزاء جوشاندہ: گل سرخ، سونف، سفید زیرہ، سناکمی، برگ بانسہ، ملٹھی ہر ایک ۵ گرام، ڈیڑھ پاؤ پانی میں اس قدر پکاویں کہ پانی نصف رہ جائے پھر اس میں دودھ ڈیڑھ پاؤ ڈال کر پکاویں، جب دودھ کا دودھ ہی رہ جائے تو چھان کر حسب ذائقہ شہد ملا کر موسم کے مطابق

ٹھنڈا یا گرم پلا دیں۔

3۔ مریض کی بھوک بڑھانے کے لئے، سنڈھ، مرچ سیاہ، نمک سیاہ، نوشادر، سونف، دھنیا تمام ادویہ برابر وزن لے کر سفوف بنا دیں، یہ سفوف سالن میں ملا کر بھی کھا سکتے ہیں یا ویسے بھی ہمراہ پانی خوراک آدھا تا ایک ماشہ صبح و شام کھلا دیں،

ٹی بی کے خاتمہ کے لئے دوسرا تیر بہدف نسخہ

اجزاء: تریاق نمبر ۶ بیاض عزیز والا ایک ماشہ، کشتہ ہڑتال ورقیہ خاص آسان کشتہ جات والی کتاب کا نصف چاول ملا کر دن میں تین خوراک دیں، مریض کو صبح مکھن ایک چھٹانک ہمراہ روٹی کھلا دیں، دوائی بالائی میں لپیٹ کر بعد از غذا ہمراہ جوشاندہ دیں، ۲۱ دن میں مرض سے نجات نصیب ہوگی۔ ان شاءاللہ

چند خاص اہم علامات

جب ٹی بی کے مریض کا غلط علاج کیا جاتا ہے تو پھر تصلب والی علامت تصغر میں منتقل ہو جاتی ہے، چونکہ قانون ثلاثہ و قانون اربعہ والے بھی تسکین جگر کا علاج غدی عضلاتی ادویہ و اغذیہ سے کرتے ہیں

اگر ان ادویہ کے استعمال سے تسکین کا خاتمہ نہ ہونے پائے تو جگر بذات خود ردعمل کے طور پر اوور فنکشن (Over Function) ہو جاتا ہے اور صفراوی رطوبات بکثرت پیدا ہو کر دوران خون میں شامل ہونے لگتی ہیں جس سے خون کا قوام بگڑ جاتا ہے اور محور اپنا طبعی فعل تغذیہ، تصفیہ اور تنقیہ صحیح طور پر سرانجام نہیں دیتا، جس وجہ سے صفراوی رطوبات بدن کے بعض مقامات پر اکٹھا ہونے لگتی ہیں، جس کو سوزش وتھوتھر کا نام دیا جاتا ہے، ایسے مریض کے مختلف جوڑوں پر سوزش پیدا ہو کر شدید درد ہونے لگتا ہے، حرکت کرنے سے درد زیادہ ہوتا ہے، موقع پر مریض کے ناخن پھیل جاتے ہیں، بظاہر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے طوطے کی چونچ ہو، چلنے پھرنے اور سیڑھی پر چڑھنے سے سانس پھولنا، گھبراہٹ ہونا، خفقان القلب کا عارضہ ہونا، رات کو شدید بے چینی، نیند کا نہ آنا، بھوک کا فقدان، پیٹ میں دردلئی ومروڑ کا ہونا، گاہے قبض بھی ہوا کرتی ہے یہ قبض ایسی ہوتی ہے کہ پخانہ دن میں تین چار مرتبہ آتا ہے جس کے ساتھ آؤں بھی خارج ہوتی ہے، مگر مریض پخانہ کرنے کے بعد بھی پخانہ کرنے کی حاجت محسوس کرتا ہے، اس کا سبب غدی سوزش ہوا کرتی ہے، قارورہ نہایت زرد مانند سونا، بلڈ پریشر کبھی کم اور

کبھی ہائی ہوتا ہے، ان علامات کے ساتھ شدید کھانسی، سینہ پر گاڑھی
لیسدار بلغم کا زور ہوتا ہے جس کو مریض آسانی سے خارج نہیں کرسکتا
، سینہ سے ساں ساں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔
مندرجہ بالا تمام علامات کا درست علاج کرنے کے لئے

درج ذیل نسخہ دیں۔
تریاق نمبر ۶، ایک ماشہ، کشتہ ہرتال ورقیہ سپیشل دو چاول،
سفوف سوزش واورام ایک رتی بھر، تینوں ملا کر بعداز غذا ہمراہ مکھن یا
گلقند میں ملا کر دیں اور اوپر سے دیا گیا جوشاندہ ٹی بی والا پلا دیں،
بفضل خدا یقینی کامیابی ہوگی۔
نوٹ: اگر مریض کے پھیپھڑوں میں سوزش، ورم یا زخم
ہونے کی وجہ سے خون بذریعہ قے آتا ہو یا تھوک کے ہمراہ ان ہردو
صورتوں میں مندرجہ بالا نسخہ تیر بہدف ثابت ہوگا، اوٹ پٹانگ ادویہ
دینے کی ضرورت پیش نہیں آتی، کہتے ہیں
"جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے"

محوز کے تین افعال کے مطابق
استسقاء کی تشریح

جگر وغدد (محور) کے تین افعال کئی بار پیش کر چکا ہوں تاہم
اعادہ کے طور پر دوبارہ پیش کر رہا ہوں، تاکہ طب کے طالب علموں کو
یہ بات اچھی طرح سمجھ آجائے۔

اے خرد تو کیا جانے مقام مرض کیا ہے
گر تو ہوتا مرد قلندر تو بتلاتا کہ مقام کبریا کیا ہے

مختصر تشریح: تصلب جگر وغدد کے باعث استقاء طبلی کا
اظہار ہوتا ہے۔
تصغر جگر وغدد کے باعث استسقاء زقی، بدن کے کسی مقام پر
بھی نازل ہو سکتا ہے۔
ضعف جگر وغدد کے باعث استسقاء لحمی، بدن کے عضلات
میں پانی کا رک جاتا۔

استسقاء طبلی کی تشریح

اس کا بنیادی سبب تسکین محور ہے، صفرا کی پیدائش رک
جاتی ہے، کیونکہ رطوبت صفرا ہی ایک ایسی اینٹی سپٹک کھار ہے جو غلیظ

مادے پیدا ہونے سے روکتی ہے اور چربی ونشاستہ دار اغذیہ کے ہضم و
جذب میں بہت بڑا اور اہم کردار ادا کرتی ہے، لہذا صفرا کی قلت کی وجہ
سے مادہ ریح متعفنہ بڑھ جاتا ہے جس وجہ سے پیٹ ڈھول کی طرح
پھول جاتا ہے، پھر ریح غلیظ کے سبب معدہ کی قوت ہضم میں خرابی پیدا
ہوجاتی ہے اس کے بعد غیر منہضم غذا کا جوہر جب جگر میں جاتا ہے تو اس
کے فعل ہضم دوئم میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے، اس کے بعد متواتر ریح غلیظ
پیدا ہوتی رہتی ہے اور ہمہ وقت پیٹ کے اندر موجود رہتی ہے، جس وجہ
سے پیٹ ڈھول کی مانند تنا ہوا نظر آتا ہے۔

دراصل بدن میں طبعی حرارت کی کمی کی وجہ سے نظام ہضم
باطل ہو کر معدہ اور آنتوں میں ریح غلیظ و مادہ متعفن پیدا ہوجاتا ہے، پس
یہی فاسد مادہ ہی پیٹ کی ہوا کا سبب بنا رہتا ہے،

درست علاج کرنے کے لئے بھل صفائی نمبر ۴، حب منقی
دو عدد کھلا کر معدہ وجگر کی صفائی کریں، جب مادہ متعفنہ اچھی طرح
خارج ہوجائے تو اس کے بعد سفوف کزاز وملین نمبر ۵ برابر وزن ملا کر
دن میں تین تا چار مرتبہ حسب ضرورت دیں اور قہوہ دینا نہ بھولیں،
اجوائن دیسی ۵ گرام، پودینہ ۴ گرام، انجیر دو عدد دن میں تین مرتبہ

پلادیں۔

نوٹ: اگر ملین نمبر ۵ اور سفوف کزاز میں ایک گولی حب منتی شامل کر کے دیں تو جلد نجات نصیب ہوگی، ان شاء اللہ، دوران علاج پرہیز کا خاص خیال رکھیں تمام بلغمی اور سوداوی مزاج کی حامل اغذیہ سے پرہیز کریں بلکہ گرم خشک وگرم تر ملا کر دیں، اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

استسقاء ذقی کی تشریح

دراصل اس کا بنیادی سبب تصغر جگر وغدد (جگر کی کیمیاوی تحریک) ہوا کرتا ہے، اس دوران غدد جاذبہ کا فعل تیز ہوتا ہے، اور غدد ناقلہ کا فعل کمزور رہوتا ہے۔ اسی وجہ سے رطوبت صفراوی کا اخراج بند ہونے سے خون کا اعتدال درست نہیں رہتا اور ہضم دوئم میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے، جس کے نتیجہ میں پخانہ وقارورہ کے اخراج میں روکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے اور صالح خون بننے کا عمل رک جاتا ہے، پھر بدن میں خون کی کمی ہوجاتی ہے۔

استسقاء ذقی کی اہم علامات

یہ علامات طبیب کیلئے رہبر کا کام سرانجام دیتی ہیں،

1۔ اگر یہ علامت قلب یا پھیپھڑہ کے غشائے مخاطی پردہ کی خرابی کے باعث پیدا ہوگی تو سب سے پہلے سوزش و آماس پاؤں پر ظاہر ہوگی، بعد میں پیٹ پر آئے گی، اس کے بعد تمام بدن پر پھیل جاتی ہے۔

2۔ اگر یہ علامت جگر کے ذاتی حصہ کے متاثر ہونے سے ظاہر ہوگی تو سوزش پہلے پیٹ پر ہوگی، اس کے بعد تمام بدن پر ہو جاتی ہے۔

3۔ اگر یہ علامت گردوں کی خرابی سے ہوگی تو پہلے سوجن آنکھوں کے پپوٹوں اور چہرہ پر ہوگی، بعد میں یہی سوجن تمام بدن پر پھیل جاتی ہے۔

4۔ اگر یہ علامت کمی خون سے ہوگی تو سوزش معمولی ہوتی ہے جو کہ سونے کے بعد آرام کرنے سے خود بخود اتر جاتی جاتی ہے، مگر چلنے پھرنے سے دوبارہ ہو جاتی ہے۔

5۔ اگر سوزش چلنے پھرنے سے بڑھتی ہو اور آرام کرنے سے اتر جاتی ہو تو یہ گردوں کے افعال کی خرابی کا نتیجہ ہوا کرتا ہے اور مقام گردہ پر ہلکا ہلکا درد رہتا ہے، یہ غدی عضلاتی تحریک کا سبب ہوتا

ہے،

استسقاء ذقی کی ردی علامات

درج ذیل علامات کی صورت میں مریض کا صحت یاب ہونا ناممکن ہے اس لئے طبیب کو چاہئے کہ وہ چند ٹکوں کا لالچ نہ کرے بلکہ اس کے لواحقین سے صاف صاف کہہ دے کہ آپ کا مریض چند روز کا مہمان ہے، علاج کرنا سنت ہے مگر دھوکا کرنا نہیں چاہتا، آپ کے اس عمل سے اللہ بھی خوش اور مریض کے لواحقین بھی خوش اور آئندہ آپ کے معتقد رہیں گے۔

علامات یہ ہیں: شدید بخار، لگاتار اسہال، خفقان القلب شدید، قارورہ کا سرخ اور جھاگدار ہونا، شدید کھانسی کا عارضہ، پاؤں پر زخم ہونا، جگر وطحال میں صلابت ہونا اور خاص کر خصیوں پر ورم کا آجانا، ساتھ ہی ریکٹم (دبر) پر سوزش کا ظاہر ہونا، مریض کے لئے موت کا پیغام ہوتا ہے۔

علاج: اغذیہ اور ادویہ گرم تر، تر گرم اور تر سرد، معتدل مرکب تیار کر کے دیں، زیادہ ٹھنڈی اغذیہ وادویہ نقصان کرتی ہیں، اور زیادہ گرم اغذیہ وادویہ مریض برداشت نہیں کر سکتا، اس لئے ہر حالت

معتدل اغذیہ وادویہ سے علاج شروع کریں، کھانے کا کانی نمک قطعی بند کردیں، اس کی جگہ پر جوکھار خالص کو استعمال میں لاویں یا میڈیکل سٹور سے لوسالٹ خرید لیں، یہ سبزیات میں ملا کر کھلاویں، پانی کم مقدار میں پینے کی ہدایت کریں، اونٹنی کا دودھ نیم گرم پلانا اکثر مفید ثابت ہوتا ہے۔

دوائی علاج: پارہ ایک تولہ، ریوند عصارہ ایک تولہ، قلمی شورہ دو تولہ دونوں کوخوب کھرل کر کے زیرو سائز کیپ سول بھر لیں۔

مقدار خوراک: ایک تا دو عدد ہر بیس منٹ کے بعد، اول تو پہلی ہی خوراک سے اسہال شروع ہوکر پانی کا اخراج شروع ہو جائے گا ورنہ دوسری خوراک سے یقینی طور پر قے بھی ہوگی اور اسہال آ کر پیٹ کا پانی بھی خارج ہوگا، ان شاءاللہ۔

یہ نسخہ کافی عرصہ تک معمول مطب رہا ہے مگر آج کل نئی تحقیقاتی ریسرچ کی روشنی میں معاون کیپ سول نمبر ا کا استعمال بہت زودِ اثر اور تیر بہدف ثابت ہوا ہے، ان سے نہ تو قے آتی ہے اور نہ ہی دل خراب ہوتا ہے، اگر دو عدد اکٹھے دیئے جائیں تو ان سے آٹھ سے بارہ تک اسہال مانند پانی کے آتے ہیں اور مریض کا پیٹ ساتھ لگ جاتا

ہے یہ ایک نہایت بے ضرر ہے اس میں کوئی دوا جلاب آور نہ ہے بلکہ اپنے قدرتی مزاج کی بنا پر پیٹ میں اپنا پریشر بڑھا کر دست لاتے ہیں ،ہاں البتہ آپ بطور معاون جوارش کمونی دے سکتے ہیں، گھبراہٹ دور کرنے کے لئے یاقوتی مفرح معتدل دے سکتے ہیں، مزید مریض کی تسلی وتشفی کرنے کے لئے ملین نمبر ۵ ،ایک ماشہ، اصلاح کبد نصف ماشہ ،تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر ملا کر یہ ایک خوراک ہے، ایسی تین خوراک ہمراہ شربت اکسیر جگر سپیشل اڑھائی تولہ جس میں عرق مکو ۵ تولہ، عرق کاسنی ۵ تولہ، ملایا گیا ہو دیں، بفضل خدا مریض صحت یاب ہوگا، مزید نسخہ جات دیئے گئے فارما کوپیا میں ملاحظہ فرمادیں۔

استسقاء لحمی

اس علامت کا اصل سبب تو ضعف جگر وغدد ہوا کرتا ہے،
جگر وغدد (محور) میں شدید تحلیل کی وجہ سے صفرا کی پیدائش رک جاتی ہے، جس وجہ سے ریشہ وبلغم اور مائیت بدن میں بڑھنے لگتی ہے اور تمام اعضاء بیرونی میں لیسدار رطوبت جمع ہو جاتی ہے، بدن خمیرے آٹے کی طرح پھول جاتا ہے، گویا تمام بدن متورم ہوتا ہے اگر بدن کے کسی مقام کو انگلی سے دبایا جائے تو وہاں پر گہرا سا گڑھا پڑ جاتا ہے جو کافی دیر

بعد دبا ہوا گوشت واپس اپنی جگہ پر آتا ہے، مریض کو کھانسی کے ساتھ گاڑھا ریشہ و گاڑھی بلغم آتی ہے، یہ نکتہ ذہن نشین فرمالیں کہ استسقاء لحمی کی ابتدا ہمیشہ پاؤں، پنڈلیوں، چوتڑوں اور آنکھ کے پپوٹوں سے ہوتی ہے، اس کے بعد تمام بدن خمیرے آٹے کی طرح پھول جاتا ہے، بدن کا رنگ سفید و مٹیالہ ہو جاتا ہے، منہ کا ذائقہ شیریں، اکثر نزلہ وزکام اور کھانسی کا شکایت رہتی ہے، قارورہ مقدار میں بہت کم آتا ہے، دوران خون سست لو بلڈ پریشر کی شکایت اور دل ڈوبنے کا عارضہ بھی ہوتا ہے، قارورہ کا رنگ سفید ہوتا ہے، نبض پھولی ہوئی مگر دبانے پر گہری منخفض محسوس ہوتی ہے۔

طریقہ علاج: یاد رکھیں ضعف جگر و غدد کی صورت میں غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو جاتا ہے اور بلغمی رطوبات کو خون میں شامل کرنے کا عمل تیزی سے جاری رکھتے ہیں، مگر غدد ناقلہ کا فعل کمزور ہوتا ہے، جس وجہ سے بلغمی رطوبات کا اخراج نہیں ہو رہا ہوتا، اس لئے درست علاج کرنے کے لئے اگر قبض کی شکایت ہو تو اعصابی عضلاتی مسہل دیں، اس کے بعد اعصابی عضلاتی ادویہ اور اغذیہ کو استعمال میں لادیں، جب قارورہ بکثرت آنے لگ جائے تو چند دن بعد عضلاتی

اعصابی یعنی معاون نمبر ۲ کو استعمال میں لا کر مریض کو مستفید کرنے کی کوشش کریں، لہٰذا استسقاء لحمی کا درست علاج کرنے کے لئے ایک تیر بہدف نسخہ حاضر خدمت ہے۔

اجزاء نسخہ: قلمی شورہ خالص دیسی، جوکھار، نوشادر، سجی کھار، لوٹا سجی، ہر ایک، ایک کلو بھر، راکھ پھکنڈہ ۲ کلو، ۱۵ کلو پانی میں بھگو دیں اور روزانہ دن میں دو تین مرتبہ اچھی طرح ہلا دیا کریں، چوتھے دن بغیر ہلائے چھان لیں، اس کے بعد مٹی کا ایک بڑا مٹکا جو کہ نیم پختہ ہو یعنی پلا سا ہو، اس میں یہ محلول ڈال کر اوپر سے مندرجہ بالا پانچ ادویہ بھی ڈال دیں، اور مٹکا کو پانی سے بھر دیں، مٹکا کا منہ اچھی طری چپن سے بند کر دیں، پھر یہ مٹکا دھوپ میں رکھیں، اور مٹکے کے نیچے پلاسٹک کا موٹا کاغذ بچھا دیں، چند روز بعد مٹکا سے گوہر برنگ سفید نکلنے لگتا ہے ، روزانہ جتنا جوہر باہر نکلے اکٹھا کرتے جائیں، تقریباً پندرہ بیس دن میں مکمل جوہر حاصل ہو جائے گا، پس آپ کی دوا تیار ہے۔

مقدار خوراک: نصف ماشہ ہمراہ کچی لسی یا شربت بزوری معتدل سے دن میں تین تا چار خوراک دیں، اس کے استعمال سے قارورہ کا اخراج جاری ہو جاتا ہے، جگر و گردے اچھی طرح صاف

ہونے لگتے ہیں، یہ دوا درد گردہ، بلڈ یوریا، استسقاء ذقی میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے، ایک سمجھ دار طبیب اس سے بے شمار فوائد حاصل کر سکتا ہے، وماتوفیق الا باللہ العظیم۔

امراض قلب

نئی تحقیقاتی ریسرچ کی روشنی میں!

قانون ثلاثہ وقانون اربعہ والے اہل علم وفراست ماہر رموز ونکات واسرار گنجینہ تجدید طب کا فرمان ہے کہ اکثر تیزابیت کے امراض قلبی تحریک سے سرزد ہوتے ہیں اور انجائنا کی علامت سرطان قلب، اختلاج قلب، دل کا سکڑنا، دردِ دل، دل کے کانوں کا ورم، دل کے وال خراب ہونا، دمہ قلبی وغیرہ، یہ جملہ علامات عضلاتی تحریک کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہیں، یہ تو تسلیم کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تمام علامات تیزابیت کے سبب اور اس کے بگڑنے کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہیں مگر جہاں تک تحقیق مشاہدہ ہے اس کے مطابق بدن کے اندر کوئی عضلاتی تحریک کا وجود نہ ہے، قلب ایک پمپ کی حیثیت سے اپنی قدرتی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے اور تیزابیت سے یہ بیچارہ خود متاثر ہو کر بیمار ہو جاتا ہے، لہذا اس کے کسی بھی فعل سے ذرا بھر تیزابیت پیدا نہیں ہوتی۔

یاد رکھیں! تمام قسم کے جسمانی امراض محور کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں اور انسانی بدن کے اندر صرف ایک ہی تحریک کارفرما ہے جس کا تعلق جگر وغدد سے ہے۔

پس بدن کے اندر ایک ہی تحریک ہے جو قدرت نے محور کو عطاء کی ہے، بدن میں ہر سو یہ کنٹرول کرتا ہے جب جگر کسی بھی غذا، دوا اور موسم سے متاثر ہوتا ہے تو پھر یہ حالات کے مطابق اپنی کوئی ایک شکل اختیار کرتا ہے جس کے نتیجہ میں علامات اور امراض ظاہر ہوتے ہیں۔

جگر (محور) کی تین حالتیں یا تین اشکال کے متعلق کئی بار عرض کر چکا ہوں۔

1۔ اگر کوئی شخص ایسی اغذیہ، ادویہ، اشیاء یا زہر کھاتا ہے جن کے استعمال سے بدن میں تیزابیت پیدا ہوتی ہو اور بکثرت کھاتا رہے تو ان کے عمل کے بعد جگر (محور) متاثر ہونے لگتے ہیں، بعد از اں ردعمل کی صورت میں جگر و غدد میں تصلب (تسکین) پیدا ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

مقصد! بدن کے اندر کئی قسم کی سوداوی علامات کا آغاز ہو جاتا ہے، مثلاً سب سے پہلے صفرا کی پیدائش رک جاتی ہے، بدن کے اندر جس قدر صفرا موجود ہوتا ہے نظام کسی حد تک چلتا رہتا ہے، جب یہ جمع شدہ صفرا بدن میں صرف ہونے کے بعد ختم ہو جاتا ہے تو پھر سوداوی علامات کا عروج شروع ہو جاتا ہے سب سے پہلے قبض کا عارضہ اور

ساتھ ہی پیٹ میں گیس بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے، اس کے بعد معدہ اور معدہ کی نالی میں جلن ہونے لگتی ہے اور بدن میں دردیں ہوتی ہیں ،ان علامات کے دوران درست علاج ہو گیا تو ٹھیک ورنہ جیسے جیسے تیزابیت سے خون گاڑھا و غلیظ ہوتا جائے گا اسی کے مطابق جگر (محور) بھی اپنا منصبی فرض ادا کرنے سے قاصر ہوتا جائے گا۔

اب مرض کا دوسرا سٹیج شروع ہو جائے گا، جن میں ٹی بی، درد قلب، بواسیر، الرجی، قولنج، اختلاج القلب، ایلاس، فالج، ہائی بلڈ پریشر اور شوگر جیسی کئی ایک علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں، اگر ان علامات کے دوران درست علاج ہو گیا تو ٹھیک ورنہ مرض تیسرے سٹیج پر پہنچ جائے گا، اس دوران خون کے اندر غلیظ و فاسد مادے جمع ہونے سے خون کا قوام انتہائی خراب ہو جاتا ہے، بعدازاں خون کے اندر تعفن پیدا ہونے کی وجہ سے جگر اپنا طبعی فعل تغذیہ، تصفیہ اور تنقیہ سرانجام نہیں دے سکتا، جس وجہ سے کئی خطرناک امراض مثلاً سرطان، کینسر، تصلب جگر، بلڈ کینسر وغیرہ کے علاوہ بھی کئی قسم کی خطرناک علامات کا اظہار ہو سکتا ہے جن سے ہر طبیب یا ڈاکٹر واقف نہیں ہوتا ہے۔

تیزابیت معلوم کرنے کا گر: اگر آپ کو نبض دیکھنے

پرکھنے کا ملکہ حاصل نہیں ہے تو پھر آپ مریض کا صبح کا قارورہ دس تولہ کے قریب منگوا کر کسی صاف بوتل میں ڈالیں مگر بوتل سفید رنگ کی ہونی چاہیے، پھر بوتل کے اندر میٹھا سوڈا تین ماشہ ڈالیں، اگر قارورہ فوراً ابل جائے تو شدید خالص تیزابیت کا مریض ہے۔

۲۔ اگر ابال آہستہ آہستہ آئے تو تیزابیت میں صفرا بھی شامل ہو چکا ہے، اس دوران خطرناک قسم کی علامات موجود ہوتی ہیں، اب آپ کی تشخیص درست ہو گئی ہے اور ابہام کا خاتمہ ہو گیا ہے، پس درست علاج کرنے کے لئے شدید خالص تیزابیت کا غدی عضلاتی ادویہ واغذیہ کی حد تک جاری رکھیں، مقصد گرم خشک ادویہ اور اغذیہ دیں۔

۲۔ جب تیزابیت وصفرا مرکب ہوں تو ایسی صورت میں گرم تر و تر گرم ادویہ واغذیہ دیں، مزید درست علاج کرنے کے لئے نسخہ جات فارماکوپیا میں ملاحظہ فرمادیں۔

تصغر جگروغدد سے امراض قلب

(استسقاء قلبی)

علامات :۔ شدید ضعف قلب، خفقان القلب، دل کا پھیل

جانا، دل کے غلاف کی سوزش، ہائی بلڈ پریشر۔

مندرجہ بالا چھ علامات جن کا تعلق قلب سے منسوب کیا گیا ہے، یہ قلب کے ذاتی امراض نہ ہیں بلکہ جگر وغدد (محور) کے غیر طبعی فعل (تصغر جگر وغدد) کے باعث اس وقت یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جب کوئی مریض ایسی اغذیہ، ادویہ اور اشیاء وغیرہ متواتر بکثرت کھاتا رہے، جن سے صفرا بکثرت پیدا ہوتا ہو مگر صفرا کا اخراج نہ ہو رہا ہو، ابتداء میں مریض کا چلنے پھرنے کو دل نہیں چاہتا، چارپائی پر لیٹا رہنے و دل کرتا ہے، رات کو بے چینی ہوتی ہے، نقاہت وتھکاوٹ محسوس کرتا ہے، بھوک کم ہونے لگتی ہے، قارورہ میں جلن کا احساس جو کہ مقدار میں کم اور زردی سرخ مائل یا گہرا زرد مانند سونا آنے لگتا ہے، گاہے غلط علاج کی وجہ سے یرقان کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے، اس دوران مریض کے ناخن پھیلنے لگتے ہیں، بدن کی رنگت زرد، خون کی کمی، رات کو بے چینی، نیند نہ آنا، گبھراہٹ ہونا، بعض اعضاء کا سو جانا، وغیرہ، علامات پائی جاتی ہیں۔

ان علامات کا درست علاج ہو گیا تو ٹھیک ورنہ کثرت صفرا سے بدن کے کسی بھی حصہ میں استسقاء ذقی، مثلاً سر میں، قلب میں،

فوطوں میں، پھیپھڑوں میں، بالآخر پیٹ میں ظاہر ہو جاتا ہے گا ہے ان علامات کے دوران قلب پھیل جاتا ہے، جس کو خفقان القلب بھی کہا جاتا ہے، گا ہے حرارت قلب تیز اور ہائی بلڈ پریشر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ اوپر و نیچے کا دونوں ہائی ہوتے ہیں۔

قلب کے اندر یہ علامات اس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب قلب کے غدی پردہ پر صفرا کے اثر انداز ہونے سے سوزش پیدا ہو جائے اور ورم پیدا ہو جائے، پھر ساتھ بخار بھی رہنے لگتا ہے، اس دوران مریض کا سانس پھولتا ہے اور سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے، شدید گھبراہٹ ہوتی ہے۔

علاج: سفوف جواہر مہرہ خالص نصف رتی بھر شہد میں یا مکھن میں ملا کر کھلانا تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔
سفوف ٹھنڈک نصف ماشہ، ملین نمبر ا، ایک ماشہ، تریاق نمبر ۶، دو رتی بھر ہمراہ شربت بزوری دن میں تین مرتبہ دیں، مقام قلب پر تخم کاہو، تخم خرفہ، دھنیا، صندل سفید، تخم کاسنی، ہر ایک ۲۰ گرام، عرق گلاب میں خوب باریک گھوٹ کر لیپ کریں، اوپر ٹھنڈا گیلا کپڑا ... جب خشک ہونے لگے تو دوبارہ گیلا کپڑا رکھیں، ادویہ کا لیپ والا

عمل صبح، دوپہر اور رات ضرور کریں۔

اغذیہ ہر ممکن تر سرد اور قدرے تر گرم دیں، مریض کو سرد مقام پر رکھیں، اگر موسم گرما ہو تو پھر ائیر کنڈیشن کمرہ میں رکھیں، تمام گرم اغذیہ سے بچائیں، قدرت آپ کا ساتھ دے گی، ان شاء اللہ، مزید نسخہ جات فارماکوپیا میں ملاحظہ فرماویں۔

ضعف جگروغدد (اعصابی تحریک سے)

امراض قلب کی علامات

یاد رکھیں! انسانی مشین میں کوئی اعصابی تحریک نہ ہے، دراصل رطوبت صالح بلغمی، یہ لمفائیٹک گلینڈز (بلغمی غدد) پیدا کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھی بدن میں ہمہ قسم کی رطوبت پیدا کرنے کے لئے اور تمام بدن میں پہنچانے کے لئے قدرت نے غدد کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے، اس لئے دماغ کے اندر کوئی ایسا خانہ نہیں جہاں بلغم پیدا ہوتی ہو، البتہ! دماغ کے حکم کی تعمیل بجالاتے ہوئے لمفاوی غدد رطوبت بلغمی بنانا شروع کر دیتے ہیں، کثرت رطوبات سے غدد نا قلہ پھیل جاتے ہیں، اگر یہ اعتدال پر رہیں تو اخراج جاری رکھتے ہیں اگر سوزشناک ہو جائیں تو رطوبت کا اخراج رک جاتا ہے، دوسری طرف غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو

جاتا ہے وہ بلغمی رطوبت کو خون میں تیزی سے شامل کرنے لگتے ہیں، خون کا قوام پتلا ہو جاتا ہے، دوران خون سست اور بلڈ پریشر لو کی شکایت ہونے لگتی ہے۔ گاہے مریض دل ڈوبنے کی شکایت بھی کرتا ہے، بدن ٹھنڈا، چپ چپا ہوتا ہے، بھوک اور پیاس کم لگتی ہے۔

علاج: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ گرمی سے کوئی چیز پھیلتی ہے اور سردی سے سکڑتی ہے، پس درست علاج کرنے کے لئے آپ خشک سرد اغذیہ اور ادویہ دیں، شدید حرارت کی کمی کی صورت میں خشک گرم اغذیہ اور ادویہ بھی دے سکتے ہیں، اس سلسلہ میں معاون نمبر ۲، کیپ سول اور معاون نمبر ۲ والا شربت کا استعمال کامیاب علاج ہے، جوارش املی، جوارش انارین اور تمام ترش پھلوں کا استعمال مفید رہتا ہے،

علاوہ ازیں! حب مقوی عضلات وراکسیر نمبر ۲ کا استعمال بھی زود اثر ثابت ہوتا ہے۔ شربت لیور ٹانک اور شربت ینگ فورس بھی عمدہ علاج ہے اور حب مقوی بدن جس کا دوسرا نام اکسیر البدن بھی ہے کا نسخہ حاضر خدمت ہے۔

اجزاء: ست سلاجیت، کچلہ مدبر ہر ایک ۵۰ گرام، کشتہ

فولاد ۴۰ گرام، کشتہ قلعی ۲۵ گرام، مرچ سیاہ ۲۰ گرام، سنڈھ ۱۰۰ گرام، زعفران خالص ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری: تمام ادویہ نہایت باریک پیس کر حب بقدر نخود بناویں یا زیرو سائز کیپ سول بھرلیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ایک گولی صبح وشام بعداز غذا ہمراہ دودھ شیریں نیم گرم سے دیں۔

فوائد: مقوی قلب دوا ہے جس کے استعمال سے خون فوراً بنا شروع ہو جاتا ہے، اور چند ہی روز میں خون صالح پیدا ہو کر چہرہ نکھر جاتا ہے، جسمانی تناؤ و کھچاؤ دور ہو جاتا ہے، اعصاب مضبوط ہو جاتے ہیں، مردانہ کمزوری، جریان، سرعت انزال کا خاتمہ ہو جاتا ہے، لہذا یہ نسخہ لاجواب تحفہ ہے اور معمول مطب ہے۔

نئی تحقیقاتی ریسرچ کی روشنی میں
امراض گردہ کی تشریح

جیسا کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ ہم نے تمام جسمانی امراض کا منبع جگر (محور) کو قرار دیا ہے جو کہ یقینی ہے، غدد جاذبہ اور غدد نا قلہ دونوں محور ہی کی شاخیں ہیں، جگر بدن کا مرکز ہے تو گردے اس کی

آخری شاخیں ہیں، جگر جو مواد یا محلول گردوں کی طرف روانہ کرتا ہے
، گردے اس کی صفائی کرتے ہیں، اگر کسی وجہ سے محور متاثر ہوتا ہے اور
جو اپنی شکل اختیار کرتا ہے وہی عمل گردوں میں ہوتا ہے۔

مثلاً اگر جگر میں تصلب (تیزابیت) پیدا ہونے کا عمل شروع
ہو جائے تو پھر جس قدر جگر متاثر ہوگا گردے بھی اسی کے مطابق متاثر
ہوں گے اور اسی کے مطابق اپنی بناوٹ اختیار کر لیتے ہیں، کہتے ہیں
خربوزہ، خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔

مجھے ایک ایسے مریض کو دیکھنے کا موقع ملا جس کے دونوں
گردے لمبائی میں ایک فٹ اور چوڑائی میں 16 انچ کے قریب تھی، اس
کے گردوں میں (Sisten) سسٹن بھی تھیں، اور یہ تکلیف اس کے
والد کو بھی تھی۔ سسٹوں کا درست علاج نہ ہونے کی وجہ سے گردوں میں
پانی پڑ گیا اور وہ انتقال کر گیا، یہ مریض تا حال زندہ موجود ہے، جو شخص
دیکھنا چاہے تشریف لائے مریض حاضر کردوں گا، یہ مریض کراچی آغا
خان ہسپتال گیا، جب انہوں نے گردے چیک کیے تو کہنے لگے کہ آپ
کے گردوں کا آپریشن ناممکن ہے، اگر گردوں کو باہر نکالا جائے تو گردے
باہر کی ہوا لگتے ہی پھٹ جائیں گے، اس کے بعد یہ مریض میرے پاس

آ گیا، اس کا علاج کیا گیا تو مریض بفضل خدا صحت یاب ہو گیا۔ یہ مریض انتہائی بد پرہیز اور لا پرواہ ہے، اگر اسے کنوں پانچ کلو مل جائیں تو پندرہ منٹ میں کھا جائے گا، جب کبھی بد پرہیزی سے اسے تکلیف ہوئی تو پھر دو تین دن کی دوا لے جاتا ہے ایسے مریضوں کو اللہ ہدایت دے۔

دراصل بات گردوں کے امراض کی چل رہی تھی قانون ثلاثہ کے مطابق تحریر ہے کہ پیشاب کی پیدائش عضلاتی تحریک کے تحت ہے، یاد رکھیں بدن میں نہ تو کوئی عضلاتی تحریک اور نہ ہی عضلات پیشاب پیدا کرتے ہیں۔

قارورہ کی پیدائش، اخراج اور بندش یہ تینوں عمل جگر و غدد کے تحت سرانجام پاتے ہیں، ان کی حقیقت یہ ہے کہ پیشاب کی پیدائش تصلب جگر و غدد (تسکین جگر) کے تحت ہے، جب مریض کو ایسی اغذیہ یا ادویہ دی جائیں جو محور کی تسکین کا باعث ہوں تو ایسی حالت میں جگر اپنا اخراجی عمل روک کر رطوبت صالح (پانی) کو بدن میں جمع کرنے لگتا ہے، جس سے مثانہ بھر جاتا ہے۔

پس یاد رکھیں! تصلب جگر کی شدید صورت میں جگر اور گردے

دونوں اپنے حجم میں کافی بڑھ جاتے ہیں، یعنی ان میں عظم پیدا ہو جاتا ہے، جو کہ سخت قسم کا ہوا کرتا ہے، اس دوران خون میں تیزابیت کا غلبہ ہوتا ہے، جس کا جلد ازالہ نہ کیا جائے تو خطرناک امراض پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

مثلاً سوزش گردہ، ورم گردہ، بلڈ یوریا، بالآخر کینسر تک کی علامات نمودار ہو سکتی ہیں، اور ہیپاٹائٹس بی بھی اسی حالت میں ہوا کرتا ہے۔

2۔ تصغر جگر وغدد کی صورت میں ابتدائی طور پر صفرا بکثرت پیدا ہوتا ہے مگر اخراج بند ہوتا ہے اس کے مطابق جس قدر جگر متاثر ہوتا ہے ساتھ ہی گردے بھی متاثر ہوتے ہیں، پس شدت گرمی کی وجہ سے جگر و گردے سکڑنے لگتے ہیں، قارورہ کم مقدار میں اور جل کر آنے لگتا ہے، گاہے کسی کو سوزاک کا عارضہ بھی ہو جایا کرتا ہے، غلط علاج کی وجہ سے گردوں میں سوزش، ورم، پھوڑا، کینسر، گردوں کا سکڑ کر فیل ہو جانا، بلڈ یوریا، تسمم بول اور پیپ کا بکثرت اخراج ہونا وغیرہ۔

ان حالات میں بوجہ خرابی خون، جبکہ خون کے اندر صفراوی غلیظ مادے بکثرت جمع ہو جاتے ہیں ...

تصفیہ اور تنقیہ ترک کر دیتا ہے، گاہے گردوں میں پانی پڑ جاتا ہے، یعنی استسقاء کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، مریض کو پیشاب کرنے کا احساس باقاعدہ ہوتا رہتا ہے، مگر گردے پیشاب نہیں بناتے جس وجہ سے قارورہ نہیں آتا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ جب تک صفراوی غلیظ مادے خون سے خارج نہیں ہوں گے خون صاف نہیں ہوگا، تو گردوں کی سوزش اور ورم کیسے دور ہوگا، لہذا درست علاج کرنے کے لئے معدہ جگر اور گردوں کی صفائی بہت اہمیت کی حامل ہے، سب سے پہلے بھل صفائی کریں۔

اس کے بعد اصلاح کبد ایک ماشہ، ملین نمبر ۱، ایک ماشہ، تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر ملا کر ہمراہ شربت بزوری دن میں تین مرتبہ دیں۔ گاہے ملین نمبر ۵، ایک ماشہ، اکسیر نمبر ۵ نصف ماشہ، تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر ملا کر ہمراہ شربت اکسیر جگر تین تولہ بعد از غذا دن میں تین مرتبہ ہمراہ عرق مکو و عرق کاسنی مرکب ۱۰ تولہ میں ملا کر پڑیہ کھلا دیں۔

غذا: تر گرم و تر سرد جاری رکھیں، مریض کو گرم اغذیہ اور گرمی سے بچائیں، اور معتدل سرد مقام پر رکھنے کی کوشش کریں، مریض کو زیادہ چلنے پھرنے اور کام کرنے سے بھی منع فرما دیں۔

نوٹ: جب گردوں سے پیپ آنا رک جائے اور جسمانی سوزش وغیرہ دور ہو جائے تو گردوں کا زخم عضلاتی اعصابی ادویہ کھلا کر درست کرنے کی کوشش کریں، مثلاً جوہر یازدہ یا جوہر منقی' نصف چاول ہمراہ مکھن یا بالائی کھلا کر اوپر سے دودھ پلاویں، قدرت شفاء دے گی، ان شاء اللہ۔

ضعف گردہ و مثانہ کی صورت میں بوجہ تحلیل غدد نالی کا منہ فراخ ہو جاتا ہے اور اپنے طبعی فعل میں کمزور ہو جاتے ہیں،۔ جس وجہ سے مریض کو قارورہ بکثرت آتا ہے، یعنی مریض جس قدر پانی پیتا ہے اسی کے مطابق پیشاب بار بار اور جلدی کرنے لگتا ہے۔ کبھی اس قدر کمزور ہو جاتے ہیں کہ پیشاب بلا ارادہ ہی نکلنے لگتا ہے، یہی وہ مقام ہے جس کو حقیقی شوگر کا نام دیا گیا ہے۔

علاج: خشک سرد و خشک گرم اغذیہ اور ادویہ دیں، اگر جسمانی طور پر کمزوری ہو، خون کی کمی ہو تو شربت لیورٹانک پلاویں، فولاد کے مرکبات دیں،

لہذا! تیر بہدف نسخہ جات حاضر خدمت ہیں، کندر، عاقر قرحا، جوتری، تمام ادویہ برابر وزن، حب بقدر نخود بذریعہ منقہ تیار

کریں،

مقدار خوراک: ایک تا دو گولی صبح وشام ہمراہ قہوہ دار

چینی لونگ پتی چائے والا سے دیں۔

علاوہ ازیں جوارش جالینوس، معجون فلاسفہ اور جوارش املی

بھی بہت نافع ادویہ ہیں، حب خاص اور حوقویٰ کا استعمال بھی جادو اثر

ثابت ہوتا ہے۔

نئی تحقیقاتی ریسرچ کی روشنی میں

علامت کینسر کی حقیقت

آپ نے اکثر طب قدیم کی کتب میں ضرور پڑھا ہوگا

،انہوں نے اس علامت کا نام سرطان قرار دیا ہوا ہے، سرطان دراصل

دریائی کیکڑہ کو کہا جاتا ہے، ممکن ہے اس زمانے میں جس شخص کو یہ

علامت ہوئی ہوگی، مقامی طور پر اس کی شکل وشباہت کیکڑہ سے ملتی جلتی

ہو، کیونکہ اس زمانے کی آب وہوا صاف ستھری، سادہ اغذیہ اور سادہ

زندگی بسر ہوتی رہی ہے، اور یہ علامت شاذ ونادر ہی ہوا کرتی تھی۔ مگر

جوں جوں زمانہ گزرتا گیا حالات تبدیل ہوتے چلے گئے، رہن سہن

کے طور طریقے تبدیل ہوتے گئے، آب وہوا تبدیل ہوتی گئی، اب زہر

آلوداغذیہ کا بکثرت استعمال کیا جارہا ہے، کوئی ایسا پھل، فروٹ، سبزی یا غلہ نہ ہوگا جس پر زہریلی سپرے نہ کی گئی ہو، عوام اکثر چٹ پٹی اغذیہ کے دلدادہ بن گئے ہیں، ایک وقت میں کئی کئی کھانے ملا کر کھاتے ہیں، چاہے نقصان دہ ہی کیوں نہ ہوں، بڑے بڑے شہروں، دفتروں میں کھانے کے بعد بوتلوں کا استعمال فرض سمجھ لیا گیا ہے، جبکہ یہ تیزابیت پیدا کرنے کا موجب ہیں،

دوسری طرف ہم لوگ نام کے مسلمان ہیں، نہ تو نماز کے پابند اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کے پابند، کھانے پینے میں اسراف کرنا روزمرہ کا وطیرہ بن چکا ہے، چائے، بیڑہ، پان، شراب، سگریٹ، برائلر کا گوشت، گائے بھینس کا گوشت کھانا معمول بن چکا ہے، مکھن دیسی گھی اور خالص دودھ کا استعمال ناپید ہوتا جارہا ہے، دور حاضر میں متوازن غذا میسر نہ ہے۔

لہذا ہماری بداعمالی، اللہ کی نافرمانی اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی روگردانی کے سبب زوال نازل ہو رہا ہے، آج کل کا جو کینسر ہے وہ عذاب الہیٰ ہے، اور کچھ اس میں اغذیہ کا اسراف رکھانے پینے میں بے احتیاطی کا عمل دخل ہے،

آج کل کا کینسر عجیب وغریب قسم کا ہے، کسی کی آنکھ دکھنے لگتی ہے، ٹیسٹ کرانے پر پتہ چلتا ہے کہ یہ تو کینسر بن گیا ہے، کسی کے جبڑے کے اندر، کسی کے ناک کے اندر، کسی کے گلے کے اندر، کسی کے معدہ یا انتڑیوں میں، کسی کے جگر میں، کسی کے گردہ میں، کسی کے پخانہ والے مقام پر، الامان۔

آج کل بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہوگا جہاں پر کینسر نہ پایا جاتا ہو، یہ عذاب الٰہی نہیں تو اور کیا ہے، سراسر گناہوں کی شامت کا نتیجہ ہے، کینسر میں مبتلا مریض خدا کے ہاں سربسجود نہیں ہوتا بلکہ ڈاکٹروں کی طرف بہت جلد رجوع کرتا ہے، ڈاکٹر جب ڈاکہ ڈال کر لوٹ لیتا ہے تو پھر حکما کی طرف رخ کرتا ہے، جاتے ہی کہتا ہے کہ مجھے آرام آجائے گا، کتنی دیر میں تندرست ہو جاؤں گا، اب پیسہ ٹکہ نہ ہے، بالکل کنگال ہو گیا ہوں، خصوصی رعایت سے علاج کریں، ڈاکٹر کے علاج سے جب مرض بگڑ جاتا ہے، روپیہ پیسہ ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد طبیب کا علاج کرنے کا نمبر آتا ہے، کتنی افسوسناک بات ہے کہ غربت طبیب کے مقدر حصہ ہے، کتنی شرمناک بات ہے، دراصل عطائی طبیبوں نے قابل حکماء کو بھی بدنام کر رکھا ہے، ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا

والی بات ہے۔

اب ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہیں، یاد رکھیں ہر چیز کا بیج پانی (رطوبت صالح) ہے، اس کے بغیر کوئی چیز پیدا نہیں ہو سکتی، یہ بات باقاعدہ کلام مقدس میں بھی موجود ہے، معلوم ہوا کہ کسی بھی مرض کے پیدا ہونے کی بنیاد رطوبت ہے، چاہے یہ رطوبت پتلی ہو، گاڑھی ہو، گرم ہو یا سرد، بہر حال ہر علامت کا آغاز رطوبت کے باعث ہوتا ہے، آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ دو چیزوں کے ملنے سے تیسری چیز تیار ہوتی ہے، آپ دنیا بھر کی کوئی دو چیزیں ملا کر دیکھ لیں، مثلاً آپ چینی اور پانی ملا کر دیکھ لیں، اس مرکب کا نام شربت ہوگا، دودھ کو پانی میں ملا لیں یہ مرکب لسی ہوگا، آپ گندھک اور لوہا ملا لیں، چاندی کو تیزاب میں حل کریں، اس طرح ایک نیا مرکب تیار ہوگا۔ وغیرہ

یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ بدن میں ہمہ قسم کی رطوبت پیدا کرنے کے غدد ذمہ دار ہیں، جب رطوبت پر گرمی یا حرارت اثر انداز ہوتی ہے تو اس میں عمل خمیر شروع ہو جاتا ہے، جب خمیر میں شدت پیدا ہوتی ہے تو کچھ عرصہ بعد اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے اور تعفن کے بعد قدرتی اصول کے مطابق اس میں کیڑے (جراثیم) پیدا

ہونے لگتے ہیں، بعدازاں طاقتور کیڑا یا جراثیم اپنے سے چھوٹے اور کمزور کو کھا جاتا ہے، بالآخر کیڑے ایک دوسرے کو کھا کر ختم ہو جاتے ہیں، پھر اس زہریلے مواد یا مرکب میں سے ازسرنو انتہائی خطرناک قسم کے زہریلے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں، اور بدن میں خون کے اندر سرائیت کر جاتے ہیں، جس وجہ سے خون انتہائی زہرآلودہ بن جاتا ہے اور جگر اسے صاف کرنے کا متحمل نہیں رہتا، گویا جگر یا (محور) اپنا طبعی فعل تغذیہ، تصفیہ اور تنقیہ قطعی چھوڑ دیتا ہے اس سٹیج پر چاہے علامت کینسر ظاہر ہو جائے یا کوئی اور خطرناک علامت اچانک نمودار ہو جائے ، بنیادی سبب ایک ہی ہوگا۔

یاد رکھیں! علامت کینسر جگر و غدد کی دو حالتوں ، تصلب جگر و غدد اور تصغر جگر و غدد کے اندر جب تک خرابی پیدا نہ ہونے پائے کینسر کے پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، گویا تیزابیت کے بگاڑ سے زہریلی علامات پیدا ہوتی ہیں، جن میں شدید درد ہوا کرتا ہے، مگر جب تصغر جگر و غدد کے غیر طبعی فعل کی وجہ سے صفراوی حرارت اثر انداز ہوتی ہے، درد تو قدرے کم ہوتا ہے مگر وہ مقام پک جاتا ہے، پھر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ مقام گلنے وسڑنے لگتا ہے، پھر اس میں

انتہائی تعفن، پیدا ہو جاتا ہے، اور گندی کھیاں تا نتا باندھنے لگتی ہیں، جوکہ مریض کے لئے انتہائی پریشانی کا باعث ہوتی ہیں، یہ مرض کی آخری سٹیج ہوتی ہے، جس میں مریض کے تندرست ہونے کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے، البتہ علاج کرنا سنت ہے، اگر مریض کی بقیہ زندگی ہے تو کچھ نہیں کہا جا سکتا، قدرت معجزہ دکھا سکتی ہے، وہ جب چاہے شفاء دے سکتی ہے، ایک طبیب تو اندازہ ہی لگا سکتا ہے، مگر مکمل کنٹرول اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

طریقہ علاج: سب سے پہلے مریض کی صحیح تشخیص کریں، مریض کی نبض اور قارورہ کا باقاعدہ چیک اپ انتہائی ضروری ہے موقع پر مریض تیزابیت (تصلب جگر وغدد) میں مبتلا ہے، تو محور کی موجودہ سٹیج کے مطابق غذا اور دوا تجویز کریں، ابتدائی طور پر اگر مریض کو درد کی شکایت ہو تو آپ ملین نمبر ۶، ایک ماشہ تریاق نمبر ۶ نصف ماشہ ملین نمبر ۱ نصف ماشہ تینوں ملا کر ہمراہ پانی یا کوئی مناسب شربت یا ماء العسل نیم گرم سے دیں، اس کے بعد ملین نمبر ۵، ایک ماشہ، اکسیر نمبر ۵، اسپیشل نصف ماشہ، سفوف سوزش و اورام دو رتی بھر، تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر، یہ تمام ادویہ ملا لیں، یہ ایک خوراک ہے، دن میں ایسی تین تا

چار خوراک ہمراہ شربت اکسیر جگر نصف چھٹانک، عرق مکو و عرق کاسنی دس تولہ میں حل کر کے کھلا دیں،

نوٹ: اگر مریض کو دائمی قبض کی شکایت ہو تو پہلے بھل صفائی نمبر ۵، ایک تا دو عدد کیپ سول سے معدہ، جگر و گردوں کی صفائی کرلیں، اس کے بعد دوائی علاج شروع کریں۔

غذائی علاج: صبح مکھن ایک چھٹانک، شہد دو تولہ، ہمراہ روٹی کھلا دیں، اس کے بعد یہ قہوہ دن میں تین مرتبہ پلا دیں، اجوائن دیسی دو گرام، پودینہ چار گرام، انجیر دو عدد، پانی حسب ضرورت ڈال کر ایک پیالی تیار کر کے دیسی گھی کا چمچہ ڈال کر اور شہد دو تولہ حل کر کے مریض کو پلا دیں۔

نیز معادن کیپ سول نمبر ۱، اور شربت اکسیر جگر سپیشل کا استعمال بھی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، اس علامت سے متعلقہ مزید تیر بہدف نسخہ جات فارماکوپیا میں ملاحظہ فرما دیں۔

جوڑوں کے امراض

بمطابق نئی تحقیقاتی ریسرچ

جوڑوں کے امراض کے متعلق بے شمار طبی کتب نسخہ جات اور تشریح سے بھری پڑی ہیں، جب کوئی طبیب نسخہ کی تعریف وفوائد کے متعلق پڑھتا ہے تو وہ فوراً بلا سوچے سمجھے نسخہ تیار کر لیتا ہے استعمال کرتے پر کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں ملتا، بعض کتب میں بعض اطباء کرام نے نسخوں میں اسپرین، فنٹمین بھی شامل کی ہوتی ہے اور بعض نے ڈیزی پام کی گولیاں ملا رکھی ہیں، پھر اس سفوف کا نام اکسیر گیس رکھا ہوا ہے، مثلاً دھنیا، سونف ہر ایک نصف کلو میں ڈیزی پام کا ایک ڈبہ ملا لیتے ہیں اور دس روپے کی تین ماشہ دوا دیتے ہیں، اس سے وقتی طور پر مریض کو ذہنی طور پر گیس ٹربل سے سکون ہو جاتا ہے، پھر آہستہ آہستہ اس دوا کا عادی بن جاتا ہے اور عطائی طبیب مزے لوٹتا رہتا ہے، آج کل گیس کی علامت عام ہے، اس لئے درست علاج کرنے کی بجائے ایلوپیتھی ادویہ کو دیسی ادویہ میں ملا کر جوڑوں کے درد کا علاج کرتے ہیں، جب تک مریض کھاتا رہے آرام رہتا ہے، کچھ عرصہ کے بعد وہی مریض اس

دوا کا عادی بن جاتا ہے، اب اگر مریض نہ کھائے تب بھی مرتا ہے اور اگر کھاتا ہے تب بھی بیڑا غرق ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ادویہ سے گلے، پھیپھڑے کی نالیاں سوج جاتی ہیں، ان میں زخم بن جاتا ہے، اگر یہ دوا نہ کھائے تو ذہنی توازن بھی بگڑنے لگتا ہے، گویا اسے کسی طرح بھی چین نہیں آتا، دیسی ادویہ میں سٹیرائیڈ ملا دیا جاتا ہے جس کے کھاتے ہی فائدہ ہو جاتا ہے مریض بھی مطمئن ہو جاتا ہے، مگر یہ کامیاب علاج نہیں ہے، بلکہ دھوکہ و فراڈ ہے، اس لئے اہل زمین دکھی انسانیت پر خوف خدا کریں، یہ مرکب کھلا کر ان کے گردے اور جگر کا بیڑا غرق نہ کریں، آپ کا بہت شکریہ۔

اب ہم جوڑوں کے اصول علاج اور اس کی وجوہات پر تفصیلی بحث کرتے ہیں تاکہ دکھی انسانیت کا صحیح و درست علاج کر کے دکھ و درد سے نجات دلا سکیں، اور طب کا نام بھی دنیا کے اندر روشن کر سکیں۔

جوڑوں کے درد کی حقیقت

اس سے قبل بھی عرض کر چکا ہوں کہ دنیا بھر کی کوئی بھی جسمانی مرض یا علامت جگر و غدد (محور) کی خرابی کے بغیر پیدا نہیں ہوتی

جگر کے تین افعال کے مطابق تین ہی قسم کے امراض کا اظہار ہوتا ہے، اس لئے ایک طبیب کا محور کے تین افعال سے باخبر ہونا بہت ضروری ہے، کیونکہ جب تک صحیح تشخیص نہ ہوگی درست علاج کرنا ناممکن ہے، رہی بات جوڑوں کے درد کی تو اس میں صرف جوڑوں کا درد ہی نہیں بلکہ تمام جسم کے دردوں کا علاج بھی جگر کے تحت ہی ہوگا، جس طرح محور کے تین افعال ہیں اسی طرح درد بھی تین اقسام کے ہوتے ہیں، جن کی شناخت کچھ اس طرح ہے۔

1۔ اکثر بدن میں درد ہمیشہ تصلب جگر و غدد (تسکین جگر) تیزابیت کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور یہ درد اچانک شدید قسم کا اور بھالا مارنے والا ہوا کرتا ہے اور مریض تڑپ تڑپ کر لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے، مگر یہی درد جوڑوں میں ہو تو پھر مقامی طور پر خشکی کی وجہ سے جوڑوں سے کڑک کی آواز آتی ہے، بعض دفعہ جوڑ جام ہو جاتے ہیں، جس سے ٹانگ یا بازو سیدھا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کا نام وجع المفاصل بھی ہے، شدید حالت کا نام گیٹھیا ہے، اگر جوڑوں میں درد داخل نہ ہو تو پھر بدن میں درد چلتا پھرتا رہتا ہے، یعنی درد بدن کے کسی بھی حصہ میں چلا جاتا ہے، یعنی یہ درد دورہ دار ہوا کرتا ہے، یہ درد بغیر

سوزش کے ہوا کرتا ہے۔

2۔ سوزشی درد: یہ درد تصغر جگر و غدد (صفرا) کی وجہ سے ہوا کرتا ہے، جب محور کے غیر طبعی فعل سے رطوبت صفرا کی پیدائش ہو رہی ہو مگر اخراج نہ ہو رہا ہو تو پھر یہی رطوبت جوڑوں کے اندر جمع ہو جاتی ہے، پھر اسے سوزش کا نام دیا جاتا ہے، اس قسم کے درد والے مریض کو رات کے وقت بے چینی ہوا کرتی ہے اور بدن کے بعض اعضاء سونے لگتے ہیں، یا ان میں کیڑیاں سی چلنے کا احساس ہوتا ہے، اگر یہ درد پیٹ کے اندر ہو تو چند سیکنڈ کے وقفہ کے بعد مروڑ کی شکل میں اٹھتا ہے، یعنی درد کی ایک لہر سے اٹھتی ہے اور پھر جلد ہی ختم ہو جاتی ہے، اگر جوڑوں میں درد ہو تو پھر حرکت کرنے سے اور چلنے پھرنے سے زیادہ ہوا کرتا ہے، مقام ماؤف اکثر گرم ہوا کرتا ہے، گرم اغذیہ اور اشیاء کے کھانے سے درد بڑھ جاتا ہے۔

3۔ بلغمی درد: (ضعف جگر و غدد) یہ ہر وقت ہوتا رہتا ہے، خاص کر آرام کی حالت میں زیادہ ہوا کرتا ہے، چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے اور گرم اغذیہ کھانے و دھوپ میں بیٹھنے سے آرام محسوس ہوتا ہے، یہ درد تمام بدن کے اندر ہونے کے علاوہ بدن کے کسی

بھی حصہ پر ہو سکتا ہے۔

حقیقت سوزشی درد

دراصل سوزشی درد محور کے غیر طبعی فعل کی وجہ سے مقامی طور پر غشائے مخاطی جھلیوں میں شدید سوزش کا نتیجہ ہوا کرتا ہے، اس کی وجہ سے غدد جاذبہ کا فعل تیز ہوتا ہے اور غدد نا قلہ کا فعل کمزور ہوتا ہے، جس وجہ سے غلیظ صفراوی رطوبات کا اخراج نہیں ہوتا اور بدن کے مختلف جوڑوں وگوشت میں رُک کر درد کا باعث بن جاتا ہے، مریض کو چلنے پھرنے اور حرکت کرنے پر زیادہ تکلیف ہوتی ہے، جب تک جگر کا کیمیاوی فعل قائم رہتا ہے مقام ماؤف پر شدید درد محسوس ہوتا ہے، لیکن جونہی غدد نا قلہ کا فعل تیز کیا جائے تو سوزش بھی اترنے لگتی ہے، اور درد میں بھی افاقہ ہو جاتا ہے اور مریض سکون محسوس کرتا ہے،

طریقہ علاج: سب سے پہلے مسہل نمبر ۵ سپیشل بھل صفائی ایک تا دو عدد کیپ سول کھلا کر جگر و گردوں کی صفائی کریں تاکہ رطوبت صفراوی فاضلہ خارج ہو جائے۔

اس کے بعد ملین نمبر ۵، ایک ماشہ، تریاق نمبر ۶، چار رتی

بھر، سوزش، واورام دو رتی بھر ملا کر دن میں تین تا چار مرتبہ ہمراہ درج ذیل جوشاندہ، گل سرخ، سونف، سفید زیرہ، ملٹھی، سنا مکی، ہر ایک ۵ گرام، دودھ نصف کاؤ میں چار پانچ ابال دے کر حسب ذائقہ چینی ڈال کر دیں۔

مزید درد روکنے کیلئے، سورنجاں شیریں اور میٹھا سوڈا برابر وزن کا سفوف تیار کر کے، مقدار خوراک دو ماشہ دن میں دو مرتبہ دیں۔

نسخہ نمبر۲: چہار اجوائن ۲۰۰ گرام، سمندر سوکھ دوسو گرام، دونوں کو دودھ گائے یا بکری ایک پاؤ میں رات کو بھگو دیں، صبح کوٹ کر حب بقدر نخود بنا دیں۔

مقدار خوراک: دو گولی دن میں تین مرتبہ دیں، اگر مریض کے بعض اعضاء سن ہوتے ہوں یا چیونٹیاں سی چلتی ہوں تو پھر یہ دوا دیں،

اجزاء: اجوائن دیسی سو گرام، سمندر سوکھ سو گرام، دودھ گائے سو گرام، میں رات کو بھگو کر صبح کوٹ کر حب بقدر نخود بنا دیں،

مقدار خوراک: ۰۰ گولی دن میں تین مرتبہ ہمراہ دودھ یا

پانی سے دیں، مزید دیگر تیر بہدف نسخہ جات فارما کوپیا میں ملاحظہ
فرمادیں۔

نسخہ نمبر۳: ضعف جگر وغدد (بلغمی درد) رطوبات
فاضلہ (آتشکی زہر) کا خون کے اندر سرائیت کر جاتا اور اس کے خارج
نہ ہونے کے سبب جسم کے اندر درد ہونے لگتا ہے، اس کی علامات کا ذکر
پہلے ہو چکا ہے، لہذا درست علاج کرنے کے لئے بھل صفائی نمبر۳ کھلا
کر معدہ، جگر و گردوں کی صفائی کریں، اس کے بعد حب قوی باطنی
، حب خاص، حب اوجاعی بیاض عزیز والی انتہائی کامیاب و تیر بہدف
علاج ہے، غذا کا خاص خیال رکھیں، خشک گرم و گرم خشک اغذیہ وادویہ
دیں۔

نوجوانوں کے مسائل

آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ سو فیصد طبیبوں کی دو کانوں پر بہت بڑے بڑے بورڈ آویزاں ہوتے ہیں، جن پر یہ تحریر خصوصی طور پر نمایاں ہوتی ہے کہ یہاں پر مردانہ امراض کا خصوصی علاج کیا جاتا ہے۔ بعض یہ لکھتے ہیں کہ نامرد حضرات اور بے اولاد حضرات کو ہمارا چیلنج ہے وہ ایک دفعہ آئیں، آزما کر دیکھیں، ایسے بڑے بڑے بورڈ دیکھنے کے بعد ایسے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے فقط مردانہ امراض کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔

دوسری طرف آج کے دور میں نوجوانوں کی اکثریت اپنے آپ پر اس قدر ظلم و ستم کر رہی ہے کہ تباہی کے دھانے پر کھڑی ہے، بس ایک چھلانگ لگانے کی کسر باقی ہے، غلط سوسائٹی، فلمی گانے، ڈش انٹینا، کیبل اور ٹیلی ویژن اور وی سی آر نے قوم کو تباہ کر دیا ہے، کوئی دن ایسا نہ ہو گا جس میں دوستی کیسے قائم ہوتی ہے، عشقیہ گانے، ولولہ انگیز کہانیاں جن کو دیکھ کر نوجوان نسل کے اندر ایک قسم کا تجسس پیدا ہو جاتا ہے، اور وہ بری حرکات کرنے پر بہت جلد راغب ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے نوجوانوں میں ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے اور وہ

مشت زنی کا سلسلہ جاری کر لیتے ہیں، لڑکیوں کے جب جذبات بھڑکتے ہیں تو وہ سیلان الرحم، لیکوریا کی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں، بلکہ بعض علامت ہسٹریا میں مبتلا ہو جاتی ہیں، پھر ان کو دورے پڑنے لگتے ہیں، اور پیروں فقیروں کے پاس لے جایا جاتا ہے، پیر صاحب جنات کے سایہ کا فتویٰ لگا کر خوب پیسے بٹورتے ہیں۔

عورتوں کی یہ بے ہوشی اس قسم کی ہوتی ہے کہ وہ اپنی بے ہوشی کے عالم میں سب کی باتیں سن رہی ہوتی ہے، مگر بول نہیں سکتی، یہ بھی جگر و غدد کے غیر طبعی فعل (تصغر جگر و غدد) کے سبب ہوا کرتا ہے، ذکاوت حس بڑھ جاتی ہے اور مادہ کا اخراج نہ ہونے کی وجہ سے عورت ایسے محسوس کرتی ہے کہ اس کے گلے کے اندر ایک گولہ سا آکر پھنس گیا ہے، پس اتنے میں دورہ پڑ جاتا ہے، اگر کوئی لڑکا بھی مغلوب الشہوت ہو جائے تو وہ بھی پاگلوں جیسی بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے، اور اپنے آپ کو جنات کا سایہ میں مبتلا بتاتا ہے،

مگر اس کا دماغی توازن درست نہیں ہوتا جس کی وجہ سے دوسرے کی بات کو اہمیت نہیں دیتا بلکہ حسن ظن میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو فوقیت دیتا ہے۔

لہذا مختصر بات یہ ہے کہ آج کی نوجوان نسل علامت مشت زنی میں نوے فیصد مبتلا ہے، جو والدین شادی کرنے کا پروگرام طے کر کے اپنے فرزند ارجمند کو بتلاتے ہیں کہ اگلے مہینے ہم تمہاری شادی کررہے ہیں، تو وہ یہ الفاظ سن کر خوش ہو جاتا ہے اور اپنے والدین کو اپنی حالت زار سے آگاہ نہیں کرتا، بعدازاں وہ مارے مارے طبیبوں کے چکر لگانے لگتا ہے جہاں پر بھی وہ بڑا سائن بورڈ دیکھتا ہے حاضر ہو جاتا ہے، انہوں نے بھی فراڈ کا جال بچھا رکھا ہے جونہی کوئی قابو میں آتا ہے تو اس کی کھال اتارنے میں کوئی کسر باقی نہیں رہنے دیتے،

کوئی شدید گرم خشک گولیاں دے رہا ہے، اور ساتھ آبلہ انگیز طلاء بھی دیا جاتا ہے، جس سے کافی پھنسیاں نکل آتی ہیں، بعض کو زخم بھی ہو جاتے ہیں، یہ نوجوانوں کے لئے ایک نئے تکلیف کے باب کا آغاز ہوتا ہے، گویا آسمان سے گرے اور کھجور میں اٹکنے والی بات بن جاتی ہے، اب اگر میں سچ بات کہہ دیوں تو پھر فوراً ناراض ہو جاتے ہیں، اور کہنے لگتے ہیں کیا آپ ہی صرف قابل رہ گئے ہیں، اور بندہ ناچیز شروع ہی سے اپنے آپ کو طب کا طالب علم تحریر کرتا چلا آرہا ہے، میری کیا بساط کہ آپ کے سامنے اپنی قابلیت جھاڑوں، تاحال بھی

طالب علم ہوں، میں نے بھی آپ ہی سے سبق سیکھنا ہے، ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔ بہرحال! اب اصل مقصد کی طرف آتے ہیں۔

طریقہ علاج: سب سے پہلے مریض کی درست تشخیص کریں، جگر کے افعال کے مطابق سمجھ کر پہلے بھل صفائی ضروری ہے اس کے بعد معدہ، جگر و گردوں کی اصلاح کریں، اگر مریض اب بھی عادت قبیح سے باز نہ آ رہا ہو تو ایسی صورت میں شیر مدار اور شیر شیطانی (زقوم) برابر وزن ملا کر اس کا عضو مخصوص پر صبح و شام طلاء لگا دیں اس سے زخم پیدا ہو جائیں گے۔ اور مریض ڈر کے مارے مشت زنی نہیں کرے گا۔

نوٹ: یہ طلاء غدی تحریک والے مریضوں کے لئے بھی انتہائی سود مند ہے، اس کے لئے صرف ایک قطرہ روزانہ عضو مخصوص کے اوپر والے حصہ پر لگا دیں، دوسرے تیسرے دن خوب انتشار پیدا ہوگا، اگر مریض مشت زنی کرنے سے باز آ چکا ہو اور ٹیڑھا پن اور خم کا شکار ہو یا جڑ پتلی ہو، رگیں تیلی ہوں، تو ایسی صورت میں شہد کی خالص موم آدھا پاؤ اور خالص دیسی گھی گاؤ یا بادام روغن ۵۰ گرام ملا لیں۔ بس تیار ہے۔

ترکیب استعمال: بوقت ضرورت نیم گرم کر کے آلہ تناسل کے چاروں طرف لیپ کر کے اوپر پٹی باندھ دیں، صبح اتار دیں، اگر موسم سرما ہو تو پھر ریت گرم کر کے اس کی ٹکور بھی کریں، مگر موسم گرما میں ضرورت نہیں ہے، یہ عمل دو تین ہفتے کریں۔

۲۔اس کے بعد سفوف کچلہ دو تولہ، دار چینی دو تولہ، خراطین ایک تولہ، سفوف تمہ ایک تولہ، ان کو پیس کر سفوف بنا لیں، اب اس کی چھ پوٹلیاں بنا دیں، بعد ازاں روغن کنجد دس تولہ لے کر کسی سٹیل کے برتن میں ڈال کر اسے آگ پر رکھیں، اوپر سے پوٹلیاں بھی ڈال دیں، جب اچھی طرح گرم ہو جائیں تو باری باری نکال کر عضو مخصوص کے چاروں طرف خوب باری باری ٹکور کریں، یہ عمل ایک ہفتہ تک جاری رکھیں، اس کے بعد طلاء خاص شاہی کا استعمال کریں اور یہ طلاء کم از کم ڈیڑھ ماہ تک کرنا ضروری ہے ورنہ فائدہ نہ ہوگا۔

کھانے کی دوا: پھلی خام کیکر، گوند خالص دیسی کیکر، چھلکا اسپغول، مغز تمر ہندی سب برابر وزن سفوف بنا لیں۔

مقدار خوراک: ایک چھوٹا چمچہ ہمراہ دودھ نصف کلو صبح و شام استعمال کریں یا حب برگد دو دو گولی دن میں تین مرتبہ ہمراہ دودھ

دیں، کوئی گرم کشتہ یا گرم دوا ہرگز نہ دیں ورنہ تمام کیا کرایا برباد ہو جائے گا۔

''اب کیا پچھتائے ہوت۔۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت''

مزید مفصل تشریح کے لئے کتاب تجربات عزیز کے باب مردانہ امراض کا مطالعہ کریں۔

اب کچھ نامردی سے متعلق مقدمہ پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

یاد رکھیں! اس کی بھی تین اقسام ہیں، (۱) حقیقی نامردی، (۲) ذکاوت حس، سرعت انزال و بےلزتی وغیرہ (۳) انتشار کا بالکل نہ آنا، اب ان کی تشریح۔

حقیقی نامردی: حقیقی نامردی کا تعلق تصلب جگر و غدد (تیزابیت) سے ہے، ایسے مریض اکثر کثرت مباشرت کے عادی ہوتے ہیں، کھاتے کم ہیں نکالتے زیادہ ہیں، جس وجہ سے پہلے ان کے معدہ کا نظام بگڑ جاتا ہے گویا معدہ کی سوزش میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر بدہضمی، نفخ و گیس معدہ، اکثر قبض، تھکاوٹ، بدن میں کھنچاؤ، کام کاج کو دل نہ کرنا جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں، بعد ازاں انتشار آہستہ آہستہ کم

ہونے لگتا ہے، کچھ عرصہ بعد ایک ایسی سٹیج آتی ہے جب یہ مریض رات کو سوتا ہے تو خواب کی حالت میں خوب انتشار سخت ہوتا ہے مگر قریب جانے پر شرمساری کے سوا کچھ نہیں ملتا، عضو خاص سکڑ جاتا ہے اور ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے یہ بدن کے ساتھ ہے ہی نہیں، دوسرے لفظوں میں سمندر کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔

۲۔ تصغر جگر و غدد: (کثرت صفرا) جب جگر کے غیر طبعی فعل سے صفرا تو پیدا ہوتا ہے مگر اس کا اخراج نہ ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں جب صفرا خون میں شامل ہو جاتا ہے تو بدن میں حدت بڑھ جاتی ہے، جس وجہ سے مادہ منویہ بالکل رقیق ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں انتشار تو ہوتا ہے، بلکہ بعض کو بہت زیادہ انتشار پیدا ہو جاتا ہے، وہ جب تک مجامعت نہ کرے اسے چین نہیں آتا، مگر انزال فوراً ہو جاتا ہے، جس سے فریقین میں بے لزتی و بے مزگی پیدا ہو کر نفرت پیدا ہونے لگتی ہے، مذکورہ بالا علامات میں گرم اغذیہ اور گرم ادویہ کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔

اب یہ بات آپ کے سامنے صاف عیاں ہو گئی ہے کہ تصلب جگر و غدد (تیزابیت) کی وجہ سے جو نامردی پیدا ہوتی ہے اس کا

اصل سبب کثرت مباشرت اور ایسی اغذیہ وادویہ کا بکثرت استعمال جن سے ممید تیزابیت پیدا ہو کر خون غلیظ وگاڑھا ہونے لگتا ہے، بدن میں طبعی حرارت کی کمی واقع ہو جاتی ہے، جگر وگردے اپنا طبعی فعل سرانجام نہیں دیتے۔

لہذا! ان دونوں صورتوں میں درست وصحیح تشخیص ہونا ضروری ہے اگر تیزابیت بہت ہو تو اس کا اخراج کریں، اور بدن کے اندر اعتدال پیدا کریں، غذا کا خاص خیال رکھیں، اور پرہیز پر حتی الا مکان توجہ دیں، جب حسب قاعدہ وکلیہ بدن میں اعتدال پیدا ہو جائے تو پھر غدی اعصابی مقوی لبوب وغدی اعصابی مقوی معجون کھلا دیں، اجگر ضروری محسوس ہو تو غدی طلاء کا استعمال بھی انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔

پس یاد رکھیں! تصلب وتصغر (تیزابیت یا صفرا) ان میں سے جس کے تحت علامت یا مرض ہو پہلے بھل صفائی، اس کے بعد حسب قاعدہ وکلیہ ملینیات سے اصلاح کریں۔

۲۔ اس کے بعد اکسیرات کو استعمال میں لاویں۔

۳۔ سفوف مغلظ کھلا کر بدن میں مادہ منویہ کو پیدائش کو

بڑھائیں، اس سلسلہ میں حب برگد تیر بہدف دوا ہے، خواہ یہ ڈیڑھ مہینہ تک کھلانا پڑے مگر عمل جاری رکھیں۔

۴۔اب قوت بیدار کرنے اور مستقل قائم رکھنے کے لئے درج ذیل نسخہ استعمال میں لاویں۔

اجزاء نسخہ : موصلی سفید انڈیا، موصلی سیاہ، ثعلب پنجہ، سنگھاڑہ، چاول سانٹھی ہر ایک ۵۰ گرام، کشتہ رانگ خالص ایک تولہ، تمام ادویہ پیس کر آخر کشتہ قلعی ملالیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک : چھ ماشہ صبح وشام ہمراہ دودھ گاۓ یا بکری، ۲۱ دن تک کھلائیں، پرہیز ہمہ قسم گوشت وگرم اغذیہ۔

نوٹ : اگر تیزابیت یا صفرا کی وجہ سے مادہ منویہ کے اندر جراثیم نہ ہوں تو پھر پچھلا نسخہ کھلانے کے بعد یہ نسخہ کھلاویں۔

اجزاء نسخہ : ثعلب دانہ، مغز بنولہ، سنگھاڑہ برابر وزن سفوف بناویں، خوراک نو ماشہ ہمراہ دودھ شیریں صبح وشام ۲۱ دن تک کھلاویں۔

۳۔ضعف جگر وغدد کی وجہ سے نامردی کا ہونا: اس میں

مریض کو انتشار بالکل پیدا نہیں ہوتا، اکثر بلڈ پریشر لو ہوتا ہے، بدن سرد
ہوتا ہے، بدن میں طبعی حرارت کی بہت کمی ہوتی ہے، ایسے مریض کے
لئے حب قوئ باطنیہ دستور مطب والی، حب خاص، حب مقوی باہ سپیشل
اور کشتہ سونا ہیرے والا انتہائی تیر بہدف دوا و علاج ہے۔

پرہیز: تمام ٹھنڈی و بادی اغذیہ و اشیاء سے دور رہیں،
اور خشک گرم و گرم خشک اغذیہ کو استعمال میں لاویں، مزید نسخہ جات فارما
کوپیا میں ملاحظہ فرماویں۔

نوٹ: ثعلب دانہ، سیاہ رنگ کا نہ ہو بلکہ گندمی رنگ کا
ہونا چاہیے، جیسے گندمی رنگ کی خوبصورت عورت ہوتی ہے۔

مستورات کے کٹھن مسائل اور ان کا حل

آج کے دور میں مستورات کے روزمرہ کے کٹھن مسائل کا مسئلہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے، مسائل بھی انگنت ہیں مگر ان میں سے چند ایک ایسے مسائل میں جو کہ روز مرہ پیش آتے ہیں، ان پر روشنی ڈالنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

عسر طمث (حیض کا شدید درد اور تنگی سے آنا)

یہ ایک ایسی علامت ہے جس میں رحم کے اندر اور خصیۃ الرحم کے اندر شدید سوزش کی وجہ سے نوجوان لڑکیوں اور بعض شادی شدہ بچیوں کو ہر ماہ ماہواری جاری ہونے سے دو تین دن پہلے ہی درد شروع ہو جاتا ہے، بعض دفعہ درد نا قابل برداشت ہوتا ہے، اس میں بعض کو ماہواری کے دوران صرف داغ لگتا ہے اور بعض کو معمولی سا خون خارج ہو کر ماہواری ختم ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں! یہ درد بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ تصلب جگر و غدد (تیزابیت) کی وجہ سے رحم کے عضلاتی پردوں میں سوزش کا ہونا، یہ درد بھی شدید قسم کا ہوا کرتا ہے۔

۲۔ دوسرا درد بوجہ تصغر جگر و غدد (کثرت صفرا) کی وجہ سے رحم کے غشائے مخاطی جھلیوں کے اندر شدید سوزش کا ہونا وغیرہ،

اب ان دونوں کا علاج جدا جدا ہے، لہذا سب سے پہلے مریضہ کا قارورہ چیک کریں، اس کے بعد نبض پر غور کریں، درست تشخیص کرنے کے بعد حسب علامت و مرض کے مطابق غذا و دوا دیں، یقینی کامیابی ہوگی۔ ان شاء اللہ،

علاج عسر طمث بوجہ عضلاتی سوزش

ایسی صورت میں رحم کے اندر جلن وساڑ اور چبھن محسوس ہوا کرتی ہے،

اجزاء نسخہ: مغز بادام، مغز پستہ ہر ایک ۳۰ عدد، انجیر ۸ عدد، زعفران ۳ ماشہ، شہد ۲۵۰ گرام، معجون تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک تولہ دن میں تین مرتبہ ہمراہ عرق مکو و کاسنی مرکب نیم گرم جس میں شہد دو چمچہ ملایا گیا ہو۔

۲۔ بوجہ غدی تحریک تنگی حیض سوزش رحم و سوزش خصیۃ الرحم

وغیرہ کے لئے تیر بہدف نسخہ یہ ہے:

اجزاء نسخہ: قلمی شورہ، جوکھار، سفید زیرا، سمندر جھاگ، ریوند چینی، ہر ایک ۱۰۰ گرام، چینی ۲۵۰ گرام، سفوف بناویں۔

مقدار خوراک: ایک تولہ ہمراہ شربت بزوری، شربت صندل، یا دودھ کی لسی شیریں سے استعمال کریں، ماہواری آنے سے آٹھ دن پہلے شروع کریں اور دوران ماہواری بھی جاری رکھیں، یہ کورس دو ماہ حد تین ماہ تک کرنا پڑتا ہے، لیکن ہر ماہ آٹھ دن قبل از وقت شروع کریں،

اگر مریضہ کو گرمی خشکی کی وجہ سے گھبراہٹ ہوتی ہو، بے چینی کا عارضہ ہو یا غدی لیکوریا کی بھی شکایت رہتی ہو، صفراوی سر درد کی شکایت رہتی ہو یا نزلہ حار جان نہ چھوڑتا ہو، مردوں میں سرعت انزال یا ذکاوت حس کا معاملہ درپیش رہتا ہو ان تمام صورتوں میں درج ذیل اکسیر نمبر ا دیں۔

نسخہ یہ ہے: کشتہ ابرک سفید، موچرس، الائچی کلاں، الائچی خورد، کشتہ قلعی ہر ایک، ایک تولہ بھر، کشتہ مرجان، کشتہ صدف، کشتہ چاندی ہر ایک ۴ ماشہ، عرق گلاب تین آتشہ میں کھرل کریں۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ ہمراہ معجون یاقوتی یا مفرح
شاہی ۶ ماشہ، میں ملا کر صبح و شام کھلاویں، اگر مریض کو پیٹ کے اندر
گیس کی شکایت رہتی ہو تو ایسی صورت میں جوارش شاہی کے برابر
جوارش کمونی ملا کر ۶ ماشہ دن میں تین مرتبہ کھلاویں۔

نسخہ نمبر ۲: اب ایک ایسا نسخہ جو کہ تیر بہدف ہی نہیں ہے
بلکہ میرے شاگرد حکیم خورشید احمد صاحب ٹبہ سلطان پور، سلطانیہ
دواخانہ کا تجربہ شدہ تحفہ ہے، جو کہ انہوں نے کتاب ہذا کے لئے ہدیۂ
پیش کیا ہے، یہ نسخہ ذوالخاصہ دوا کے اثرات کا حامل ہے اور مستورات
کے جملہ امراض کا واحد علاج اور دوا ہے، مستورات کے معاملہ میں اس
کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ ان شاء اللہ۔

۱۔ عسر طمث سلطانی

اجزاء: چھوہارا، اخروٹ بمعہ چھلکا، اجوائن دیسی ہر ایک سو
گرام، چائے کی پتی، الائچی کلاں ہر ایک ۵۰ گرام پانی تین کلو۔

ترکیب تیاری: چھوہارا کی گٹھلی نکال دیں، اخروٹ کو
بمعہ چھل کوٹ لیں، اس کے بعد سب دواؤں کو پانی میں ڈال کر آگ پر

پکادیں، جب پانی تین پاؤ رہ جائے تو چھان کر بوتل بھرلیں، پھراس کے چار حصے کریں۔

طریقہ استعمال: ایک حصہ پہلے دن نیم گرم پلادیں اور دوسرے دن کا ناغہ کریں، پھر تیسرے دن حسب سابقہ پلادیں۔ چوتھے دن کا ناغہ کریں، پھر پانچویں دن پلادیں اور چھٹے دن کا ناغہ کریں، بعدازاں ساتویں دن پلادیں۔

نوٹ: یہ دوا ماہواری آنے کے وقت سے دس دن پہلے شروع کریں، پس بفضل خدا ہمہ قسم کی بندشدہ ماہواری کی تکلیف کو نافع کرتا ہے اور عسرطمث کے لئے تیر بہدف ہے۔

شافہ خاص سلطانی

اجزاء: آب مکو، آب امبربیل، شہد خالص، گلیسرین سیاہ ہرایک ۵۰ گرام، دیسی گھی حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری: چاروں اجزاء کو اچھی طرح ملالیں پھر اس میں روئی کے شافہ بھگودیں، اس کے بعد دیسی گھی ایک چھٹانک کو خوب گرم کریں پھران شافوں کو گھی میں باری باری خوب گرم کریں،

مقصد بریاں کر کے رکھ لیں۔

طریقہ استعمال: ایک شافہ روزانہ رحم کے اندر رکھیں اور تین گھنٹے چلنے پھرنے سے پرہیز کریں۔

فوائد: اس شافہ سے رحم کی جملہ تکالیف دور ہو جاتی ہیں سوزش رحم ختم ہو جاتی ہے اور رحم قابل حمل ہو جاتا ہے، اور علامت اٹھرا سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جاتی ہے، جن عورتوں کا غلیظ پانی کے جمع ہونے کی وجہ سے پیٹ کا نچلہ حصہ دھانہ اوپر کو ہو جاتا ہے، یعنی پیٹ کا نچلہ حصہ اوپر کو ابھرا ہوا ہوتا ہے اور جلد کی تہہ کافی موٹی ہوتی ہے جس سے عورت کافی پریشان ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ اس شافہ سے گندہ پانی بہت زیادہ خارج ہونے لگتا ہے جس سے کئی کپڑے بھر جاتے ہیں مگر گھبرائیں نہیں کپڑا بار بار بدلتے رہیں، چار پانچ روز میں رحم کی سوزش دور ہو کر پیٹ نیچے بیٹھ جاتا ہے، اور عورت اپنے آپ کو حسین وجمیل تصور کرنے لگتی ہے، گویا جن عورتوں کی رحم کی سوزش ختم ہونے میں نہ آرہی ہو اور پیٹ کا نیچے والا حصہ کافی اوپر کو ابھرا ہوا ہو، اسے نیچے لانے کے لئے نعمت خداوندی ہے۔

۳۔ نسخہ بندش حیض و بے قاعدگی حیض

اجزاء: پوست ہلیلہ سبز ایک کلو، شیر مدار حسب ضرورت،

روغنی ہانڈی ایک عدد۔

ترکیب تیاری: پوست ہلیلہ سبز کو ہانڈی میں ڈال کر اوپر سے شیر مدار اس قدر ڈالیں کہ دودھ آک دوا سے دو انگل اوپر آجائے، پھر اس کا منہ اچھی طرح بند کر کے کسی گوبر کے ڈھیر میں دبادیں اور ٹھیک گیارہ دن کے بعد اس کو بڑی احتیاط سے نکالیں اور نکالتے وقت گیس سے اپنے چہرہ کو بچائیں۔

فوائد: یہ دوا بند ماہواری کو کھولتی ہے اگر ماہواری بے قاعدگی اور درد سے آتی ہو تو اسے درست معیار پر لاتی ہے، خون کو صاف کر کے چہرہ پر رونق لاتی ہے اور عورت کو حسن بخشتی ہے، یہی دوا صبح و شام کھلانا خارش کا خاتمہ کرتی ہے۔

مقدار خوراک: ۲ رتی ہمراہ دودھ، صبح و شام۔

کثرت حیض

اس علامت کے بے شمار اسباب ہو سکتے ہیں، کیونکہ اسقاط کی صورت میں بھی خون بہت زیادہ آنے لگتا ہے، کبھی اس کا سبب رحم کی رسولی ہوا کرتا ہے اور کبھی ورم رحم، اور زخم ہونے کی وجہ سے بھی آتا

ہے، گا ہے گرمی خشکی یا خشکی گرمی سے بھی جب شریانوں کا منہ کھل جاتا ہے یا کوئی شریان مقامی طور پر پھٹ جائے تب بھی کثرت سے حیض کی شکایت ہو جایا کرتی ہے، کبھی غلط آپریشن کی وجہ سے یا ٹانکے کھل جانے سے بھی خون آنے لگتا ہے، کبھی ایسے بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ خون کے اندر کھاری پن بکثرت پیدا ہونے سے قوت انجماد مفقود ہو جاتی ہے، جس وجہ سے عام ادویہ کے استعمال سے خون نہیں رکتا وغیرہ۔

طریقہ علاج: سب سے پہلے درست و یقینی تشخیص کریں، جو کہ سو فیصدی تسلی بخش ہو، اس کے بعد اس کے مطابق غذا اور دوا تجویز کریں۔ میرے ذاتی تجربہ کے مطابق 95% عضلاتی اعصابی ادویہ و اغذیہ کے استعمال سے خون فوراً رک جاتا ہے۔ البتہ مریض صفراوی مزاج کا ہو تو پھر سفوف ٹھنڈک ہمراہ شربت بزوری یا دودھ کی میٹھی لسی سے دن میں تین تا چار مرتبہ کھلانے سے ہمیشہ کامیابی ہوئی ہے، ان شاء اللہ اس مقصد کے لئے ایک نسخہ حاضر خدمت ہے۔

اجزاء: گیرو، مازو سبز، سفید کتھ، دم الاخوائن، پھٹکڑی سفید بریاں، کشتہ مرجان، الائچی کلاں، قلمی شورہ، تمام ادویہ برابر وزن پیس کر سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: ایک تا دو ماشہ ہمراہ شربت بزوری، شیریں

دودھ ٹھنڈا یا شربت انجبار سے دیں۔

چٹکلا: ست ملٹھی خالص ڈیڑھ ماشہ ایک پاؤ دودھ میں

حل کر کے پلانا حسب ضرورت چینی بھی ملا کر، جادو اثر ثابت ہوتا ہے۔

نسخہ نمبر۲: یہ دوسرا نسخہ اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ

اگر موقع پر نسخہ نمبر ا موجود نہ ہو تو پھر یہ نسخہ آسانی سے تیار کر کے دیا جا سکتا

ہے، اس لئے کسی بھی ہنگامی حالت میں آپ ایک تکلیف زدہ انسان کو

فوری مستفید کر سکیں، لہذا نسخہ یہ ہے، سفید موصلی، تخم لاجونتی، تخم

تالمکھانہ ہر ایک تولہ بھر، سبز الائچی دو تولہ، طباشیر اصلی یا زہر مہرہ خطائی

اصل تین تولہ، کوزہ مصری ۵ تولہ، جملہ ادویہ کا سفوف بنا دیں۔

مقدار خوراک: ایک تولہ ہمراہ شربت بزوری یا شربت

انجبار ایک گلاس میں حل کر کے پلا دیں، شدید تکلیف میں دوسری

خوراک ۲۰ منٹ کے بعد بھی دے سکتے ہیں۔

فوائد: کثرت حیض میں مفید ہونے کے علاوہ اسقاط حمل

میں بھی کامیاب ہے۔

سیلان الرحم

جیسا کہ اس علامت کا ذکر طب قدیم سے چلتا آرہا ہے،
اور آج کل تو بہت شہرت پکڑ گیا ہے، آج کل یہ علامت وباء کی طرح
پھیلی ہوئی ہے، جس کی وجہ ماحولیات کی خرابی، ناقص اغذیہ کا بکثرت
استعمال ہے، مختصر یہ کہ عورت میں جنسی جذبات کے بکثرت بڑھنے سے
یا پھر ایسی چیٹ پٹی اغذیہ کے کھانے سے جن کے استعمال سے جنسی
اشتعال پیدا ہوتا ہو، عورت کے رحم میں خارش پیدا ہونے لگتی ہے،
بعد ازاں خارش کا عارضہ پید ہونے لگتا ہے یا پھر براہ راست سوزش پیدا
ہو جاتی ہے، جو کہ بعد میں ورم کی شکل اختیار کر لیتی ہے، پس سوزش رحم
وورم رحم کی وجہ سے رطوبات کا اخراج ہونے لگتا ہے، کبھی یہ رطوبت
بالکل سفید پتلی پانی کی مانند بکثرت خارج ہونے لگتی ہے اور کبھی گاڑھی
وسفید پھٹکی دار خارج ہوتی ہے، کبھی گاڑھی زرد رنگ کی لیسدار جس میں
بدبو بھی ہوتی ہے اور جلن بھی ہوتی ہے۔

قانون ثلاثہ نے اس کی وجہ غدی اعصابی تحریک، اعصابی
غدی تحریک اور اعصابی عضلاتی تحریک قرار دیا ہے، مگر نئی تحقیقاتی

ریسرچ کے مطابق یہ تینوں علامات جگر وغدد (محور) کی خرابی کے نتیجہ
میں ظاہر ہوتی ہیں،

غدی لیکوریا: (صفراوی) یہ جگر کے مشینی فعل کے نتیجہ
میں ہوا کرتا ہے، دوسرے لفظوں میں تصغر جگر تصور کریں۔

۲۔ گاڑھا سفید لیکوریا کا اخراج یا سفید پتلی رطوبات کا
بکثرت اخراج یہ دونوں علامتیں ضعف جگر وغدد کی شدت وخفت کے
نتیجہ میں اخراج پاتی ہیں، اب بات صاف ظاہر ہے کہ درست علاج
کرنے کے لئے ہمیں جگر کے فعل کو درست کرنا ہوگا، جب لیکوریا جلن
دار ہو اور لیسدار گاڑھی رطوبت زرد رنگ کی خارج ہوتی ہو اس وقت جگر
(محور) کا غیر طبعی فعل تجاوز میں ہوا کرتا ہے، ایسی صورت میں ایسی
اغذیہ اور ادویہ دیں گے جن کے استعمال سے جگر میں ضعف پیدا ہو
جائے، مقصد تر گرم وتر سرد قسم کی اغذیہ اور ادویہ دیں گے، جن سے یقینی
شفاء ہوگی۔ ان شاء اللہ،

۲۔ ضعف جگر وغدد کی صورت میں اگر جگر کا ضعف جگر والا
فعل متوسط رہے تو گاڑھی سفید رطوبت خارج ہونے لگتی ہے، گاہے
شدت صورت میں پانی جیسی پتلی رطوبت بکثرت خارج ہونے لگتی

ہے، مگر یہ بات بھی ذہن نشین فرمالیں کہ علاج ہم نے جگر ہی کا کرنا
ہوگا، اگر سیلان الرحم بوجہ تصغر جگر وغدد (صفراوی) ہے تو پھر ہر حالت
ضعف جگر پیدا کرنے والی ادویہ واغذیہ کا استعمال کرنا ہوگا، جس کو
دوسرے لفظوں میں اعصابی اغذیہ وادویہ تصور کرلیں۔

درست علاج کرنے کے لئے ملین نمبر ا، ایک ماشہ
،سفوف ٹھنڈک نصف ماشہ، تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر ملا کر دن میں تین
مرتبہ ہمراہ شربت بزوری یا شربت صندل سے دیں، جب غلیظ رطوبات
کا اخراج ہوکر رحم کی مکمل صفائی ہو جائے اور صرف شفاف پانی بغیر کسی
جلن کے آرہا ہو تو پھر عضلاتی اعصابی دوا دیں، مرض سے ہمیشہ کے
لئے نجات نصیب ہوگی۔ ان شاء اللہ،

نسخہ عضلاتی اعصابی
برائے سیلان الرحم

یہ نسخہ صفراوی وبلغمی بوجہ ضعف جگر وغدد ان تمام علامات کے
خاتمہ کے لئے تیر بہدف دوا ہے۔

اجزاء نسخہ: بیخ بوٹی اٹ سٹ کا سفوف، پھلی کیکر خام خشک
شدہ، بیلگری، یہ تینوں ادویہ ہموزن لے کر سفوف بناویں۔

مقدار خوراک: دو ماشہ صبح وشام ہمراہ دودھ دیں۔

نسخہ نمبر۲: کمر کس، پنیر، پھلی کیکر، بیج بند، پوست انار، جملہ

ادویہ برابر ہموزن سفوف بنا دیں۔

مقدار خوراک: ۶ ماشہ صبح وشام بعد از غذا ہمراہ دودھ

شیریں سے دیں، ہمہ قسم گوشت سے پرہیز کریں۔

انقلاب رحم واسقاط حمل

آپ جانتے ہیں کہ انقلاب رحم اور اسقاط حمل کے کئی وجوہات واسباب ہو سکتے ہیں، جیسا کہ اکثر کتب میں درج ہے، دنیا بھر کی کسی بھی چیز میں انقلاب اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک اس کے اندر جوش وخروش پیدا نہ ہو جائے اور جوش وخروش بغیر حرارت یا گرمی کے پیدا ہونا ناممکن ہے۔

قانون ثلاثہ نے بھی ان دونوں علامتوں کا اصل سبب غدی تحریک قرار دیا ہے جو سو فیصد درست بات ہے، کیونکہ قانون قدرت اور سائنسی اصول کے مطابق ہر چیز سردی سے سکڑتی ہے اور گرمی سے پھیلتی ہے، اس لئے جب تک کسی عورت کا جگر خراب نہ ہو یعنی جب تک وہ تصغر میں مبتلا نہ ہونے پائے ان میں سے کوئی علامت

ظاہر نہیں ہوتی، گویا یہ دونوں علامتیں گرمی (صفرا) کا مظہر ہیں، اب اصل بات صاف عیاں ہوگئی ہے کہ ہم نے صفرا کا علاج کرنا ہے۔

علاج: مریضہ کی صحیح تشخیص کریں اگر صفرا کا اخراج نہ ہو رہا ہو تو پھر ہر حالت صفرا کا بذریعہ پھل صفائی نمبر ۶ سے اخراج کریں اور ایک ہفتہ تک ملین نمبر ۱، ایک ماشہ، تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر، سفوف ٹھنڈک نصف ماشہ، یہ ایک خوراک ہے، ایسی تین خوراک روزانہ ہمراہ شربت بزوری یا شربت صندل دیں،

صبح کا ناشتہ: مکھن ہمراہ روٹی دیں، غذا تر گرم و تر سرد دیں، جب صفرا کا اچھی طرح اخراج ہو جائے تو پھر درج ذیل نسخہ دیں۔

نسخہ یہ ہے: زہر مہرہ خطائی، طباشیر اصلی، الائچی سبز، تخم تالمکھانہ، تخم بیج بند، گل سپاری، ہر ایک ۵۰ گرام، مغز تمر ہندی ۱۰۰ گرام، ثعلب مصری، شقاقل مصری، تخم لاجونتی ہر ایک ۴۰ گرام، شیر برگد ۱۰۰ گرام، چینی ہموزن۔

مقدار خوراک: نصف تولہ صبح و شام ہمراہ دودھ دیں۔

فوائد: اسقاط حمل اور جنین کے تحفظ کے لئے بہترین

وکامیاب دوا ہے۔

ہومیوپیتھی ادویہ سے علاج

اشوکا Q کی تین خوراک روزانہ ہر ماہ کے آخر پر دس دن کھلائیں۔ اور آخری ماہ تک جاری رکھیں، بچہ ان شاء اللہ بحفاظت تندرست پیدا ہوگا، اگر انقلاب رحم کی شکایت ہو، مقصد عورت کے رحم کا منہ فراخ ہوگیا ہو، دباؤ پڑتا ہو تو ایسی حالت میں سیپیا ایک لاکھ طاقت کی ایک خوراک روزانہ دیں، اور آٹھ دن تک دیں، چلنے پھرنے، وزنی بوجھ اٹھانے اور گرم اغذیہ کے کپانے سے پرہیز کریں۔

بانجھ پن واٹھرا

یہ دونوں متضاد علامتیں ہیں جن میں اٹھرا اصغر جگر وغدد کے سبب رونما ہوا کرتا ہے، ایسی مریضہ کے جسم کے اندر صفرا بکثرت پیدا ہو کر خون کے اندر جمع ہوتا رہتا ہے، اور اس کا اخراج جسب ضرورت نہیں ہوتا، جس وجہ سے خون کا قوام بگڑ جاتا ہے، اور صفراوی زہریلے مادے پیدا ہونے لگتے ہیں، جس وجہ سے کئی قسم کی علامات رونما ہونے لگتی ہیں، مثلاً اگر کثرت صفرا مقام رحم پر اثر انداز ہو جائے تو

پھر بوجہ حدت رحم کا منہ فراخ ہو جاتا ہے، اور انقلاب رحم کا شکایت ظاہر ہونے لگتی ہے اور اس وجہ سے کبھی ایک ماہ، کبھی دو ماہ، کبھی تین ماہ اور کبھی کبھار چھ یا سات ماہ کے بعد حمل ضائع ہو جاتا ہے جو کہ مریضہ کے لئے اذیت اور پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔

کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ بچہ جس تھیلی میں نشو ونما پا رہا ہوتا ہے اس میں پانی پڑ جاتا ہے اور بچہ اس پانی میں ڈوب کر مر جاتا ہے یعنی یہ بھی ایک قسم کا استسقاء ہوا کرتا ہے، علاوہ ازیں بعض مستورات کے ہاں بچہ مکمل مدت نو ماہ کے بعد تندرست پیدا ہوتا ہے مگر وہ لنگڑا، لولہ، اندھا، نقصان زدہ جس کو چاند گرہن کہتے ہیں پیدا ہوتا ہے، بعض کا بچہ ایک ماہ کے بعد، بعض کا دو تین ماہ کے بعد اور بعض کا ایک سال یا دو تین سال کے بعد فوت ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ ۲۱ سال تک کا بچہ بھی اس سبب سے مر جاتا ہے اس لئے یہ ایک خطرناک علامت ہے۔

اٹھرا کی تشریح شیطان کی آنت کی طرح لمبی کر کے آپ کو کسی قسم کے بھنور میں ڈالنا نہیں چاہتا، اس لئے علامات مخصوص جو کہ روزمرہ ہونے والی ہیں اور مصدقہ پائی جاتی ہیں ان ہی کا ذکر کیا ہے۔

گاہے یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ مریضہ موقع پر تصلب

جگر وغدد (بواسیری زہر) میں مبتلا پائی گئی جس وجہ سے اس کے ہاں بچے نقصان زدہ، اندھے، لولے، لنگڑے اور چاند گرہن کے ڈسے ہوئے پیدا ہو رہے تھے۔ اب بات صاف عیاں ہوگئی ہے کہ علامت اٹھرا بوجہ تصغر جگر وغدد (سوزاکی زہر) یا بوجہ تصلب جگر وغدد (بواسیری زہر) دونوں کے زیر اثر لاحق ہوسکتی ہیں، اس لئے علاج کرنے سے قبل صحیح ویقینی تشخیص کا ہونا ضروری ہے، ایسا نہ ہو کہ مریضہ تیزابیت کی وجہ سے مبتلا مرض ہو اور آپ علاج غدی تحریک (صفرا) کا کرنا شروع کردیں، یا مریضہ بوجہ صفراوحدت خون کی وجہ سے مبتلا مرض ہو اور آپ علاج تیزابیت کا کرنا شروع کردیں۔

بہرحال درست تشخیص کا ہونا ضروری ہے، ورنہ کامیابی نہ ہوگی، اسی طرح بانجھ پن بھی مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں ہوسکتا ہے، اس علامت سے نجات دلانے کے لئے یقینی تشخیص کرنا ضروری ہے۔

یادرکھیں! انسانی جسم کے اندر علامت خواہ کوئی بھی ہو اس کا تسلی بخش علاج کے لئے صحیح ویقینی تشخیص اور درست تجویز غذا کا ہونا بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے، بلکہ یوں سمجھیں یہ دونوں باتیں درست

ویقینی علاج کا روح رواں ہیں۔

ہر صورت اور ہر حالت علاج جگر کا ہی کرنا پڑے گا، چاہے تصلب جگر و غدد (تیزابیت) کا سبب ہو یا تصغر جگر و غدد (صفرا) اس کا بنیادی سبب ہو، ہر حالت میں ہمیں مرکز درست کرنا ہوگا۔

آج کا بے اولادی کا بہت زیادہ مسئلہ درپیش آرہا ہے، مردوں کے جرثومہ مادہ منویہ میں نہیں ہے، مستورات میں رحم کی خرابی، قاذف نالیوں کا بند ہونا، رحم کا چھوٹا یا ٹیڑھا ہونا، انقلاب اور دیگر کئی ایک علامات پائی جاتی ہیں مگر تاحال کوئی مؤثر علاج دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ علاج کرنے سے کوئی بھی انکار نہیں کرتا، سبھی یقین دھانی کرواتے ہیں، اس سلسلے میں عورت اور مرد کے بانجھ پن کے علاج کے لئے حکیم محمد صادق سمیجہ صاحب کا طریقہ کار تحریر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں، وہ گمنام اور طب کے بے تاج بادشاہ ہو گزرے ہیں، خدا ان کو غریق رحمت کرے۔

عین ممکن ہے کہ ان کے طریقہ علاج سے اللہ تعالیٰ کی دکھی انسانیت زیادہ سے زیادہ مستفید ہو جائے اور ان کا یہ راز دار نسخہ عیاں کرنے سے دیگر تمام اطباء کرام مستفید ہو کر طب کا نام روشن کر سکیں،

اور میرے لئے دعائے خیر کا باعث بن جائیں۔

حکیم سمیجہ صاحب نے بے اولادی کے متعلق اپنی رائے کا یوں اظہار فرمایا ہے کہ جب میاں بیوی کے ہاں جلد اولاد پیدا نہیں ہوتی تو وہ بہت فکر مند ہونے لگتے ہیں، جب دو تین سال تک اولاد نہیں ہوتی تو پھر اولاد سے ناامیدی واحساس محرومی کے خوف سے اچانک اعصابی تحریک (ضعف جگر وغدد) کا حملہ ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں دونوں میاں بیوی کے اعصاب ودماغ اور اعضائے تولیدی میں حرارت غریزی (طبعی حرارت) کی کمی ہو جاتی ہے، جس وجہ سے بدن کے اندر ریح وریشہ کا شدید حملہ ہو جاتا ہے، جس کے ردعمل کے نتیجہ میں کئی علامات مثلاً سیلان الرحم، لیکوریا، سوزش رحم، بندش حیض وغیرہ اور مردوں میں علامت جریان اور مادہ تولید کا بہت زیادہ پتلا ورقیق ہونا، خاص کر سرعت انزال کا عارضہ ہو جاتا ہے، اس کے ساتھ ہی لو بلڈ پریشر کی شکایت بھی ہوتی ہے اور معدہ کا نظام ہضم بھی درست نہیں ہوتا۔

بہر حال! اس علامت کا سب سے بڑا سبب طبعی حرارت کی کمی ہے اور اس کو پورا کر لینا ہی درست علاج ہے، پہلے مردوں کے لئے علاج تجویز کیا جاتا ہے۔

اجزاء نسخہ: دار چینی، جوتری دونوں ہموزن لے کر سفوف بنالیں۔

طریقہ استعمال: سفوف تین ماشے لے کر تین چھٹانک پانی میں ڈال کر خوب ابال دیں، جب آدھ پاؤ رہ جائے تو چھان کر شہد دو چمچہ ملا کر بعد از غذا صبح وشام پلاویں۔

دوسرا طریقہ: آدھ پاؤ پانی خوب گرم کر کے اس میں شہد دو چمچہ ملا کر ساتھ مذکورہ سفوف تین ماشہ صبح وشام کھانا کھانے کے بعد کھلاویں۔ یہ دوا اس وقت تک جاری رکھیں جب تک حرارت غریزی پوری نہ ہو جائے۔

نیز اس کے ساتھ ہی درج ذیل دوا کا کیپ سول بھی ہمراہ مندرجہ بالا قہوہ کھلانا نہایت تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، جیسے ہی حرارت غریزی پوری ہونے لگتی ہے ویسے ہی امساک بھی قائم ہو جاتی ہے۔

نسخہ یہ ہے: خشک شدہ کریلے کا سفوف سو گرام، سنگدانہ مرغ دوسو گرام، پوست انار ۵۰ گرام، مرچ سیاہ ۳۰ گرام، سہاگہ بریاں ۳۰ گرام، تمام ادویہ پیس کر زیرو سائز کیپ سول بھر لیں۔

مقدار خوراک: ایک عدد صبح وشام بعد از غذا۔اس حد تک یہ نسخہ انہضام کے تمام نظام کو طاقت دے کر ہمہ قسم کی جسمانی علامات کا خاتمہ کرتی ہے،معدہ وامعاء کی بدنظمی وخلل کو دو ہفتہ میں درست کر دیتا ہے،اگر یہی نسخہ امساک کیلئے بنانا ہو تو پھر اس میں ست کریلا ۵۰ گرام، کچلا مدبر دس تولہ ملالیں ،بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ایک بڑا کیپ سول ہمراہ دودھ دیں۔

فوائد: سرعت انزال اور نزلہ وزکام کا ریشہ خشک ہو کر ختم ہو جاتا ہے،اسی طرح لیکوریا میں بھی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے،مندرجہ بالا علاج کم از کم دو تین ماہ تک جاری رکھنے سے بفضل خدا یقینی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

اس سے قبل بانجھ عورت کی علامات کا ذکر کر چکا ہوں ،اب اس کا کامیاب علاج تحریر کیا جاتا ہے،بانجھ عورت کے لئے تیر بہدف نسخہ پیش خدمت ہے۔

اجزاء نسخہ: انجبار تازہ وخشک،اجوائن دیسی دونوں برابر وزن لے کر ان کا سفوف بنالیں ،بعد ازاں تین ماشہ سفوف کا قہوہ تیار

کر کے شہد دو چمچہ ملا کر بعد از غذا صبح وشام دیں، اور اس دوا کے نصف گھنٹہ بعد درج ذیل نسخہ کا سفوف دو رتی بھر ہمراہ دودھ دیں۔

نسخہ یہ ہے: سہاگہ خام ۱۰۰ گرام، گندھک مصفیٰ ۲۰۰ گرام، شیر مدار ۸۰ گرام، الائچی سبز ۶۰۰ گرام،

ترکیب تیاری: پہلے گندھک و سہاگہ خام کو پیس لیں، پھر اس میں شیر مدار ڈال دیں، جب سات آٹھ دن میں مرکب خشک ہو جائے تو الائچی ملا کر خوب باریک پیس لیں، بس تیار ہے۔

فوائد: بدن میں ہمہ قسم کی سوزش اتارنے اور ختم کرنے میں سریع الاثر دوا ہے،

مقدار خوراک: ۲ تا ۴ رتی بھر بعد از غذا، صبح وشام ہمراہ عرق مکوو کاسنی ۱۰ تولہ سے دیں۔

نکتہ خاص: اگر بانجھ عورت کو شدید لیکوریا کی وجہ سے اندام نہانی کے اندر بلغمی ریشہ ورطوبت تیزابی مادہ میں منتقل ہو کر جمع ہو چکا ہو تو ایسی حالت میں مریضہ کے اندر حرارت غریزی کی کمی واقع ہو جایا کرتی ہے۔ کیونکہ مادہ بواسیری زہر کی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہوتا ہے

پھر اس تیزابی مادہ کا دباؤ رحم و تولیدی اعضاء پر پڑنے لگتا ہے۔ جس د
سے گاہے رحم کے اندر سوزشی مسے پیدا ہو جاتے ہیں جو کہ سوزش سے ؛
وقت رستے رہتے ہیں، اور پھر اسی تیزابی مادے کی وجہ سے تولیدی
اعضاء کمزور و لاغر ہو جاتے ہیں، اس کے بعد رحم پھول کر یا پھیل کر اور
ڈھیلا ہو کر اپنے اصلی مقام سے ٹل جاتا ہے، اس علامت کا نام انقلاب
رحم ہے، گاہے کاذف نالیاں بند ہو جاتی ہیں، تو پھر بیضہ نیچے نہیں اترتا،
جس وجہ سے حمل نہیں ٹھہرتا، پس جب انقلاب رحم کی صورت میں ساتھ
لیکوریا کی بھی شکایت ہو تو پھر اس شافہ کا استعمال ضروری ہے۔

اجزاء شافہ: سفید پھٹکڑی بریاں، مازو سبز، مائیں،
سفید کتھ، برابر وزن، ان کا سفوف تیار کریں، بعد ازاں تین ماشہ کی
پوٹلی بنا کر رات کو رحم میں رکھیں، مقصد رحم کے منہ میں رکھوائیں، صبح کا
نکال دیا کریں، اگر رحم میں شدید سوزش کا عارضہ موجود ہو تو پھر ہلدی
۵۰ گرام، پسی ہوئی مہندی خالص ۵۰ گرام، سنگجراح پوڈر ۲۵ گرام، یہ
جملہ ادویہ کا سفوف کسٹرائل کی مدد سے شافہ تیار کریں، اور یہ شافہ کسی سمجھ
دار دائی سے رکھوائیں، یہ شافہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک
سوزش دور نہ ہو جائے۔

اگر سوزش دور ہونے کے بعد یہ پتہ چل جائے کہ رحم کمزور ہے تو یہ دوا استعمال میں لاویں۔

اجزاء: سفوف انجبار دو حصے، سرمہ سیاہ ایک حصہ، سنگجراح ایک حصہ ملا کر کسٹرائل کی مدد سے تقریباً تین ماشہ کا لمبا شافہ تیار کریں، اور کسی دایہ سے روزانہ رات کو رکھوائیں۔

نوٹ: اس شافہ کے دوران استعمال اگر شیر مدار والا کا استعمال کیا جائے تو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے، علاوہ ازیں اب آخر پر بانجھ عورت یا مرد کا مادہ تولیدی ونسلی جراثیم قائم رکھنے کے لئے یہ دوا دیں، نسخہ یہ ہے۔

اجزاء: زردی بیضہ مرغ دیسی ایک عدد، شہد خالص اور آب ادرک تینوں برابر وزن ملا کر مریض صبح وشام استعمال کرے۔ مگر یہ محلول استعمال کرنے سے پہلے بھنے ہوئے چنے ایک چھٹانک کھا لیا کرے۔ چالیس روز کے متواتر استعمال سے مردانہ قوت از سر نو بحال ہو جاتی ہے۔ مگر حصول اولاد کے لئے یہ کیفیت صبح وشام جاری رہے۔

"رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین"

نوٹ: علامت اٹھرا و بانجھ پن کا علاج جناب صابر
مرحومؒ نے بھی عضلاتی اعصابی تیر یر فرمایا ہے جس میں اصمد اور پوست
ریٹھا دونوں کا مرکب ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ حکیم سمجھ صاحب
کی تجویز بھی عین اسی کے مطابق ہے۔
لہذا صحیح و یقینی تشخیص اور اسی کے مطابق تجویز دوا وغذا
کر کے علاج کریں، قدرت ضرور شفاء دے گی۔
بے شمار مریضوں کا علاج کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا
ہوں کہ مخلتط ادویات کے سفوفات کھلانے سے جراثیمی کیڑے پیدا
نہیں ہوتے بلکہ الٹا معدہ خراب ہو جاتا ہے، البتہ مادہ منویہ تھوڑا بہت
ضرور پیدا ہو کر قدرے گاڑھا ہو جاتا ہے، اس کے سوا چنداں مفید ثابت
نہیں ہوئے ہیں۔

پیدائش سے قبل بچے کا ٹیڑھا ہونا

پیٹ کے اندر بچہ کا ٹیڑھا ہو جانا یہ قدرتی طور پر بھی ہو
سکتا ہے، مگر قیاس آرائی کے مطابق کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً عورت کا
چھلانگ لگانا، جھک کر زیادہ بوجھ اٹھانا، جسمانی طور پر کمزور ہونا، حدت
خون سے جھینن والے پردوں کا ڈھیلا ہو جانا وغیرہ۔

بہر حال ! اس مقصد کے لئے ایک ہومیو پیتھک دوا، پلسٹیلا ایک ہزار طاقت کی ایک خوراک یا 1-CM ایک لاکھ طاقت کی ایک خوراک دینے سے بفضل خدا بچہ بالکل سیدھا ہو جاتا ہے۔

اگر پیدائش میں دقت ہو رہی ہو اور یہ بھی پتہ نہ چلتا ہو کہ دردیں حقیقی پیدائش کی ہیں یا جھوٹی دردیں ہیں، اس کے لئے آپ ہومیو پیتھی دوا کالو فائیلم ۲۰۰ کی ایک یا دو خوراک دیدیں، اگر دردیں حقیقی ہیں تو پیدائش ہو جائے گی ورنہ دردیں ختم ہو جائیں گی اور وقت مقررہ پر پیدائش ہوگی، ان شاء اللہ

اگر عورت کے رحم کا منہ تنگ ہو اور پیدائش نہ ہو رہی ہو تو پھر آپ ہومیو پیتھی دوا جیلسی مم 1-cm کی ایک خوراک دیں اور ہر دس منٹ کے بعد باری باری تین خوراک دینے سے بچہ بفضل خدا پیدا ہو جاتا ہے۔

کاذف نالیوں میں انڈہ کا نہ بننا

اس کی اصل وجہ ضعف جگر وغدد ہوتی ہے، مریضہ کے بدن میں کیلشیم اور فولاد کی بہت کمی ہوتی ہے، اس لئے غذائی طور پر دیسی مرغی کے انڈے، مچھلی کے تیل کے کیپ سول اور فولاد کے مرکبات کھلاتے

سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

کاذف نالیوں کا بند ہونا

یہ مسئلہ آج کل بہت پیچیدہ بنا ہوا ہے، زمانہ قدیم میں تو دیسی ادویات کی بھاپ دے کر مسئلہ حل ہوا کرتا تھا مگر آج کل سائنسی دور ہے، ڈاکٹر حضرات بذریعہ آپریشن یا ٹیوبوں میں ہوا بھر کر کھولنے لگے ہیں مگر ان کے مدمقابل میں اگر کوئی عمر رسیدہ سمجھدار جونکیں لگانے والی عورت مل جائے تو جونکیں لگانے سے بھی مسئلہ حل ہو جاتا ہے اور قابل اولاد بن جاتی ہے، بشرطیکہ عورت باشعور و تجربہ کار ہو۔

علامت ٹی بی (تپ دق)

نسخہ: ٹیوبرکولینیم 1-cm کے تین قطرے اور محلول نمک ڈسٹلڈ واٹر میں حل شدہ کے دو قطرے اور ڈسٹلڈ واٹر 5cc میں ملا کر گوشت میں ٹیکہ لگا دیں، بس یہ ٹیکہ ایک سال بھر کے لئے کافی رہتا ہے۔ اس کے بعد کھانسی و بخار دور کرنے کے لئے Ps-iii طاقت میں دیں، پندرہ بیس دن کے علاج کے بعد تریاق نمبر ۶ کی تین خوراک روزانہ مقدار خوراک ایک ماشہ ہمراہ دودھ دیں، یہ ۲۱ دن تک جاری

رحمیں، ٹی بی سے مکمل نجات نصیب ہوگی، ان شاء اللہ۔

ورم رحم وسوزش کی وجہ سے پیپ کا آنا

نسخہ: روغن گل خالص اور موم خالص شہد والی برابر وزن

کھرل کر کے حب بقدر نخود بنا دیں۔

مقدار خوراک: دو صبح دو رات ہمراہ دودھ دیں۔

فوائد: اندرونی سوزش اور ہمہ قسم کا ورم دور کرنے کے

علاوہ پیپ کا اخراج قطعی رک جاتا ہے اور مریض تندرست ہو جاتا ہے،

نوجوان لڑکیوں کے چہرہ پر سیاہ دھبے اور کیل کا نکلنا

نسخہ: ویزلین ۲۰۰ گرام، رس لیموں ایک عدد، میٹھا سوڈا تیس

گرام، ٹیکہ پنسلین ۱۰ لاکھ دو عدد، جملہ چیزیں ویزلین میں حل کر کے صبح

وشام لگاویں۔

کھانے کے لئے نسخہ: پوست ریٹھا، میٹھا سوڈا، سہاگہ

بریاں، گندھک آنولہ سار، تمام ادویہ برابر وزن لے کر پیس لیں،

بعد ازاں زیرو سائز کیپ سول بھر لیں۔

مقدار خوراک: ایک عدد دن میں تین مرتبہ بعد از غذا

ہمراہ پانی یا دودھ سے دیں۔

ایضاً: رسکپور ۲۰ گرام، گندھک آنولہ سار دوسو گرام، لے کر دونوں کو خوب کھرل کر کے کسی آہنی کڑاہی میں ڈال کر دھیمی آگ پر پکا دیں، جب جل جائے اور دھواں وغیرہ نکلنا بند ہو جائے تو پیس کر محفوظ رکھیں، بوقت ضرورت یہ سفوف ایک ماشہ اور ویزلین تمیں گرام میں اچھی طرح حل کریں بس تیار ہے، بوقت ضرورت چہرہ کی چھائیوں، پھوڑے پھنسیوں اور کیلوں پر صبح وشام لگادیں، دوا تیر بہدف ثابت ہوگی، ان شاء اللہ۔

ماھواری کے رکنے سے پیدا ھونیوالی علامات

مستورات میں ماہواری رکنے کی وجہ سے بدن میں مختلف علامات پیدا ہو جاتی ہیں ان جملہ علامات کو دور کرنے کے لئے لاکسس ۲۰۰ طاقت کی ایک خوراک دیں، بس کافی ہے، اس سے ہفتہ عشرہ میں ماہواری جاری ہو جاتی ہے، اگر پہلی خوراک سے فائدہ نہ ہو تو دوبارہ دیں۔ اگر پھر بھی فائدہ نہ ہو تو نیٹرم میور 1cm کی تین خوراک دیں، ایک خوراک روزانہ دیں۔

مستورات میں ہرنیا کا ہو جانا

ایسی مریضہ کو ایک خوراک کلکیریا کارب 1cm کی
روزانہ دیں، اس کے بعد ایک خوراک صبح وشام کھانے کے بعد
سیلفورک ایسڈ ۳۰ کی دیں، بہترین نسخہ ثابت ہوگا۔

مستورات کے تھنوں میں گلٹیاں یا کینسر کا ہونا

پہلے کارسینوسن 1cm کی ایک خوراک ہر ماہ بعد دیں،
اگر گلٹیاں سخت ہوں تو کونیم ۲۰۰ یا 1cm کی ایک خوراک دیں۔
مذکورہ نسخہ کے علاوہ Mysertica ۲۰۰ میں دن میں
تین مرتبہ دیں، سخت گلٹیاں دور کرنے میں سریع الاثر دوا ہے۔

علامت بلڈ کینسر

خون بند کرنے کے لئے پہلے دن لاکسس ۲۰۰ کی ایک
خوراک دیں، اس کے بعد A-3،F-1 کی چار چار گولیاں ملا کر دیں،
ان کے دینے سے بخار تیز ہو جاتا ہے، گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ
بخار دور کرنے کے لئے F-1 کے دو قطرے اور W.E کے پانچ
قطرے ملا کر پلا دیں، بخار اتر جائے گا۔
دوسرے دن کروٹیلس ۲۰۰ کی ایک خوراک دیں، پھر
تیسرے دن ویپرا ۲۰۰ کی ایک خوراک دیں۔ دیگر ادویہ حسب سابق۔

دیتے رہیں۔ اس طرح حسب سابقہ دو تین ہفتہ علاج جاری رکھیں۔ یقینی کامیابی ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

اگر مریض کے بدن میں H.B کی کمی ہو تو ایسی صورت میں کو تیل جامن کا رس نکال کر خوراک ۵ تا ۱۰ قطرے ہر دس منٹ کے بعد دیئے جائیں۔ ان کے ساتھ دودھ بھی پلا دیں۔ بفضل خدا شام تک H.B نارمل ہوگا۔

جلدی امراض وخارش دمہ

نسخہ: گندھک آملہ سار، سفوف کھپرا، زنک اوکسائیڈ ہر ایک ۱۰۰ گرام، سفوف بابچی ۲۰۰ گرام، کشتہ پارہ تیزاب شورہ سے تیار شدہ، سلی سلک ایسڈ، سلفا نولیمائیڈ پوڈر ہر ایک ۶۰ گرام، ویزلین ایک کلو، خوشبو کستوری یا چنبیلی ان میں سے کوئی ایک، ایک گرام ملا لیں۔ بس تیار ہے۔

طریقہ استعمال: صبح و شام مقام ماؤف پر لگا دیں۔

فوائد: مستورات کے چہرہ پر دھدر، خارش، چنبل، کیل پھنسیاں، سیاہ دھبے، ہر قسم کے زخم خواہ نیا ہو یا پرانا اور دیگر جلدی امراض کے لئے تیر بہدف و معمول مطب ہے۔

نسخہ منسولین: بندال ڈوڈہ ۵۰ گرام، ست مصبر خالص ۱۵ گرام، گوداتمہ، مرکی، زعفران، کچور ہر ایک ۱۰ گرام، نوشادر، داڑھی پیپل ہر ایک ۲۰ گرام، پرانا گڑ ۳۰ گرام، تمام ادویہ برابر پیس کر حب بقدر نخود بنا دیں۔

مقدار خوراک: ایک گولی روزانہ صبح کا کھانا کھانے کے بعد ہمراہ ایک پاؤ نیم گرم دودھ جس میں دیسی گھی یا بادام روغن دو تولہ ڈالا گیا ہو، اس سے بفضل خدا برسوں کا رکا ہوا خون حیض جاری ہو جاتا ہے۔

علامت لیکوریا وسیلان الرحم

نسخہ: کمرکس، پنیر، پھل برگد خام خشک شدہ، پھلی کیکر خام خشک شدہ، بیج بند، پوست انار، لودھ پٹھانی ہر ایک ۲۵۰ گرام، کشتہ بیضہ مرغ، کشتہ قلعی ہر ایک ۱۰۰ گرام۔

ترکیب تیاری: تمام ادویہ باریک پیس کر سفوف بنالیں، آخر پر کشتہ جات ملالیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ۴ ماشہ صبح وشام ہمراہ دودھ شیریں۔

مستورات کا السر معدہ کا علاج

نسخہ: ہڑتال ورقیہ اصلی، رسکپور ہر ایک ۵۰ گرام، آب تمہ ۵۰۰ گرام میں کھرل کر کے خشک ہونے پر جوہر اڑائیں، بعد میں جوہر اور نیچے کی دوا دونوں کو اچھی طرح پیس لیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ایک چاول ہمراہ دودھ دیں۔

ایضاً۔ چٹکلا خاص (۱)

نسخہ: بروزہ مصفی تیار شدہ سفوف کا ۵۰۰ ملی گرام کا ایک عدد کیپ سول اور اس کے ساتھ ہی اکسیر نمبر ۲ کا ایک چھوٹا کیپ سول دونوں ملا کر صبح وشام کھانے کے بعد ہمراہ پانی یا دودھ کھلا دیں۔

فوائد: ہمہ قسم کا اندرونی زخم وسوزش، لیکوریا، جریان اور حمل قائم کرنے کے لئے تیر بہدف دوا ہے۔

نوٹ: اس کے افعال پر شک کرنا گناہ ہے۔

ایضاً۔ چٹکلا خاص (۲)

نسخہ: ہلیلہ سیاہ حسب ضرورت لے کر سفوف بنالیں،

مقدار خوراک: ۵ تا ۹ گرام سوتے وقت ایک خوراک

دیں، اوراس کے ساتھ ہی اکسیر نمبر ۴ کا ایک چھوٹا کیپ سول کھلا دیں۔

فوائد: موٹاپا، رحم کے اندر جھلیاں ہونا، سوزش، ورم اور سیلان الرحم کے علاوہ درد یں ہونا کے لئے نہ صرف مفید ہے بلکہ تیر بہدف اور کامیاب علاج ہے، اگر مریض شوگر میں مبتلا ہو تو پھر اسی سفوف میں نمک چوتھا حصہ ملا کر دیں، اور بغیر شوگر کے مریض کو چینی چوتھا حصہ ملا کر دیں۔

مستورات میں انقلاب رحم کا عارضہ

علامت: اگر عورت کا رحم باہر نکلتا ہو یا عورت یا مرد کے تل یعنی فوطے سوج گئے ہوں اور لٹک رہے ہوں تو ایسی صورت میں بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی چوتھی انگلی کے درمیان والے حصہ پر ایک شریان ہوتی ہے اس شریان پر تھوم کا پانی لگا کر سگریٹ سے جلا دیں، یعنی ڈم دیدیں، بس یہی علاج کافی ہے، اس سے سوزش ختم ہو کر تل اوپر چڑھ جاتے ہیں، احتیاطی طور پر سیپیا 1-cm کی ایک خوراک روزانہ دیں، آٹھ دس دن کے استعمال سے بفضل خدا نجات مل جاتی ہے۔

اگران علامات کے ساتھ لیکوریا کی بھی شکایت ہو تو پھر پہلی

کیکر خام سوختہ، بیلگری، آنا جڑ اٹ سٹ، تینوں برابر وزن ملا کر زیرو سائز کیپ سول بھرلیں۔

مقدار خوراک: دو صبح اور دو رات ہمراہ دودھ شیریں۔

نسخہ محافظ جنین

عادی اسقاط حمل کی مریضوں کے لئے تحفہ خاص ہے،

نسخہ: زہر مہرہ، طباشیر، مائیں، تخم تالمکھانہ، بیج بند، زرورد، الائچی سبز، صندل سفید، گل سپاری ہر ایک ۵۰ گرام، آرد تمر ہندی ۱۰۰ گرام، ثعلب مصری، شقاقل مصری، موصلی سفید خالص ہر ایک ۴۰ گرام، ثیر برگد ۱۰۰ گرام، چینی ہم وزن۔

مقدار خوراک: ۶ ماشہ صبح وشام ہمراہ دودھ دیں۔

برائے موٹاپا مستورات

نسخہ: پوست ہلیلہ زرد ۱۰۰ گرام، ہلیلہ سیاہ ۲۰۰ گرام، پنیر ۲۰۰ گرام، میٹھا سوڈا ۱۰۰ گرام، جلاپہ ہریڑ ۱۰۰ گرام، سفوف بنا دیں۔

مقدار خوراک: ایک تولہ رات سوتے وقت دیں۔

فوائد: بدہضمی، گیس، قبض دور کر کے موٹاپا کا خاتمہ کرتی ہے،

پتلے ،دبلے اور کمزور مریضوں کو قدرتی طورپر موٹا کرنے کا کامیاب نسخہ

درج ذیل طریقہ سے تین ماہ کا کورس کرنے سے پچکی ہوئی گالیں ابھر کر مانند کندن ،تروتازہ وشاداب اور نہایت سرخ مانند پکے ہوئے سرخ-آم کی طرح چمکتی نظر آئیں گی ۔ان شاء اللہ

پھر کیا ہوگا ،بدن میں نئی پھرتی ،نیا ولولہ ،نیا جوبن ،نیا حسن ،دلکش نظر آئے گا۔دیکھنے والے حیرت میں ہوں گے ،بہت سے حسد بھی کریں گے اور راہ چلتے کئی بار دیکھنے پر مجبور ہوں گے۔یہ صحت قدرت کی طرف سے عطاء ہوگی ،

نسخہ نمبر 1: مغز بادام دیسی شیریں ،بہدانہ ،گوند کتیرا ،ہر ایک ۱۰۰ گرام ،نشاستہ ،چھلکا اسپغول ،الائچی دانہ خورد ،ہر ایک ۵۰ گرام ،جملہ ادویہ باریک پیس کر سفوف بنالیں ،

مقدار خوراک: ۱۰ گرام نصف کلو دودھ ملا کر پھینٹ لیں ،چینی حسب ذائقہ ملالیں ،صبح ورات استعمال کریں۔ یہ مرکب ایک ماہ تک پورا کریں ،

نسخہ نمبر 2: اسگندھ ،بہمن سرخ ،بہمن سفید ،الائچی

خورد، ناگرموتھا، سفید موصلی، ثعلب مصری، گوکھڑو خورد، گل گاؤزبان،
شقاقل کل دس اجزاء، ہرایک ۱۰۰ گرام، پیس کرسفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: ایک بڑا چمچہ ایک گلاس میٹھے دودھ
سے صبح خالی پیٹ اور رات ۱۰ بجے استعمال کریں۔

تیسرے مہینے پھر پہلے مہینے والا کورس دوہرائیں، فائدہ
حسب تحریر یقینی سو فیصدی ہوگا۔ بشرطیکہ کورس سے پہلے مریض درج
ذیل امراض میں مبتلا نہ ہو، مثلاً خرابی جگروگردہ، معدہ، طحال یا شوگر
وغیرہ، اگرایسی کوئی مرض لاحق ہوتو پھر پہلے اس کا علاج کرنے کے بعد
شروع کریں،

نوٹ: یہ نسخہ نہ تو کسی پاکستانی طبیب کے پاس ہے اور نہ ہی
کسی پاکستانی طب کی کتاب میں ملے گا، یہ عوام کی بھلائی کے لئے اور
اطباء اکرام کی حوصلہ افزائی کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

نسخہ عسر طمث

اجزاء: چھوہارا، اخروٹ مسلم، اجوائن دیسی ہر ایک ۱۰۰
گرام، الائچی کلاں، پتی چائے ہر ایک ۵۰ گرام، پانی تین کلو۔

ترکیب تیاری: چھوہارے کی گٹھلی نکال دیں، اخروٹ کو بمعہ چھلکا کوٹ کر باقی تمام ادویہ کو تین کلو پانی میں ڈال کر آگ پر پکاویں، جب پانی تین پاؤ رہ جائے تو اتار کر چھان لیں، بعدازاں بوتل بھر لیں، پھر اس کے چار حصے کریں۔

ترکیب استعمال: پہلے دن ایک حصہ نیم گرم شہد ملا کر پلاویں، دوسرے دن کا ناغہ کریں، اسی طرح ایک دن کا ناغہ کر کے پلاتے رہیں، گویا یہ دوا آٹھ دن میں ختم ہوگی، یہ دوا ماہواری آنے سے دس دن پہلے شروع کریں،

فوائد: ماہواری کی ہمہ قسم کی تکلیف کے لئے ازحد نافع ہے۔اور عسر طمث کے لئے تو تیر بہدف علاج ہے۔

مستورات کی دو پریشان کن علامات اور ان کا کامیاب علاج

۱۔دوران پیدائش زچہ کی ٹانگ پر سفید نشان کا ہونا۔

۲۔دوران حمل پنڈلیوں اور رانوں پر سوزش کا ہونا۔

دراصل بوجہ خرابی جگر وغدد (تصغر جگر وغدد) کی کیمیادی تحریک کے سبب حاملہ عورتوں کو دوران حمل ٹانگوں پر سوزش ہو جایا کرتی

ہے، مریضہ کو درد کے ساتھ سوزش، متلی، قبض کا عارضہ ہوتا ہے، مریضہ گھبراہٹ محسوس کرتی ہے، سوزشی مقام کو دبایا جائے تو گڑھا پڑ جاتا ہے، کبھی دبانے سے گڑھا نہیں بھی پڑتا، اس کی وجہ مرض کا ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے۔

اس علامت کو دور کرنے کے لئے نسخہ ہذا سے پھل صفائی کریں، یہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک قبض کا عارضہ ختم نہیں ہو جاتا، مریضہ کو روزانہ دو پخانے آنے چاہئیں۔

نسخہ پھل صفائی: سقمونیا، حب النیل (کالا دانہ) ریوند خطائی، سورنجاں شیریں، مرچ سیاہ، نوشادر، ریوند عصارہ، ہر ایک تولہ بھر، حب بقدر نخود تیار کریں، یا زیرو سائز کیپ سول بھر لیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ایک تا دو عدد ہمراہ دودھ نیم گرم سے۔

آپ اسے درد قلب میں بھی استعمال کر سکتے ہیں، جب پیٹ کا نظام درست ہو جائے تو پھر ملین نمبر ۵، ایک ماشہ، اکسیر نمبر ۵ دو رتی بھر، اصلاح کبد نصف ماشہ، تریاق نمبر ۶ دو رتی بھر ملا کر عرق مکو و کاسنی دس تولہ سے ایسی دن میں تین خوراک دیں۔

علامت نمبر۲: اگر دوران حمل کسی عورت کو پنڈلیوں اور رانوں پر سوزش کا عارضہ ہو گیا ہو تو پھر درج ذیل نسخہ کا شربت تیار کر کے دیں۔

اجزاء نسخہ: پوست ہلیلہ سبز، بلیلہ، آملہ ہر ایک پچاس گرام، الائچی کلاں، اناردانہ، پودینہ تازہ، اجوائن دیسی، سنڈھ ہر ایک بیس گرام، چینی ایک کلو۔

ترکیب تیاری: جملہ ادویہ نیم کوفتہ کر کیرات کو ایک کلو پانی میں بھگو دیں، صبح جوش دیں، جب پانی نصف رہ جائے تو چھان کر چینی ڈال کر شربت تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۵ تولہ پانی ملا کر دن میں تین مرتبہ دیں۔

نسخہ معجون عسر طمث

اجزاء: الائچی سبز، سہاگہ بریاں ہر ایک دو تولہ، سونف، سمندر جھاگ ہر ایک اڑھائی تولہ، چوب چینی ساڑھے تین تولہ، سنڈھ ۵ تولہ، پوست ہلیلہ زرد، سفید زیرا ہر ایک ۱۰ تولہ۔

ترکیب تیاری: تمام ادویہ پیس کر چھان کر شہد خالص

ایک کلو میں ملا کر معجون تیار کریں۔

مقدار خوراک: ایک تا دو تولہ دن میں تین مرتبہ۔

فوائد: تنگی حیض، صرف داغ لگنا اور قارورہ جل کر آنے میں از حد مفید و مجرب ہے۔

علامت بانجھ مرد و عورت

نسخہ برائے بانجھ مرد

اجزاء: مروارید اصل ایک تولہ، تخم حرمل، تخم بالوں، درونج عقربی، عود بلسانی، عنبر اشہب، تخم لاجونتی، برگ تلسی، کنکول مرچ ہر ایک تو ماشہ، زعفران ایک تولہ، گل سپاری ایک تولہ، کشتہ طلاء ایک ماشہ، جملہ ادویہ پیس کر حب بقدر کنار دستی ۱۲۰ عدد تیار کریں۔

مقدار خوراک: دو گولی صبح ناشتہ کے بعد اور دو گولی رات کھانے کے بعد ہمراہ دودھ کھلادیں۔

فوائد: یہ گولیاں عضو کے عضلات کو زبردست طاقت دیتی ہیں، اس لئے نامردی، قلت ناقلۃ المنی، اوعیہ منی، غدہ قدامیہ اور غدہ دی کو نئی طاقت بخش کر مرد کے منی کے کیڑوں کو زندہ رکھتی ہیں، اس